Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact us through Whatsapp on following numbers

+92-348-8709449

www.urdupalace.com

www.urdupalace.com

ھوٹل شبستان کا وسیع و عریض سبزہ زار رنگ برنگی روشنیوں سے جگمگا رہا تھا۔ اس سبزہ زار کی ڈیکوریشن اس انداز میں کی گئی تھی جیسے کسی دلہن کو سجایا جاتا ہے۔ گرمیوں کی رات تھی اور اتفاق سے ہلکی ہلکی ہوا چل رہی تھی جس نے موسم کی خوشگواریت میں اور بھی اضافہ کر دیا تھا۔

ہوٹل کا وسیع پارکنگ ہر ماڈل اور ہر رنگ کی گاڑیوں سے بھرا ہوا تھا۔ اس کے باوجود کاریں اس طرح وہاں پہنچ رہی تھیں جیسے آج یہاں کاروں کا مقابلہ حسن منعقد ہو رہا ہو۔ وسیع و عریض سبزہ زار میں نیا اور جگمگاتا انتہائی آرام دہ فرنیچر رکھا گیا تھا اور اس فرنیچر پر آج دارالحکومت کے شرفا کا پوری طرح قبضہ تھا غیر ملکی خوشبوؤں میں بسے ہوئے رنگین آنچل اور انتہائی جدید تراش خراش کی سفاری سوٹوں اور شلوار قمیض میں مزین عورتیں اور

www.urdupalace.com

مرد نہ صرف سبزہ زار میں بیٹھے ہوئے تھے بلکہ بے شمار جوڑے سائیڈوں پر کھڑے آپس میں ہنس کھیل رہے تھے۔ سفید اور خوبصورت وردیوں میں ملبوس ویٹرز بڑی خوش اخلاقی سے ہر طرف گھومتے ہوئے معزز مہمانوں کے آرڈرز سرو کر رہے تھے۔

آج ہوٹل شبستان کے اس سبزہ زار کا افتتاح تھا اور ہوٹل کی انتظامیہ نے شہر کے تقریباً ہر قابلِ ذکر آدمی کو اس افتتاحی دعوت میں شرکت کے کارڈ بھیجے تھے۔ بلکہ انہوں نے اخبارات میں یہ بھی اعلان کر دیا تھا کہ جن لوگوں کے پاس کسی وجہ سے دعوتی کارڈ نہیں پہنچ سکے وہ بھی بلاتکلف شرکت کر سکتے ہیں۔ اور سب سے بڑی بات یہ تھی کہ آج کی یہ دعوت بالکل مفت تھی۔ ہوٹل کی انتظامیہ کی طرف سے افتتاحی دعوت تھی جس کا کوئی بل وغیرہ چارج نہ کیا جائے گا۔ لیکن آج کی اس دعوت کا مینو محدود تھا۔ صرف مشروبات اور آئس کریم کپ سرو کئے جا رہے تھے۔

سبزہ زار کے ایک کونے میں ایک اونچے سٹیج پر باوردی آرکسٹرا انتہائی دلکش دھنیں بکھیر رہا تھا۔ جس نے ماحول کی رومانیت میں اور اضافہ کر دیا تھا۔ خوبصورت ورائٹی پروگرام پیش کئے جانے کا بھی اعلان کیا گیا تھا۔ اس لئے آج تقریباً پورا دارالحکومت اس سبزہ زار پر لوٹا پڑ رہا تھا۔ وہ لوگ جو کسی بھی وجہ سے اپنے آپ کو اس دعوت میں شرکت کا اہل نہ سمجھتے تھے وہ ارد گرد کی سڑکوں اور فٹ پاتھوں پر کھڑے اس سبزہ زار سے

www.urdupalace.com

لطف اندوز ہو رہے تھے۔

سبزہ زار کے انتہائی شمالی کونے میں سیکرٹ سروس کے ممبران نے قبضہ کر رکھا تھا۔ دعوت نامے تنویر نے حاصل کئے تھے۔ اور وہی سب کو اکٹھا کر کے یہاں لے آیا تھا۔ کیونکہ وہ ایسی محفلوں پر جان چھڑکتا تھا۔ جولیا اور صفدر نے عمران سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی لیکن معلوم ہوا کہ عمران گذشتہ کئی روز سے اپنے والد کی آبائی زمینوں پر گیا ہوا تھا۔ کیونکہ ان کے ایک پرانے ملازم کی بیٹی کی شادی تھی اور سر رحمان چونکہ ایسی محفلوں میں شرکت اپنی شان کے خلاف سمجھتے تھے اس لئے اماں بی نے عمران کو بلوایا اور پھر زبردستی وہ اُسے ساتھ لے کر زمینوں پر چلی گئیں تاکہ پرانے ملازم کی بیٹی کی شادی میں شرکت کر سکیں۔

"آج یہاں عمران ہوتا تو اس محفل کا لطف دوبالا ہو جاتا"۔۔۔۔۔ نعمانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا ہوا وہ نہیں آیا۔۔۔۔۔ خوامخواہ کوئی نہ کوئی بدمزگی پیدا کر دیتا"۔ تنویر نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور باقی سب تنویر کی بات سن کر مسکرا دیئے۔

لوگ ابھی تک آ رہے تھے اور وسیع و عریض سبزہ زار آہستہ آہستہ پُر ہوتا جا رہا تھا۔

"معاف کیجئے۔۔۔ آپ سولس لگتی ہیں"۔۔۔۔۔ اچانک جولیا کے عقب سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ اور جولیا کے ساتھ ساتھ باقی ساتھیوں نے بھی چونک کر دیکھا تو ایک انتہائی خوبصورت

www.urdupalace.com

لڑکی دلکش لباس پہنے ہاتھ میں آئس کریم کپ اٹھائے مسکرا رہی تھی.
وہ بھی قومیت سے سوئس ہی لگتی تھی۔

" اوہ ہاں! — میں سوئس ہوں — میرا نام جولیا نافٹز واٹر ہے
آپ بھی سوئس لگتی ہیں" — جولیا نے چونک کر کرسی سے اٹھتے
ہوئے کہا.

" مجھے جینی کولینز کہتے ہیں — میں بھی سوئس ہوں" — لڑکی
نے مسکراتے ہوئے جواب دیا.

— کولینز — اوہ — کولینز تو سوئٹزرلینڈ کی
بہت بڑی فیملی ہے — بہت مشہور۔ بہت باعزت —
مجھے آپ سے مل کر بے حد خوشی ہوئی ہے — آئیے تشریف
رکھیئے" — جولیا نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور
ایک خالی کرسی جس پر اس نے اپنا پرس رکھا ہوا تھا جینی کو بیٹھنے
کا اشارہ کیا.

" تھینک یو — آپ تو یہاں کی مقامی زبان بول رہی تھیں ۔
بالکل یہاں رہنے والوں کے لہجے میں" — جینی نے کرسی
پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" ارے ہاں! — میں یہاں دس سال سے مستقل رہ رہی ہوں.
میں نے یہاں کی شہریت اختیار کر لی ہے — یہاں ایک مقامی
فرم میں کام کرتی ہوں — یہ سب میرے دفتر کے ساتھی ہیں".
جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ وہ اب سوئس زبان بول رہی
تھی۔ اور پھر اس نے انگریزی میں اپنے ساتھیوں کا تعارف جینی

www.urdupalace.com

سے کرانا شروع کر دیا۔

جینی نے مسکرا مسکرا کر سب سے نہ صرف ہاتھ ملایا بلکہ انتہائی مسرّت بھرے لہجے میں رسمی فقرے بھی بول رہی تھی ۔

تنویر کی نظریں جینی پر جمی ہوئی تھیں۔ اور جینی سے ہاتھ ملاتے ہوئے اس نے جان بوجھ کر اس کا ہاتھ آہستہ سے دبا دیا تو جینی بے اختیار مسکرا دی ۔ اور اس کی نظریں جیسے ہی تنویر سے ملیں تو تنویر کے دل میں جیسے مسرت کے سینکڑوں چراغ جل اٹھے۔ جینی کی نگاہوں میں کھُلی دعوت موجود تھی ۔

"میں سیاحت کرتی ہوں ——— یہاں آئی ہوں اور ہوٹل شبستان میں ٹھہری ہوں ——— کمرہ نمبر چالیس دوسری منزل ——— آج ہوٹل کی انتظامیہ نے اس دعوت کا کارڈ دیا تو میں اس خوبصورت محفل میں چلی آئی ——— لیکن یہاں مجھے کوئی اپنا ہم زبان نظر نہ آرہا تھا اس لئے میں ویسے ہی گھوم رہی تھی کہ اچانک آپ پر نظر پڑی آپ تصوّر نہیں کر سکتیں کہ آپ کو دیکھ کر مجھے کس قدر خوشی ہوئی ہے" ——— جینی نے مسکراتے ہوئے جولیا سے کہا اور جولیا نے بھی جواب میں یہی کہا کہ اتنی مدت کے بعد اپنی ہم قوم لڑکی سے مل کر اور اس سے اپنی مادری زبان بول کر اُسے بھی بے پناہ مسرت ہو رہی ہے۔

"آپ کو ہمارا شہر پسند آیا مس جینی" ——— صفدر نے رسمی طور پر پوچھا۔

"اوہ ہاں مسٹر صفدر ——— یہ ملک بے حد خوبصورت ہے۔

www.urdupalace.com

انتہائی خوبصورت ـــــ یہاں مشرق کا روایتی حسن بھی ہے ـــ اور
مغرب کی جگمگاہٹ بھی ـــــ مشرق کی دلکش سادگی بھی ہے اور
مغرب کی چنچل پن بھی ـــــ مجھے یہ شہر واقعی بے حد پسند آیا ہے" ـــ
جینی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اور شہر کے لوگ ـــــ ان کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے" ـــ؟
تنویر نے فوراً ہی موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ مسٹر تنویر! ـــــ شہر کے لوگ تو شہر سے بھی زیادہ خوبصورت
ہیں ـــ اب آپ جیسے وجیہہ مرد بھلا سوئٹزرلینڈ میں کہاں نظر
آسکتے ہیں ـــ کیوں مس جولیا" ـــــ جینی نے مسکراتے
ہوئے کہا اور جولیا سمیت سب لوگ بے اختیار قہقہہ لگانے پر
مجبور ہو گئے۔ جب کہ تنویر صرف کھسیانی ہنسی ہنس کر رہ گیا۔

"یہ مس وغیرہ کا تکلف چھوڑو جینی! ـــ ہم سب آپس میں بیحد
بے تکلف ہیں ـــ اور مشرق کا یہی حسن ہے کہ یہاں فرسودہ
تکلفات کو اب راہ نہیں دی جاتی" ـــــ جولیا نے ہنستے ہوئے
جواب دیا۔

"اچھا! ـــ پھر تو واقعی اور بھی اچھا ہے جولیا مائی ڈیئر" ـــــ
جینی نے ہنستے ہوئے کہا اور وہ سب دھیرے سے ہنس دیئے۔

اس کے بعد جولیا اور جینی کے درمیان تو سوئس زبان میں باتیں
شروع ہو گئیں اور باقی ممبر آپس میں مختلف موضوعات پر باتوں میں
مصروف ہو گئے۔ لیکن تنویر کی نظریں جینی پر جیسے چپکی ہوئی تھیں
جب جینی مسکرا کر اسے دیکھتی تو وہ گھبرا کر نظریں چرا لیتا اور جینی

www.urdupalace.com

کے خوبصورت گالوں پر شفق پھوٹ پڑتی۔

رفتہ رفتہ جولیا اور باقی تمام ممبرز نے بھی تنویر کی یہ وارفتگی نوٹ کر لی۔ اور وہ سب ایک دوسرے کو اس بارے میں معنی خیز اشارے کرنے لگے۔ لیکن تنویر کو کسی کی پرواہ ہی نہ تھی۔

"میرا خیال ہے کہ مسٹر تنویر مجھ پر عاشق ہو گئے ہیں" ——— اچانک جینی نے مسکراتے ہوئے اونچی آواز میں کہا۔

"اوہ — اوہ ——— سس — سوری ہا ——— مم —— میں تو ———" تنویر نے بری طرح بوکھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے شائد تصور میں بھی نہ تھا کہ جینی بھری محفل میں اس طرح کی بات کر دے گی۔ اس کے چہرے پر شدید شرمندگی کے آثار ابھر آئے تھے۔

"اس کا خیال نہ کرو جینی! ——— یہ تو سدا کا عاشق ہے ——— عشق کرنا اس کی ہابی ہے" ——— جولیا نے ہنستے ہوئے کہا اور ان سب کے حلق سے بے اختیارانہ قہقہے نکل گئے۔

"مس جولیا! ——— آپ یقین کریں میرا یہ مطلب نہ تھا ——— میں تو کوئی اور بات سوچ رہا تھا ——— بس بے خیالی میں نظریں مس جینی پر جم گئیں" ——— تنویر نے انتہائی خجل لہجے میں بات کو سنبھالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"تو اس میں شرمندہ ہونے والی کونسی بات ہے مسٹر تنویر! ——— میں ایک خوبصورت اور جوان لڑکی ہوں ——— آپ ایک وجیہہ اور خوبصورت نوجوان ہیں ——— یہ آپ کا حق ہے کہ آپ مجھ سے عشق کریں ——— اور یہ میری خوش قسمتی ہے کہ مجھے یہاں پولیس

www.urdupalace.com

میں آپ جیسا عاشق مل جاتے" ۔۔۔ جینی نے کہا اور اس بار تو ان سب کے قہقہوں نے ارد گرد کے لوگوں کو بھی چونکا دیا۔ جینی واقعی کچھ ضرورت سے زیادہ ہی بے باک ثابت ہو رہی تھی۔

"آ ۔۔۔ آپ بیٹھیں! ۔۔۔ میں ابھی آیا" ۔۔۔ تنویر نے بُری طرح بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا اور پھر اٹھ کر وہ اس طرح تیر کی طرح بھاگ اٹھا جیسے اس کے پیچھے دشمن لگے ہوئے ہوں۔ وہ واقعی جینی کی اس بے باکی سے بوکھلا گیا تھا اور اس نے عافیت اسی میں سمجھی تھی کہ وہ وہاں سے ہٹ جائے۔

تنویر کے اس طرح بھاگنے پر ایک بار پھر بھرپور قہقہے لگے اور جینی بھی ہنس دی۔

"ویسے جولیا! ۔۔۔ یہاں کے لوگوں میں عشق کے جراثیم کچھ ضرورت سے زیادہ ہی ہیں ۔۔۔ میں جب سے یہاں آئی ہوں۔ یہی محسوس کر رہی ہوں کہ ہر آنے جانے والا بس اسی کوشش میں ہے کہ کسی طرح مجھ سے عشق کر سکے" ۔۔۔ جینی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہ دراصل معاشرت کا فرق ہے جینی ۔۔۔ ورنہ یہاں کے لوگ کردار کے لحاظ سے بے حد پاکیزہ ہیں۔ البتہ دیکھنے کو بُرا نہیں سمجھتے ۔۔۔ اور پھر تم جیسی خوبصورت لڑکی کو تو میرے خیال میں یورپ والے بھی بس دیکھتے ہی رہ جاتے ہوں گے" ۔۔۔ جولیا نے ہنستے ہوئے کہا اور جینی نے تعریف پر اس کا شکریہ ادا کیا۔

اسی لمحے ورائٹی شو کے لئے تیار کئے گئے سٹیج پر مختلف روشنیاں جاگ اٹھیں اور ایک آدمی نے آگے [illegible]

www.urdupalace.com

اعلان کیا اور جولیا سمیت سب کی توجہ اس طرف ہو گئی۔
ورائٹی شو میں بڑے دلچسپ پروگرام پیش کئے جانے لگے یہ پروگرام اس قدر خوبصورت اور دلکش تھے کہ سبزہ زار بار بار تالیوں سے گونج اٹھتا تھا۔

جینی بھی بڑی توجہ سے ورائٹی شو دیکھ رہی تھی کہ اچانک سٹیج پر ایک آدمی آیا اور اس نے مائیک پکڑ کر اعلان کرنا شروع کر دیا۔

"لیڈیز اینڈ جنٹلمین! ___ اب آپ کے سامنے آج کا سب سے خوبصورت آئیٹم پیش کیا جائے گا ___ یہ آئیٹم میجک کا ہے۔ دنیا کے معروف ترین میجک ماسٹر پروفیسر اے۔ بی۔ سی یہ شو پیش کریں گے" ___ اس آدمی نے کہا اور تیزی سے واپس چلا گیا۔ اور سبزہ زار تالیوں سے گونج اٹھا۔

دوسرے لمحے سٹیج پر ایک منحنی سا آدمی سیاہ رنگ کے سوٹ میں ملبوس نظر آنے لگا۔ اس نے سیاہ سوٹ پر سفید بو لگا رکھی تھی۔ ہاتھوں میں سفید دستانے تھے اور سر پر اس نے پرانے زمانے کے شعبدہ بازوں جیسی سرخ رنگ کی پگڑی پہن رکھی تھی۔

"خواتین و حضرات! ___ پروفیسر اے۔ بی۔ سی آپ کے روبرو حاضر ہے ___ آج میں آپ کے سامنے ایک ایسا آئیٹم پیش کروں گا جو یقیناً آج سے پہلے کسی شعبدہ باز نے پیش نہ کیا ہو گا ___ کیا آپ تصور کر سکتے ہیں کہ انسان کو جانوروں اور پرندوں کے روپ میں بدل دیا جائے ___ میں آج آپ کے سامنے یہ آئیٹم پیش کروں گا ___ کوئی صاحب سٹیج پر تشریف لے آئیں" ___ پروفیسر نے

www.urdupalace.com

اونچی آواز میں کہا۔ اس کا جسم ضرور منحنی تھا لیکن آواز پاٹ دار تھی۔ اور پھر جب سٹیج پر آنے کے لئے کوئی آدمی نہ اٹھا تو پروفیسر مسکراتے ہوئے بولا۔

"خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں ـــــ میں ان صاحب کو دوبارہ انسان بنا کر ہی واپس بھیجوں گا" ـــــ پروفیسر نے کہا اور پروفیسر کے اس فقرے سے پورا سبزہ زار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

اسی لمحے سٹیج کے قریب بیٹھا ہوا ایک نوجوان اٹھا اور اچھل کر سٹیج پر چڑھ گیا۔

"بہت خوب! ـــ آپ واقعی دلیر آدمی ہیں ـــ پہلے آپ اپنا نام بتائیے" ـــــ پروفیسر نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"اسلم ریاض" ـــــ نوجوان نے حاضرین کی طرف منہ کرتے ہوئے جواب دیا۔

"تو اسلم ریاض صاحب! ـــ آپ کیا بننا پسند فرمائیں گے ـــ؟ کوئی جانور ـــ یا کوئی پرندہ ـــ جو آپ کو پسند ہو" ـــــ پروفیسر نے نوجوان سے پوچھا۔

"اسے بکری بنا دو پروفیسر" ـــــ اچانک سبزہ زار سے ایک آواز آئی اور پورا سبزہ زار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"چلو اگر آپ کو اعتراض نہ ہو تو میں فرمائش پوری کر دوں۔ لیکن معاف کیجئے ـــ آپ بکرا تو بن سکتے ہیں بکری نہیں ـــــ ابھی میجک اتنی ایڈوانس نہیں ہوئی کہ جنس ہی بدل جائے" ـــــ پروفیسر نے کہا اور پورا سبزہ زار ہنستے ہنستے بے حال سا ہو گیا۔

www.urdupalace.com

"جیسے آپ کی مرضی" ــــ اسلم ریاض نے ہنستے ہوئے کندھے اُچکا کر کہا۔

پروفیسر نے زور سے دو بار تالی بجائی تو سٹیج کے عقب سے سنہرے رنگ کا لباس پہنے ایک خوبصورت لڑکی داخل ہوئی اس کے ہاتھ میں ایک سنہری چادر تھی۔

"اگر بکری ایسی ہوتی ہے پروفیسر ــــ تو پھر میں ایسی بکری ضرور اپنے کھونٹے پر باندھنا پسند کروں گا" ــــ سبزہ زار سے ایک اور آواز ابھری اور ایک بار پھر ہر طرف قہقہے گونج اُٹھے۔

"آپ بے فکر رہیں ــــ میں آپ کو کھونٹا بھی بنا سکتا ہوں" ــــ پروفیسر نے کہا اور اس بار تو فلک شگاف قہقہوں سے جیسے آسمان بھی گونج اٹھا۔

پروفیسر نے اس لڑکی سے وہ سنہری چادر لے کر اسلم ریاض پر ڈالی اور پھر اُسے اکڑوں بیٹھنے کے لئے کہا۔ اسلم ریاض اکڑوں بیٹھ گیا۔ پروفیسر نے پیچھے ہٹ کر تین بار تالی بجائی اور پھر ہاتھوں کو عجیب سے انداز میں گھمانا شروع کر دیا۔ سٹیج پر پھینکی جانے والی تیز روشنی آہستہ آہستہ مدھم ہوتی چلی گئی۔ لیکن اتنی روشنی بہر حال موجود تھی کہ پروفیسر اور چادر اوڑھے اکڑوں بیٹھا اسلم ریاض سب کو صاف نظر آرہا تھا۔

پروفیسر نے کسی عجیب سی زبان میں زوردار نعرہ مارا اور پھر پیر کو زمین پر مار کر اس نے ایک جھٹکے سے چادر اسلم ریاض کے اوپر سے کھینچ لی اور دوسرے لمحے سبزہ زار میں موجود ہر آدمی یہ دیکھ کر حیرت

www.urdupalace.com

سے بُت بنا رہ گیا کہ واقعی اسلم ریاض کی بجائے وہاں ایک سیاہ رنگ کا قوی ہیکل بکرا کھڑا تھا۔

دوسرے لمحے پروفیسر نے چادر دوبارہ اس بکرے پر ڈالی اور پھر زور سے تالی بجائی اور ساتھ ہی اس نے زور سے زمین پر پیر مارا اور ایک بار پھر چادر ہٹائی تو بکرے کی جگہ اسلم ریاض سر جھکائے ہوئے اکڑوں بیٹھا ہوا تھا۔

"بس جناب! ــــ اب آپ اٹھ کر کھڑے ہو جائیں ــــ اور دیکھیے کہ میں نے اپنا وعدہ پورا کر دیا کہ آپ کو دوبارہ انسان بنا دیا ہے" ــــ پروفیسر نے کہا اور اسلم ریاض ہنستا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

اب تو سبزہ زار میں بیٹھے ہوئے افراد نے اس قدر زور زور سے تالیاں بجائیں کہ آسمان سر پر اٹھا لیا۔ اسلم ریاض ہنستا ہوا سٹیج سے نیچے اترا اور واپس اپنی جگہ پر آ کر بیٹھ گیا۔

"اب کوئی محترمہ تشریف لے آئیں" ــــ پروفیسر نے حاضرین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ لیکن کوئی عورت بھی اپنی جگہ سے نہ اٹھی۔ پروفیسر نے دوبارہ کہا تو اچانک جولیا کے پاس بیٹھی ہوئی جینی اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"ارے تم جا رہی ہو سٹیج پر" ــــ جولیا نے بُری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں! ــــ میں خود نزدیک سے اس میجک کے چکر کو دیکھنا چاہتی ہوں" ــــ جینی نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتی سٹیج کی طرف بڑھنے لگی۔ سبزہ زار میں موجود شخص حیرت اور دلچسپی سے جینی کو

www.urdupalace.com

سٹیج کی طرف بڑھتا ہوا دیکھ رہا تھا۔ سٹیج خاصی اونچی تھی اس لئے اس کے سامنے سیمنٹ کی سیڑھیاں بنا دی گئی تھیں۔ جینی سیڑھیاں چڑھتی ہوئی سٹیج پر پہنچ گئی۔

"ویل ڈن مس! —— آپ واقعی باہمت خاتون ہیں —— آپ کا نام"—— پروفیسر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام جینی کولینیئر ہے —— اور تم مجھے سیامی بلی بنا کر دکھاؤ"۔ جینی نے مائیک کو ہاتھ میں پکڑ کر اونچی آواز میں کہا تو حاضرین نے بے اختیار تالیاں بجانا شروع کر دیں۔

"سوچ لیجئے —— ایسا نہ ہو کہ یہاں سیامی بلی کے شوقین موجود ہوں —— اور پھر اس سے پہلے کہ میں آپ کو دوبارہ اس روپ میں لے آؤں، وہ آپ کو اُچک کر لے جائیں" —— پروفیسر نے کہا اور ہال قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"تم فکر نہ کرو پروفیسر —— میں اپنا دفاع کرنا جانتی ہوں"۔ جینی نے اسی طرح اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے" —— پروفیسر نے کہا اور پھر جینی کو سٹیج پر آلتی پالتی مار کر بیٹھنے کے لئے کہا۔

جینی بڑے بے تکلفانہ انداز میں بیٹھ گئی تو پروفیسر نے وہی سنہری چادر اس پر ڈال کر اُسے کافی فاصلے تک چاروں طرف پھیلا دیا اور پھر اس نے تین بار تالی بجائی اور ہاتھوں کو عجیب سے انداز میں گھمانا شروع کر دیا۔

اسی لمحے جینی پر پڑی ہوئی چادر خود بخود نیچے ہونی شروع ہو گئی۔

www.urdupalace.com

حاضرین حیرت سے سانس روکے یہ منظر دیکھ رہے تھے پروفیسر نے نعرہ مارا اور پھر پیر کو زمین پر مار کر اس نے ایک جھٹکے سے چادر جینی سے کھینچ لی۔ اور اس بار تو حاضرین کے سانس خوف اور حیرت سے واقعی بند ہو گئے۔ سٹیج پر جینی کی بجائے واقعی ایک خوبصورت سیامی بلی بڑے اطمینان سے بیٹھی ہوئی حاضرین کو دیکھ رہی تھی۔ وہ گردن گھما گھما کر اِدھر اُدھر دیکھتی اور اس کی ہیرے کی طرح چمکتی ہوئی آنکھیں روشنی میں صاف نظر آ رہی تھیں۔

اس بار پروفیسر نے جھک کر بلی کو بازوؤں میں اٹھا لیا اور بڑے اطمینان سے اس کے جسم پر ہاتھ پھیرنے لگا۔ پھر اس نے بلی کو واپس اسی جگہ بٹھایا اور ساتھ کھڑی لڑکی سے چادر لے کر اس بلی پر ڈالی اور ساتھ ہی اس نے زور سے تالی بجائی تو چادر خود بخود اوپر کو اٹھتی چلی گئی۔ اور پھر پروفیسر نے زمین پر پیر مارا اور چادر دوبارہ کھینچی، تو حاضرین کی آنکھیں یہ دیکھ کر پھٹی کی پھٹی رہ گئیں کہ جہاں سیامی بلی بیٹھی تھی وہاں اب جینی بیٹھی آنکھیں جھپک رہی تھی۔ اور اس کے ساتھ ہی سب حاضرین بے اختیار تالیاں بجاتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ جینی اچھل کر اٹھی اور پھر وہ سیڑھیاں اترتی ہوئی نیچے اتری اور ہنستی ہوئی واپس جولیا کی طرف بڑھی۔

پروفیسر اب دوسرے شعبدے دکھانے میں مصروف ہو گیا۔

"جینی کیا ہوا ——— یہ کیسے ہو گیا ———؟" جولیا نے بے اختیار جینی کے قریب پہنچنے پر پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم ——— بس مجھے نیند سی آ گئی ——— پھر آنکھ کھلی تو

www.urdupalace.com

میں سٹیج پر بیٹھی تھی ۔ اور لوگ تالیاں بجارہے تھے" ـــــ جیلنی نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا اور دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھ گئی ۔

" تم واقعی سیامی بلی بن گئی تھیں ـــــ اور پروفیسر نے اٹھا کر باقاعدہ بلی کے جسم پر ہاتھ پھیرا تھا ـــــ یہ کمال کا جادو ہے ـــ ایسا جادو تو میں نے آج تک نہیں دیکھا" ـــــ جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

" اچھا واقعی ! ـــ پھر تو واقعی کمال ہے ـــ میں اس پروفیسر سے ملوں گی اور اس سے یہ جادو سیکھوں گی" ـــــ جیلنی نے ہنستے ہوئے جواب دیا ۔

" مس جولیا ! ـــ یہ سب نظر بندی کا کمال ہے ـــ پروفیسر جو کچھ ہمیں دکھانا چاہتا ہے ـــ وہی ہمیں نظر آتا ہے ۔ حالانکہ ایسا ہوتا نہیں" ـــــ صفدر نے کہا ۔

" لیکن یہاں نظر بندی کا مسئلہ نہیں تھا ـــــ اگر صرف نظر بندی ہوتی تو بلی کو اٹھا کر وہ کبھی اس کے جسم پر ہاتھ نہ پھیرتا ـــ یہ کوئی اور ہی چکر ہے" ـــــ کیپٹن شکیل نے کہا اور جیلنی یکلخت چونک کر کیپٹن شکیل کو دیکھنے لگی جیسے اُسے کیپٹن شکیل کی ذہانت پر حیرت ہوئی ہو ۔

" بہر حال ہو گا کچھ ـــــ اسی کا نام تو میجک ہے" ـــــ جیلنی نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا ۔

اسی لمحے شو ختم ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی دعوت کے اختتام کا بھی اعلان کر دیا گیا ۔ اور سب لوگ اُٹھ کر باہر کی طرف جانے لگے ۔ ۔

www.urdupalace.com

"میں کل تمہارے ہوٹل آؤں گی ——— پھر ہم اکٹھے سیر کریں گے"۔ جولیا نے اٹھتے ہوئے جینی سے کہا۔

"ضرور آؤ ——— موسٹ ویلکم ——— میں تمہارا انتظار کروں گی"۔ جینی نے کہا اور پھر وہ سب کو بائی بائی کہتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔

"یہ تنویر کہاں چلا گیا ——— واپس ہی نہیں آیا" ——— جولیا نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ اس بار بُری طرح شرمندہ ہوا ہے۔ اس لئے کم از کم ایک ہفتہ تو شکل نہ دکھائے گا" ——— نعمانی نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر وہ سب اپنی اپنی کاروں کی طرف بڑھ گئے۔

www.urdupalace.com

نواب شہریار خاں کی شاندار حویلی قصبہ طور خان سے کچھ فاصلے پر ایک بہت بڑے جنگل نما باغ کے اندر بنی ہوئی تھی۔ ان کی حویلی کے گرد تقریباً دو کلو میٹر تک انتہائی گھنا باغ پھیلا ہوا تھا۔ جس کے درمیان تارکول کی چوڑی اور خوبصورت سڑک سیدھی حویلی تک جاتی تھی۔ نواب شہریار خان پوتڑوں کے رئیس تھے۔ گو اب ان کے باپ دادا کی جاگیریں تو باقی نہ رہی تھیں لیکن اب بھی ان کی زمینیں اتنی تھیں کہ وہ نواب کہلانے کے حق دار تھے۔ ویسے ان کا ہوٹلنگ کا وسیع کاروبار بھی ملک میں پھیلا ہوا تھا۔ دارالحکومت میں ان کا شاندار فائیو سٹار ہوٹل شبستان تھا۔ اسی طرح ملک کے بڑے بڑے شہروں میں بھی ان کا ہوٹل بزنس عروج پر تھا۔ اس حویلی کے گرد پھیلا ہوا باغ بھی ان کی ذاتی ملکیت تھا۔ اور اس باغ کے گرد اونچی چار دیواری تھی۔ اور راستہ ایک عظیم الشان پھاٹک

www.urdupalace.com

سے اندر جاتا تھا۔ اس پھاٹک پر ہر وقت مسلح افراد پہرہ دیتے تھے ویسے بھی نواب شہریار خان کو مسلح ملازم رکھنے کا ایک خبط سا تھا اس لئے ان کے پاس ایسے ملازموں کی ایک پوری فوج موجود رہتی تھی باغ میں جگہ جگہ چوکیاں سی بنی ہوئی تھیں جہاں مسلح محافظ رہتے تھے۔ نواب شہریار خان نے باقاعدہ حکومت سے ان سب افراد کے لئے اسلحہ کے لائسنس حاصل کئے ہوئے تھے۔

نواب شہریار خان اب عمر کے جس حصے میں تھے اس حصے میں عموماً لوگ سنکی ہوجایا کرتے ہیں اور یہی حال نواب شہریار خاں کا تھا۔ اس نے عجیب عجیب شغل اپنا رکھے تھے۔ ایسے شغل کہ جنہیں دیکھ کر بے اختیار ہنسی آتی تھی۔ مثلاً اس نے کوّے پال رکھے تھے۔ اور ہر وقت اسی سوچ بچار میں رہتا تھا کہ آخر کوّوں کا رنگ کیوں نہیں بدلا جا سکتا۔ کوّے صرف سیاہ ہی کیوں ہوتے ہیں۔ سفید۔ نیلے۔ پیلے۔ براؤن اور دوسرے رنگ کے کوّے کیوں نہیں ہو سکتے۔ اور وہ کوّوں کی مختلف نسلوں کے جوڑے علیحدہ علیحدہ پنجروں میں رکھتا۔ تاکہ ان کے ملاپ سے شائد رنگ بدل جائے۔ لیکن آج تک اسے کامیابی نہ ہوئی تھی۔ اسی طرح اس نے مگرمچھوں کا ایک جوڑا پال رکھا تھا۔ انتہائی ہیبت ناک اور بڑا مگرمچھ۔ اس کے لئے اس نے حویلی میں ایک بڑا تالاب بنوایا ہوا تھا۔ اور جب بھی اس پر سنک سوار ہوتا تو وہ تالاب کے کنارے بیٹھ کر ان مگرمچھوں سے باتیں شروع کر دیتا۔ اسے یقین تھا کہ اگر کوشش کی جائے تو مگرمچھ بھی انسانی آواز میں بول سکتے

www.urdupalace.com

ہیں۔ اس کے پاس یہ دلیل تھی کہ جب طوطا اور مینا انسانی آواز میں بول سکتے ہیں تو پھر آخر مگر مچھ کیوں نہیں بول سکتے۔

ان عجیب و غریب عادتوں کے علاوہ نواب شہر یار خان بجید عقل مند اور تجربہ کار آدمی تھے۔ نواب شہر یار خان کی اکلوتی اولاد تھی اور وہ تھی نواب زادی جہاں بانو۔ جسے نواب شہر یار خاں پیار سے بانو کہتا تھا۔ بانو کی والدہ اس کے بچپن میں ہی انتقال کر گئی تھی۔ لیکن نواب کو بانو سے اس قدر پیار تھا کہ نواب ہونے کے باوجود اس نے پھر دوسری شادی نہ کی۔ اور تمام عمر بانو کی پرورش اور محبت میں گذار دی۔ چونکہ بانو اکلوتی اولاد تھی اور پھر تھی بھی نواب زادی۔ اس لئے بانو کا دماغ ہر وقت ساتویں آسمان پر رہتا تھا۔ وہ انتہائی نک چڑھی تھی۔ اور غصہ تو جیسے ہر وقت اس کی ناک پر دھرا رہتا تھا۔ ہر وقت ایک ہنٹر اپنے پاس رکھتی اور اگر کوئی ملازم یا ملازمہ ذرا بھی اس کی طبیعت کے خلاف بات کر دیتی تو وہ حقیقت میں اُسے کوڑے سے پیٹ ڈالتی۔ لیکن اس کو غصہ جتنی تیزی سے آتا تھا اتنی ہی تیزی سے اتر بھی جاتا۔ چنانچہ کوڑے سے پیٹنے کے بعد وہ اپنے ہاتھ سے ہی اس ملازم کی مرہم پٹی کرتی اور ساتھ ہی اس سے معذرت بھی کرتی۔ اور پھر اُسے اتنا دل کھول کر انعام و کرام دیتی کہ پٹنے والا اپنے زخم بھول جاتا۔ لیکن بہر حال کوڑے سے پٹنا ایک ہولناک بات تھی۔ اس لئے حویلی اور اُس کے گرد موجود تمام ملازم اس کے سائے سے بھی خوف کھاتے تھے۔ صرف ایک بڑی اماں تھیں جس کا بانو لحاظ کرتی تھی۔ بڑی اماں

www.urdupalace.com

خاصی بوڑھی عورت تھی اور اس نے بانو کی والدہ کی وفات کے بعد اُسے گود لے کر پالا تھا۔

بانو کو اللہ تعالیٰ نے حسن بھی انتہائی فراخدلی سے دیا تھا۔ واقعی وہ حسین ترین لڑکی کہلائے جانے کی مستحق تھی۔ نواب شہریار خان نے اُسے حویلی میں رکھ کر نہ صرف اعلیٰ تعلیم دلائی تھی بلکہ ہر قسم کے مردانہ فنون میں بھی ماہر بنا دیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ اعلیٰ تعلیم کے ساتھ ساتھ شہسواری، نشانہ بازی اور مارشل آرٹ میں واقعی ماہر بن چکی تھی اور پھر نواب شہریار خان اُسے اکثر اپنے ساتھ لے کر دنیا کی سیر کو نکل جاتے۔ اس طرح بانو نے تقریباً پوری دنیا گھوم لی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ وہ اعلیٰ سوسائٹی کے تمام آداب سے اچھی طرح واقف تھی۔ بانو گھڑسواری اور شکار کی بھی بے حد شوقین تھی۔ اس کے دن کا زیادہ حصہ گھوڑے کی پشت پر ہی گذرتا تھا۔ اور وہ گھوڑے کو دوڑاتی ہوئی ملحقہ باغ سے نکل کر دور دور تک چلی جاتی۔ نواب شہریار خان نے اُسے اکثر کہا تھا کہ وہ چند محافظ ساتھ لے کر جایا کرے لیکن بانو نے اس بات کو ماننے سے سختی سے انکار کر دیا تھا۔

"اباجان! ـــ میں نے دنیا کے ماہر ترین نشانہ بازوں سے نشانہ بازی سیکھی ہے ـــ مارشل آرٹ کے چوٹی کے ماہرین نے مجھے مارشل آرٹ میں طاق کر دیا ہے ـــ اگر پھر بھی میں نے محافظ ساتھ رکھنے ہیں تو پھر ان فنون کو سیکھنے کا فائدہ" ـــ؟

بانو مسکراتی ہوئی جواب دیتی اور نواب شہریار خان کندھے اُچکا کر رہ جاتے۔

www.urdupalace.com

آج بھی بانو صبح صبح گھوڑا دوڑاتی ہوئی باغ سے نکل کر شمالی پہاڑیوں کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس کے سنہرے بال جسے اس نے سُرخ رنگ کے ربن سے باندھ رکھا تھا اُڑ رہے تھے۔ جسم پر چست لباس تھا۔ گھوڑے کی زین کے ساتھ انتہائی جدید بندوق بندھی ہوئی تھی۔ دوسری سائیڈ پر اس کا مخصوص ہنٹر بھی تھا۔ آج اس کا ارادہ شمالی پہاڑیوں کے دامن میں موجود گھنے جنگل میں شکار کھیلنے کا تھا۔ کیونکہ وہ کئی روز سے شکار پر نہ گئی تھی۔

اس جنگل میں بڑے درندے نہ پائے جاتے تھے البتہ ہرن، خرگوش، تیتر اور اس قسم کے دوسرے جانور عام مل جاتے تھے۔ اس لئے نواب شہریار خاں نے بھی اس کے اس جنگل میں اکیلے شکار کھیلنے جانے پر کبھی اعتراض نہ کیا تھا۔

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی اور بانو گھوڑے کو دوڑاتی ہوئی بڑے پُرلطف انداز میں جنگل کی طرف بڑھی جا رہی تھی کہ اچانک اس نے زور سے گھوڑے کی راسیں کھینچ لیں اور منہ زور اور طاقتور عربی النسل گھوڑا الف ہو گیا۔

"کیا تم اندھے ہو" ـــــ بانو نے غصے سے چیختے ہوئے اس نوجوان سے کہا جو اچانک ایک درخت کے پیچھے سے نکل کر سامنے آگیا تھا۔ اور اگر بانو گھوڑے کو نہ روکتی تو وہ نوجوان یقیناً گھوڑے کے نیچے آکر کچلا جاتا۔

"ہاں! ـــ پہلے تو نہیں ـــ لیکن اب میں اپنے آپ کو اندھا محسوس کر رہا ہوں ـــ کمال ہے، تمہارا حسن تو پورا پاور اسٹیشن ہے

www.urdupalace.com

بڑی جگمگاہٹ ہے۔ اندھا تو ہونا ہی ہے" ـــــ نوجوان نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر حماقتوں کا آبشار بہہ رہا تھا۔ اس نے کرتا اور پاجامہ پہن رکھا تھا۔

"تم میرا مذاق اڑانے کی گستاخی کر رہے ہو ـــ تم جانتے ہو کہ میں کون ہوں" ـــ بانو کا غصہ یکلخت عروج پر پہنچ گیا اور اس نے ایک جھٹکے سے زین کے ساتھ لٹکا ہوا کوڑا کھینچا اور پھر اچھل کر گھوڑے سے نیچے اتر آئی۔

"واہ! ـــ سنا تھا کہ پہلے کسی زمانے میں ایک فلمی ہنٹر والی ہوا کرتی تھی ـــ یہ شائد اس کا دوسرا جنم ہے" ـــ نوجوان نے اسی طرح احمقانہ انداز میں آنکھیں جھپکاتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے بانو کا کوڑا لہرایا لیکن نوجوان بجلی کی سی تیزی سے ایک طرف ہٹ گیا۔ اور کوڑے کا وار خالی گیا۔ پھر تو جیسے بانو پر دورہ سا پڑ گیا۔ وہ مسلسل کوڑا چلا رہی تھی لیکن نوجوان تو واقعی بجلی بنا ہوا تھا۔ ایک کوڑا بھی اس کے جسم کو نہ چھو سکا۔ اور بانو بُری طرح ہانپنے لگی۔ اس نے یکلخت کوڑا ایک طرف پھینکا اور گھوڑے کی زین سے بندوق کھینچ لی۔

"واہ! ـــ بندوق چلانا بھی آتا ہے ـــ کیا بات ہے ـــ اب تو تم پوری فلمی ہیروئن لگ رہی ہو" ـــ نوجوان نے اسی طرح مطمئن لہجے میں کہا۔

اور بانو نے گھوم کر ٹریگر دبا دیا۔ لیکن نوجوان کے جسم میں تو شائد [illegible]

www.urdupalace.com

پھر اس سے پہلے کہ وہ دوسری گولی چلاتی۔ نوجوان نے اچانک اچھل کر لات چلائی اور بانو کے ہاتھوں سے بندوق نکل کر دُور جا گری اور بانو اس طرح اچانک بندوق ہاتھ سے نکل جانے پر ایک لمحے کے لئے ٹھٹھک کر رُک گئی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے آثار ابھر آئے۔

"بندہ حُسنِ مجسم کے حضور انتہائی عاجزانہ۔ مُنکسرانہ۔ فقیرانہ۔ صوفیانہ فدویانہ ـــ اب ایک ہی قافیہ اور یاد رہ گیا ہے جو لیانا سلام عرض کرتا ہے" ـــ نوجوان نے خالص لکھنوی انداز سے جھک کر سلام کرتے ہوئے کہا۔

"تم ـــ تم نے اپنی موت کا فیصلہ کر لیا ہے ـــ تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھا کر وہ گستاخی کی ہے جس کی سزا موت ہے" ـــ بانو نے بُری طرح پیر پٹختے ہوئے کہا۔

"حُسن کے ہاتھوں مرنے والوں کو شہید کہتے ہیں اور شہید زندہ ہوتے ہیں ـــ اس لئے پلیز موت کا ذکر نہ کریں" نوجوان جو عمران تھا نے پہلے سے بھی زیادہ جھک کر آداب بجا لاتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے بانو یکلخت اچھلی اور اس نے بڑے خوبصورت انداز میں عمران کے سینے پر فلائنگ کک مارنے کی کوشش کی لیکن جیسے ہی اس کا جسم ہوا میں تیرتا ہوا عمران کی طرف بڑھا عمران کے دونوں ہاتھ حرکت میں آئے اور بانو کا جسم یکلخت فضا میں اٹھا اور دوسرے لمحے قلابازی کھا کر وہ اس طرح ایک سائیڈ پر کھڑے عربی النسل گھوڑے کی پشت پر جا بیٹھی۔ جیسے اس نے عمران کو فلائنگ کک مارنے کی بجائے گھوڑے پر سواری

www.urdupalace.com

کرنے کے لئے اس انوکھے انداز کا مظاہرہ کیا ہو۔

بانو کے جسم کو جھٹکی دے کر پلٹاتے ہی عمران خود بجلی کی سی تیزی سے جھکا اور پھر عین اس لمحے جب بانو کا جسم گھوڑے کی پشت پر کودا۔ عمران کا جسم سیدھا ہوا تو اس کے ہاتھ میں بانو کا کوڑا تھا۔ اور شڑاپ کی ایک زوردار آواز سنائی دی اور کوڑا پوری قوت سے گھوڑے کی پشت پر پڑا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ گھوڑا یکلخت بھڑکا اور پھر وہ اس بُری طرح سرپٹ بھاگا کہ بانو کو مجبوراً اس کی گردن کے گرد ہاتھ ڈال کر اپنے آپ کو سنبھالنا پڑا۔ راسیں نیچے لٹک رہی تھیں اور گھوڑے کی رفتار کوڑا کھانے کے بعد اس خوفناک انداز میں بڑھ گئی تھی کہ بانو کے لئے اُسے کنٹرول کرنا ناممکن ہو گیا تھا۔ بلکہ اُسے اپنے آپ کو گرنے سے بچانے کے لئے بھرپور جدوجہد کرنی پڑ رہی تھی۔ البتہ گھوڑا شائد اس صورت حال کو سمجھ گیا تھا اس لئے کافی آگے بڑھنے کے بعد وہ ایک دائرے کی صورت میں گھوما اور پھر اس کا رُخ واپس حویلی کی طرف ہو گیا۔

"واہ! ___ کیا انداز ہیں شہسواری کے ___ چلو ورزش بھی ہو گئی۔ اور ایک کوڑا اور ایک بندوق بھی ہاتھ آ گئی" ___ گھوڑے کے گھوم کر واپس جاتے ہوئے بانو کے کانوں سے نوجوان کی آواز ٹکرائی اور بانو کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا جسم کسی نے منوں بلکہ ٹنوں دہکتے ہوئے کوئلوں کے اندر رکھ دیا ہو۔ غصے کی انتہا نے اس کی آنکھوں ... ... رُخ جا ... ... دی اور گھوڑے

www.urdupalace.com

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact us through Whatsapp on following numbers

+92-348-8709449

www.urdupalace.com

پر تقریباً لیٹا ہوا اس کا جسم غصے کی شدت سے بُری طرح کانپنے لگا۔ یہ اس کی واضح شکست تھی۔ اور بانو کی پوری زندگی میں یہ پہلا موقع تھا کہ اس نے کسی کے ہاتھوں اس طرح شکست کھائی ہو۔ لیکن گھوڑے کی بے پناہ رفتار کی وجہ سے وہ اسی طرح اس کی گردن سے چمٹی رہی۔ کیونکہ بے پناہ غصے کے باوجود اُسے اتنا تو احساس ضرور تھا کہ اگر وہ اس رفتار سے دوڑتے ہوئے گھوڑے سے گر گئی تو پھر یقیناً اس کی ایک بھی ہڈی سلامت نہ رہے گی۔ آج پہلی بار اُسے احساس ہوا تھا کہ کاش وہ نواب شہریار خاں کا کہا مان کر اپنے ساتھ محافظ رکھا کرتی تو نوجوان اس طرح بچ کر نکل نہ جاتا۔ لیکن پھر اُسے ساتھ ہی یہ خیال بھی آیا کہ اگر یہ تمام واقعہ محافظوں کے سامنے پیش آتا تو اپنی اس شکست پر اس کے پاس سوائے خودکشی کے اور کوئی چارہ کار ہی نہ رہتا۔

گھوڑا سرپٹ دوڑتا ہوا باغ سے گذر کر جیسے ہی حویلی میں داخل ہوا تو تالاب کے کنارے پر مگرمچھ سے باتیں کرتا ہوا نواب شہریار خان یکلخت چونک کر اٹھ کھڑا ہوا۔ کیونکہ گھوڑے کے دوڑنے کی رفتار۔ اس کی لٹکتی ہوئی راسیں اور اس کی گردن سے چمٹی ہوئی بانو کی پوزیشن کسی واضح گڑبڑ کی نشاندہی کر رہی تھیں۔

گھوڑا ہانپتا ہوا نواب شہریار خان کے قریب پہنچ کر رک گیا۔

"کیا ہوا بانو! — خیریت تو ہے — یہ کیسا انداز ہے" —؟ نواب شہریار خان نے آگے بڑھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

اور بانو پہلے چند لمحے تو اسی طرح گھوڑے کی گردن سے چمٹی

www.urdupalace.com

رہی۔ پھر آہستہ آہستہ سیدھی ہو گئی۔ اس کا چہرہ دیکھ کر نواب شہر یار خان کے جسم کو ایک اور جھٹکا لگا۔ بانو کا چہرہ غصے کی شدت سے تقریباً مسخ ہو رہا تھا۔

"میں اس کا خون پی جاؤں گی ــــ میں اُسے عبرت ناک موت ماروں گی" ــــ بانو نے یکلخت بُری طرح چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے گھوڑے سے نیچے چھلانگ لگا دی۔

"کسے ــــ ؟ کس کی بات کر رہی ہو بانو ــــ ہوا کیا ہے" ــــ ؟ نواب شہر یار خاں نے آگے بڑھ کر بانو کو سینے لگاتے ہوئے کہا۔ بانو کا جسم ابھی تک غصے کی شدت سے کانپ رہا تھا۔

سائیں نے آگے بڑھ کر گھوڑے کی راس پکڑی اور اُسے واپس اصطبل کی طرف لے گیا۔

"ابا جان! ــــ میری بے حد توہین ہوئی ہے ــــ میں اسے مار ڈالوں گی" ــــ بانو نے تیز لہجے میں کہا۔

"کس نے تمہاری توہین کرنے کی گستاخی کی ہے ــــ کون ہے کم بخت ــــ جس نے نواب شہر یار خان کی لاڈلی بیٹی کی توہین کرنے کے جرم کا ارتکاب کیا ہے ــــ بتاؤ مجھے بانو! ــــ میں اُسے عبرت ناک سزا دوں گا" ــــ نواب شہر یار خان کا پارہ بھی یکلخت چڑھ گیا۔

اور پھر بانو نے اُسے نوجوان کے اچانک سامنے آجانے اور پھر اس کے ساتھ گذرنے والے تمام واقعات رک رک کر سنا دیئے اور جیسے جیسے بانو واقعہ سناتی جا رہی تھی بوڑھے نواب کی آنکھیں

www.urdupalace.com

حیرت سے پھیلتی جا رہی تھیں۔

"کیا تم ٹھیک کہہ رہی ہو بانو! ـــــ یہ تو مجھے ناقابل یقین لگ رہا ہے ـــــ اس قدر پھرتی ـــــ اس قدر مہارت حیرت انگیز ہے میں تو سمجھا تھا کہ اب دنیا بھر میں تمہارے مقابلے پر آنے والا کوئی باقی نہیں رہا ـــــ لیکن جو کچھ تم نے سنایا ہے بانو! ـــــ اس سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ وہ نوجوان مارشل آرٹ میں تم سے بھی کہیں آگے ہے ـــــ تمہارا ایک بھی کوڑا اس کے جسم کو نہ چھو سکا ـــــ تمہارا نشانہ اتنے قریب سے خطا ہو جائے ـــــ اور پھر وہ تمہیں اس طرح اچھال کر گھوڑے کی پشت پر پھینک دے ۔ یہ سب کچھ مجھے ناقابل یقین محسوس ہو رہا ہے ـــــ لیکن مجھے معلوم ہے کہ میری بیٹی جھوٹ نہیں بولتی ـــــ اس لئے بانو بیٹی! ایسا نوجوان تو واقعی حیرت انگیز ہے ـــــ میں اس سے ضرور ملوں گا" ـــــ

نواب شہریار خاں کا غصہ اب حیرت میں بدل گیا تھا۔ اس کے دماغ کی رَو ہی پلٹ گئی تھی۔ اس کا انداز ایسا ہو گیا تھا جیسے وہ نوجوان کی صلاحیتوں کو بڑے بھرپور انداز میں خراج تحسین ادا کر رہا ہو۔

"ابا جان! ـــــ آپ ـــــ آپ کیا کہہ رہے ہیں ـــــ اس احمق کی تعریف کر رہے ہیں جس نے میری توہین کی ہے" ـــــ بانو نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"اُسے توہین کی سزا ضرور ملے گی ـــــ لیکن اب مجھے اس سے ملنے کا اشتیاق پیدا ہو گیا ہے" ـــــ نواب شہریار خان نے کہا اور ساتھ ہی اس نے ہاتھ اٹھا کر حویلی کی دیوار کے ساتھ کھڑے

www.urdupalace.com

ایک ادھیڑ عمر آدمی کو اشارہ کیا۔ وہ اُدھیڑ عمر آدمی نواب شہریار خان کا کاردار تھا۔

"جناب عالی حکم" ـــــ کاردار نے قریب آکر مودبانہ لہجے میں کہا۔

"کاردار! ـــ اپنے ساتھ مسلح افراد کا دستہ لے جاؤ اور بانو سے اس نوجوان کا حلیہ پوچھ کر اُسے تلاش کرو۔ اور پھر اُسے ہمارے سامنے پیش کرو ـــ اگر وہ رضامندی سے نہ آئے تو اُسے زبردستی اُٹھا کر لے آؤ ـــ میں اُسے اپنے سامنے دیکھنا چاہتا ہوں ابھی اور اسی وقت" ـــــ نواب شہریار خان نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"حکم کی تعمیل ہوگی جناب" ـــ کاردار نے سر جھکاتے ہوئے کہا اور پھر سوالیہ نظروں سے بانو کی طرف دیکھا۔ بانو نے اس نوجوان کا حلیہ تفصیل سے بتا دیا اور کاردار اُلٹے پیروں چلتا ہوا واپس چلا گیا۔

"تم اپنا حلیہ ٹھیک کرو ـــ ابھی شہر سے اس میجک ماسٹر اور اس کے ساتھیوں نے بھی آنا ہے" ـــــ نواب شہریار خان نے کاردار کے جانے کے بعد بانو سے کہا اور بانو سر ہلاتی ہوئی حویلی کے اندرونی حصے کی طرف بڑھ گئی۔

www.urdupalace.com

تنویر جینی کی بے باکی پر کچھ اس طرح شرمندہ ہوا تھا کہ اس کے ذہن نے یہی فیصلہ کیا کہ وہ فوراً یہاں سے ہٹ جائے۔ وہ اپنے ساتھیوں کی نظروں سے جھلکنے والا تمسخر اب مزید برداشت نہ کر سکتا تھا۔ اس لئے وہ وہاں سے ہٹ کر سیدھا سبزہ زار سے باہر آگیا۔ اس نے اٹھ کر باہر آتے ہوئے جینی۔ جولیا اور اپنے ساتھیوں کے طنزیہ قہقہے بھی سُنے تھے۔ اور ان قہقہوں نے دراصل اس کا خون کھولا دیا تھا۔

جینی واقعی بے حد خوبصورت تھی اور حُسن تنویر کی کمزوری تھی۔ لیکن یہ کمزوری صرف باتیں کرنے اور دیکھنے کی حد تک تھی۔ اس نے کبھی کسی لڑکی سے بداخلاقی کے بارے میں سوچا تک نہ تھا اور نہ ہی کبھی اس نے کبھی اخلاق کی حدود پار کی تھیں۔ اس کا ذاتی کردار انتہائی مضبوط تھا۔ لیکن آج اپنے ساتھیوں کے قہقہے سن کر اسے

www.urdupalace.com

احساس ہو رہا تھا جیسے اس کے ساتھی اس کے کردار کا مذاق اُڑا رہے ہوں۔ جیسے وہ اُسے انتہائی گھٹیا اور اخلاق باختہ انسان سمجھ رہے ہوں۔ اور پھر سب سے زیادہ ستم یہ ہوا کہ یہ سب کچھ جولیا کے سامنے ہوا۔ اور اُسے محسوس ہو رہا تھا کہ اب وہ ساری عمر جولیا کو اپنی شکل دکھانے کے قابل نہیں رہا۔

یہی کچھ سوچتا ہوا تنویر اپنی کار کے قریب پہنچ گیا۔ اس کے ذہن سے دعوت وغیرہ سب کچھ صاف ہو گئی تھی۔ کار کے قریب پہنچتے ہی اس کی نظریں سبزہ زار سے ملحقہ ہوٹل شبستان کی شاندار چار منزلہ عمارت پر پڑیں۔ اور اسی لمحے اُسے یاد آگیا کہ جینی نے بتایا ہے کہ وہ اسی ہوٹل کی دوسری منزل کے کمرہ نمبر چالیس میں ٹھہری ہوئی ہے۔ وہ کچھ سوچتا ہوا ہوٹل کی طرف بڑھ گیا۔ اُسے خیال آرہا تھا کہ اس قدر بے باک لڑکی یقیناً کوئی شریف لڑکی نہ ہوگی۔ اور اب وہ اس لائن پر سوچ رہا تھا کہ اگر جولیا اور اپنے ساتھیوں کے سامنے جینی کی بدکرداری ثابت کر دے تب وہ یہ بات ثابت کر سکتا ہے کہ جینی نے صرف بدکرداری کی وجہ سے ایسی باتیں کی ہیں۔

تنویر کا مقصد یہ نہ تھا۔ بس یہ بات جیسے تنویر کے ذہن پر نقش سی ہو گئی۔ اب اس کے قدم انتہائی تیزی سے ہوٹل کی عمارت کی طرف بڑھے جا رہے تھے۔ وہ ہوٹل کی عمارت میں داخل ہوا اور پھر سیدھا لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ ———— ہوٹل کا ہال بالکل خالی پڑا ہوا تھا۔ صرف ویٹرز آجا رہے تھے۔ چونکہ یہ رہائشی ہوٹل تھا اس لئے کسی نے تنویر کے آنے پر اعتراض نہ کیا۔

www.urdupalace.com

تنویر لفٹ کے ذریعے جب دوسری منزل پر پہنچا تو وہاں بھی کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ شاید ہوٹل میں موجود ہر مہمان اس وقت سبزہ زار کی دعوت سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔ تنویر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرہ نمبر چالیس کی طرف بڑھ گیا۔ کمرہ نمبر چالیس کا دروازہ بند تھا۔ اس پر لگے ہوئے کارڈ کو دیکھ کر تنویر کو یقین ہو گیا کہ یہی جینیٹی کا کمرہ ہے کیونکہ کارڈ پر اسی کا نام لکھا ہوا تھا۔

تنویر نے ادھر اُدھر دیکھا۔ دوسرے لمحے ساتھ والے کمرے کے دروازے پر کوئی کارڈ نہ پا کر وہ چونک پڑا۔ کارڈ نہ ہونے کا یہ مطلب تھا کہ یہ کمرہ خالی ہے۔ تنویر تیزی سے اس کمرے کی طرف بڑھا۔ اس نے ہینڈل کو گھمایا تو اس کی توقع کے عین مطابق دروازہ کھل گیا۔ کمرہ خالی ہونے کی وجہ سے اُسے لاک نہ کیا گیا تھا۔ تنویر دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔

کمرہ بڑے بہترین انداز میں سجا ہوا تھا۔ ہوٹل شبستان کا معیار واقعی اعلیٰ تھا۔ تنویر نے اپنے عقب میں دروازہ بند کیا اور پھر کمرے کا جائزہ لینے لگا۔ لیکن اُسے کوئی ایسا رخنہ نظر نہ آیا جس سے وہ جینیٹی کے کمرے میں ہونے والی کوئی بات سن سکتا۔ کوئی اس کی بدکرداری کا ثبوت حاصل کر سکتا۔ پھر اس کی نظریں عقبی کھڑکی پر پڑیں۔ وہ تیزی سے کھڑکی کی طرف بڑھا۔ اس نے کھڑکی کھولی اور باہر جھانکا۔ دوسرے لمحے اس کے لبوں پر مسکراہٹ ابھر آئی۔ دونوں کمروں کی کھڑکیاں ساتھ ساتھ تھیں اور نیچے پیر رکھنے کے لئے باقاعدہ کارنس سی بنی ہوئی تھی۔ یہ کارنس ڈیزائن

www.urdupalace.com

کے طور پر پوری دیوار پر موجود تھی۔ چونکہ ابھی جینی کے واپس کمرے میں آنے میں کافی دیر تھی اور پھر جینی کے کمرے کی کھڑکی کے پٹ بھی باہر کی طرف کھلے ہوئے نظر آرہے تھے۔ اس لئے اس نے اپنے ذہن میں ایک منصوبہ تیار کیا اور تیزی سے واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کمرے سے باہر آکر وہ لفٹ کے ذریعے نیچے اترا اور جب وہ ہوٹل سے باہر آیا تو سبزہ زار میں لوگ اسی طرح موجود تھے۔

تنویر تیز تیز قدم اٹھاتا اپنی کار کی طرف بڑھا۔ اس نے کار کا دروازہ کھولا اور اس کی سائیڈ سیٹ اٹھا کر اس کے نیچے موجود باکس کا ڈھکن ہٹایا۔ اس کی عادت تھی کہ وہ کار کے اس باکس کے اندر ضروری سامان اور اسلحہ رکھا کرتا تھا۔ اس نے باکس میں سے ایک ریوالور نکال کر جیب میں ڈالا اور پھر اس میں موجود ایک ٹیلی ویڈیو ماسٹر نکال لیا۔ یہ ٹیلی ویڈیو ماسٹر بالکل جدید انداز کا تھا اور تنویر نے اسے ایک غیر ملکی دورے کے دوران ایک سٹور سے خریدا تھا۔ اپنے ذاتی شوق کی خاطر۔ یہ ایک چھوٹا سا بٹن تھا جس کے نیچے چپکنے والا مادہ لگا ہوا تھا۔ اس کی رینج تقریباً ایک کلومیٹر تھی اور اسے اگر ایک کلومیٹر رینج کے اندر کسی جگہ لگا دیا جائے تو یہ ایک کلومیٹر کے اندر اپنے رسیونگ سیٹ پر اس جگہ کی فلم بھی تیار کر دیتا تھا۔ اور ساتھ ہی وہاں پیدا ہونے والی آوازیں بھی ریکارڈ کرتا تھا۔ اور یہ سب کچھ چونکہ وائرلیس کے انداز میں ہوتا تھا اس لئے تنویر کو یہ جدید ترین آلہ بے حد پسند آیا تھا اور اس نے اسے

www.urdupalace.com

بھاری قیمت دیکر خرید لیا تھا۔ لیکن آج تک اسے استعمال کرنے کی نوبت نہ آئی تھی۔ لیکن آج یہ آلہ دیکھ کر اسے بیحد مسرت ہو رہی تھی۔ کیونکہ آج اس نے واقعی کام دینا تھا۔ اس نے اس کار سیونگ سیٹ اٹھا کر ڈلیش بورڈ کے اندر رکھا اور آپریٹنگ بٹن کو اس نے جیب میں ڈالا۔ اور کار سے باہر آگیا۔ اس وقت سبزہ زار سے تالیوں کا بے پناہ شور سنائی دے رہا تھا۔ وہ سمجھ گیا کہ ورائٹی پروگرام ہو رہا ہے۔

تنویر سے کار سے نکل کر واپس ہوٹل میں آیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دوبارہ اسی کمرے میں پہنچ گیا تھا جو جلینی کے کمرے سے ملحقہ تھا۔ چند لمحوں بعد وہ کمرے کی کھڑکی سے باہر نکلا۔ یہ سائیڈ چونکہ سبزہ زار کی مخالف سمت میں تھی۔ اور ادھر ایک تنگ سی گلی تھی اور پھر دوسری عمارت تھی اس لئے ادھر اندھیرا تھا۔ کارنس پر پیر رکھتا ہوا تنویر بڑی آسانی سے جلینی کے کمرے کی کھڑکی تک پہنچ گیا۔ اور چند لمحوں بعد وہ اس کے کمرے میں موجود تھا۔ اس نے سب سے پہلے اپنی جیب سے وہ آپریٹنگ بٹن نکالا اور اسے آن کر کے اس نے بیڈ کے ساتھ پڑی ہوئی میز کی نچلی سطح پر پائے کے جوڑ میں چپکا دیا۔ میز چونکہ بیڈ سے ذرا اونچی تھی اور جس جگہ اس نے یہ بٹن چپکایا تھا اس جگہ سے بٹن سے نکلنے اور نظر نہ آنے والی ریز پورے کمرے اور بیڈ کا احاطہ آسانی سے کر سکتی تھیں۔ اس لئے تنویر مطمئن ہو گیا کہ اب اس کمرے میں ہونے والے ہر ایکشن کی فلم اور یہاں بولے جانے والا ہر لفظ کار میں اس کے پاس خود بخود پہنچ جائے گا۔ اس

www.urdupalace.com

کے بعد وہ واپس کھڑکی کی طرف پلٹا۔ اُسے خطرہ تھا کہ کہیں دعوت ختم نہ ہو گئی ہو اور جیبنی اس کے کمرے میں موجودگی کے دوران ہی اندر نہ آجائے۔ اس لئے وہ جلد از جلد نہ صرف اس کمرے بلکہ ہوٹل سے ہی نکل جانا چاہتا تھا۔

چنانچہ وہ کھڑکی سے باہر نکل کر دوبارہ پہلے والے کمرے کی کھڑکی پر پہنچا اور پھر وہاں سے وہ اس کمرے سے ہوتا ہوا باہر گیلری میں آگیا۔ چند ہی لمحوں بعد وہ دوبارہ لفٹ کے ذریعے ہال میں پہنچ کر ہوٹل سے باہر آیا۔ اس وقت سبزہ زار بے پناہ تالیوں سے گونج رہا تھا۔

تنویر تیزی سے اپنی کار کی طرف بڑھا اور پھر وہ کار وہاں سے نکال کر ہوٹل کی عقبی گلی میں لے آیا۔ یہاں آکر اس نے کار روکی اور پھر ڈلیش بورڈ سے اس نے ٹیلی ویژن کا رسیونگ سیٹ نکال کر اُسے آن کیا اور پھر اُسے کار کے ڈلیش بورڈ کے اوپر رکھ کر وہ اطمینان سے بیٹھ گیا۔ رسیونگ سیٹ کی سکرین پر اس وقت جیلنی کے کمرے کا اندرونی منظر نظر آرہا تھا۔ چونکہ اس سیٹ میں صرف ایک گھنٹے کی فلم موجود تھی اس لئے تنویر نے اُسے آف کیا اور پھر کار کا دروازہ کھول کر وہ باہر نکل آیا۔

اب تنویر کے قدم سبزہ زار کی طرف بڑھ رہے تھے لیکن جیسے ہی وہ ہوٹل کی سائیڈ سے گھوم کر آگے بڑھا اس نے لوگوں کو سبزہ زار سے نکل کر اپنی اپنی کاروں کی طرف بڑھتے دیکھا تو وہ سمجھ گیا کہ دعوت ختم ہو گئی ہے چنانچہ وہ اسی طرح اُلٹے پاؤں واپس مڑا

www.urdupalace.com

اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا دوبارہ عقبی گلی میں موجود اپنی کار کی طرف بڑھ آیا۔

کار کا دروازہ کھول کر تنویر اندر بیٹھا اور پھر اس نے دروازہ بند کر دیا۔ دروازہ بند ہونے سے کار کی اندرونی لائٹ بھی بند ہو گئی اس طرح کار عقبی گلی میں چھائے ہوئے گہرے اندھیرے کا ایک جُز بن گئی۔

کچھ دیر انتظار کرنے کے بعد تنویر نے رسیونگ سیٹ کا بٹن دوبارہ آن کیا تو سکرین پر کمرے کی تصویر آتے ہی وہ چونک کر سیدھا ہو گیا۔ کمرے میں جینی موجود تھی۔ اور وہ اس طرح حیرت سے اِدھر اُدھر دیکھ رہی تھی جیسے وہ کسی نئی جگہ پر آگئی ہو۔ اس کے بعد وہ کھڑکی کی طرف بڑھی۔ اس نے سر باہر نکال کر اِدھر اُدھر دیکھا، چند لمحے کھڑی سوچتی رہی۔ پھر کھڑکی بند کر کے واپس مڑ آئی۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔ جیسے اُسے کسی بات کی سمجھ نہ آ رہی ہو۔ پھر وہ الماری کی طرف بڑھی۔ اس نے الماری کھول کر اس میں سے ایک لباس باہر نکالا جو ہینگر سے لٹکا ہوا تھا لباس اتار کر وہ باتھ رُوم کے دروازے کی طرف بڑھی اور پھر باتھ رُوم میں چلی گئی۔

تنویر خاموش بیٹھا جینی کی حرکات دیکھتا رہا۔ کافی دیر بعد باتھ رُوم کا دروازہ کھلا اور جینی باہر آئی۔ اب وہ لباس بدل چکی تھی۔ باتھ رُوم سے نکل کر وہ سیدھی میز کے پاس پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی۔

اس نے ٹانگیں پھیلا دیں اور [illegible] سے ٹک گئی جیسے

www.urdupalace.com

بیڈ کی بجائے اس نے کرسی پر ہی آرام کرنے کا فیصلہ کر لیا ہو۔
تنویر نے ہونٹ بھینچ لئے۔ کیونکہ جینی کی ایسی کوئی حرکت اب تک سامنے نہ آئی تھی جسے وہ جو لیا اور دوسرے ساتھیوں کے سامنے اس کی بدکرداری کے ثبوت کے طور پر پیش کرتا۔ اس کی ساری محنت رائیگاں جا رہی تھی۔

جینی کو کرسی پر بیٹھے ابھی چند ہی منٹ گذرے ہوں گے کہ میز پر پڑے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔ جینی چونک کر سیدھی ہوئی اور پھر اس نے رسیور اٹھا لیا۔ ریسونگ سیٹ سے آواز سنائی دے رہی تھی۔ اس سیٹ میں ڈبل سسٹم تھا۔ یعنی سکرین پر تصویر بھی نظر آ رہی تھی اور اندر فلم پر بھی ریکارڈ ہو جاتی تھی۔ اور اسی طرح کمرے میں پیدا ہونے والی ہر آواز بھی سنائی دیتی تھی اور ریکارڈ بھی ہو جاتی تھی۔

"یس" ـــــــ جینی نے سپاٹ لہجے میں کہا

" مادام! ـــ میں ڈمپ بول رہا ہوں ـــــ نواب شہریار خان توقع کے عین مطابق شو ختم ہونے کے بعد پروفیسر سے ملنے اس کے کمرے میں آئے ہیں ـــــ انہوں نے پروفیسر کے میجک کی بے پناہ تعریف کی ہے اور اسے ایک بھاری رقم کا چیک بطور انعام بھی دیا ہے" ـــــ ایک بھاری آواز سنائی دی۔

" کوئی کام کی بات بھی ہوئی یا نہیں" ـــــ؟ جینی کا لہجہ اس بار خاصا تحکمانہ تھا۔

" یس میڈم! ـــ ان کے جانے کے بعد میں نے پروفیسر سے

www.urdupalace.com

بات کی ہے ـــــ اس نے بتایا کہ نواب شہریار خان نے پروفیسر کو اپنی حویلی میں آنے کی دعوت دی ہے تاکہ وہ اس سے میجک بھی سیکھ سکے اور وہاں موجود اس کی بیٹی جہاں بانو بھی پروفیسر کے فن کا مظاہرہ دیکھ سکے ـــــ اس سلسلے میں اس نے پروفیسر کو انتہائی بھاری رقم کی آفر کی ہے ـــ پروفیسر نے پلان کے مطابق حامی بھر لی ہے کہ وہ دو روز بعد اپنے سٹاف کے ساتھ حویلی میں آئے گا ـــــ نواب نے کہا ہے کہ وہ اپنے آدمی بھیجے گا جو آکر انہیں حویلی لے جائیں گے" ـــــ ڈمپ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

" اوہ ویری گڈ! ـــــ اس کا مطلب ہے کہ ہمارا پروگرام خاصا کامیاب گیا ہے ـــــ پروفیسر کو کہہ دو کہ وہ وہاں جانے کی پوری تیاری رکھے ـــــ اور آپ لوگ بھی سب تیار ہو جائیں" ـــــ جینی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میڈم! ـــــ کیا آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں گی" ـــــ ڈمپ نے پوچھا۔

" ہاں ـــ کیوں نہیں ـــــ میں پروفیسر کی دوست کے رُوپ میں ساتھ جاؤں گی ـــــ تم تمام ضروری سامان پیک کرا دینا۔ اور سنو! پروفیسر کو کہہ دینا کہ اس بات کی مشہوری نہ کی جائے کہ ہم کہاں جا رہے ہیں تاکہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو۔ اور ہم اپنا مشن آسانی سے مکمل کر لیں" ـــــ جینی نے کہا۔

" ٹھیک ہے میڈم! ـــــ ایسا ہی ہوگا۔ لیکن میڈم! نواب

www.urdupalace.com

شہر یار خان کی جگہ کون لے گا" —— ؟ ڈمپ نے پوچھا۔

"کیوں —— کیا نواب شہر یار خان اور اس کی بیٹی کے متعلق تمام تفصیلات تمہارے پاس موجود نہیں ہیں" —— ؟ جینی نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"وہ تو ہیں میڈم! —— لیکن میں نے نواب شہر یار خان کو خود دیکھا ہے —— وہ عجیب سنکی سا آدمی ہے اور گیری شائد اس کا روپ پوری طرح ادا نہ کر سکے —— اس لئے میں کہہ رہا تھا کہ اگر آپ اجازت دیں تو نواب شہر یار خان کا روپ میں خود ادا کر لوں" —— ڈمپ نے کہا۔

"اوہ ہاں! —— تم یہاں کی زبان بھی اچھی طرح بول سکتے ہو۔ ٹھیک ہے ایسا ٹھیک رہے گا" —— جینی نے کہا۔

"شکریہ مادام! —— میرے ذہن میں یہی الجھن تھی اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ آپ سے بات کر لی جائے۔ تاکہ ہمارے اس قدر اہم مشن میں کوئی رخنہ نہ پیدا ہو جائے" —— ڈمپ کی آواز سنائی دی۔

"اوکے! —— پروفیسر تیاری کے وقت مجھے فون کرے گا تو میں نواب کے آدمیوں کے پہنچنے سے پہلے ہی اس کے کمرے میں پہنچ جاؤں گی" —— جینی نے کہا اور پھر رسیور رکھ کر وہ کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے آثار نمایاں تھے۔ اس نے کمرے کی بتی بند کی اور بیڈ لائٹ جلا کر وہ بستر پر دراز ہو گئی۔ چند لمحے اس کی آنکھیں کھلی رہیں پھر آہستہ

www.urdupalace.com

آہستہ بند ہوگئیں۔ وہ سو چکی تھی۔
تنویر نے بُرا سا منہ بنایا اور رسیونگ سیٹ کا بٹن آف کر دیا جینی نے اُسے مایوس کیا تھا اس کا خیال تھا کہ اس قدر بے باک لڑکی لازماً اپنے کمرے میں کسی مرد کو بلائے گی۔ لیکن جینی نے لبس ٹیلیفون پر بات کی اور پھر اطمینان سے سو گئی۔ اب یہ کوئی ایسی بات نہ تھی جسے وہ بطور ثبوت پیش کرتا۔ نواب شہر یار خان اور پروفیسر کے متعلق وہ جانتا بھی نہ تھا، کہ یہ لوگ کون ہیں۔ البتہ لفظ مشن اور گروپ دھارنے پر وہ چونکا ضرور تھا لیکن پھر اس نے سوچا کہ ہوگا کوئی مسئلہ۔ چنانچہ اس نے رسیونگ سیٹ واپس ڈیش بورڈ میں رکھا اور کار کا انجن سٹارٹ کر کے وہ گلی سے باہر آیا اور اپنے فلیٹ کی طرف بڑھ گیا۔
اس نے کار گیراج میں روکی اور پھر خود سیدھا سیڑھیاں چڑھتا ہوا اپنے فلیٹ کے دروازے پر پہنچا تو یکلخت ٹھٹھک کر رُک گیا۔ کیونکہ فلیٹ کا باہر سے بند دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے ریوالور نکالا اور محتاط انداز میں دروازے کی طرف بڑھا۔
"تنویر ا ۔۔ میں صفدر ہوں ۔۔ اندر آجاؤ" ۔۔۔۔ اسی لمحے اندر سے صفدر کی آواز سنائی دی اور تنویر نے ایک طویل سانس لیا اور پھر ریوالور جیب میں رکھ کر وہ فلیٹ میں داخل ہو گیا۔ ڈرائینگ روم میں صفدر بڑے اطمینان سے بیٹھا چائے کی چسکیاں لے رہا تھا۔

www.urdupalace.com

"میں نے تمہارے قدموں کی آواز سن لی تھی" ——— صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم یہاں کیسے آئے ——— میرا مطلب ہے کہ خیریت تو ہے ——— اس وقت تمہاری یہاں آمد" ——— ؟ تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیسے آنے والی بات تو تمہیں معلوم ہے کہ ہم میں سے ہر ممبر کے پاس ایک دوسرے کے فلیٹ کی ماسٹر کی موجود ہے اس لئے ماسٹر کی سے تالا کھول کر میں اندر آگیا ——— چائے کی طلب ہو رہی تھی۔ اس لئے چائے بھی بنالی ——— باقی رہا کہ کیوں آیا ہوں تو جب تم سبزہ زار سے اچانک اٹھ کر چلے گئے اور پھر دعوت کے اختتام تک واپس نہ آئے اور باہر تمہاری کار بھی موجود نہ تھی ——— تو میں بھی سمجھا کہ تم اپنے فلیٹ چلے گئے ہو گے ——— اور ظاہر ہے کہ تمہارا واپس نہ آنا کسی ناراضگی کو ظاہر کرتا ہے۔ چنانچہ میں اس سلسلے میں آیا تھا" ——— صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ناراضگی! ——— ارے نہیں صفدر! ——— ایسی کوئی بات نہیں بھلا ناراضگی والی اس میں کونسی بات تھی" ——— تنویر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اگر ناراضگی نہیں تھی تو پھر واپس کیوں نہیں آئے" ——— ؟ صفدر نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے پوچھا۔

"بس یار! ——— ویسے ہی طبیعت اکھڑ گئی تھی" ——— تنویر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

www.urdupalace.com

"سُنو تنویر! ــــ تم میرے بھائی ہو ــــ ساتھی ہو ــــ میں تمہاری طبیعت۔ کردار۔ مزاج اور نفسیات کو اچھی طرح جانتا ہوں اور میں ہی کیا ــــ سب ساتھی جانتے ہیں ــــ ہمیں معلوم ہے کہ تم انتہائی اعلیٰ کردار کے مالک ہو ــــ باقی شوق تو اپنے اپنے ہوتے ہیں ــــ جینی ایک آزاد ماحول اور بے باک معاشرے میں پلنے والی لڑکی ہے اس لئے اس کے نزدیک اخلاقی قدریں وہ قدریں ہی نہیں جو ہمارے نزدیک ہیں ــــ اس لئے اس کی باتوں کا بُرا منانا تو میرے خیال میں حماقت ہی ہے" ــــ صفدر نے کہا۔

"یار صفدر! ــــ اب تم خوامخواہ مجھے شرمندہ کر رہے ہو ــــ ایسی بھی کوئی بات نہیں ــــ بس جینی کی بے باک باتوں نے میرا موڈ خراب کر دیا اور میں اُٹھ کر چلا آیا" ــــ تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم فلیٹ پر تو اب آرہے ہو" ــــ صفدر نے غور سے تنویر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"بس ویسے ہی آوارہ گردی کر تا رہا" ــــ تنویر نے نظریں بچاتے ہوئے جواب دیا۔

"میں نے پہلے ہی کہا ہے کہ ہم ایک دوسرے کو اچھی طرح جانتے ہیں ــــ اس لئے میرے سامنے جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ــــ ویسے اتنا مجھے معلوم ہے کہ تم دو بار ہوٹل شبستان میں گئے ــــ لفٹ کے ذریعے اوپر گئے اور پھر واپس آ گئے۔

www.urdupalace.com

وہاں میرا ایک دوست بیرہ ہے جو تمہیں بھی جانتا ہے۔ لیکن یہ دونوں چکر تم نے اس وقت لگائے جب سبزہ زار میں دعوت جاری تھی ـــــ دعوت کے اختتام پر تم وہاں نہیں گئے ـــــ لفٹ کے ذریعے اوپر جانے سے ایک ہی مطلب نکلتا ہے کہ تم جینی کے کمرے میں گئے تھے۔ لیکن جینی اس وقت سبزہ زار میں موجود تھی ـــــ یہ چکر کیا ہے اور میں آیا بھی یہاں اسی چکر میں ہوں" ـــــ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہ! ـــ تو تم میری باقاعدہ جاسوسی کرتے رہے ہو" ـــ تنویر نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں ہلکی سی ناگواری موجود تھی۔

"اسے جاسوسی نہیں کہا جاتا ـــــ میں تم سے عمر میں بڑا ہوں اس لئے بڑے بھائی کے ناطے سے مجھے یہ حق ہے کہ چھوٹے بھائیوں کا خیال رکھوں" ـــــ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا بڑے بھائی! ـــ بے حد شکریہ! ـــ اب مجھے نیند آ رہی ہے اگر اجازت ہو تو سو جاؤں" ـــــ تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایسی کیا بات ہو گئی ہے تنویر! ـــ کہ اب تم مجھ سے بھی چھپا رہے ہو" ـــــ؟ صفدر نے یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے بات کیا ہونی ہے ـــــ تم تو خوامخواہ سنجیدہ ہو گئے ہو" ـــــ تنویر نے کہا۔

"تو پھر ساری بات تفصیل سے بتاؤ ـــــ تم جینی کے کمرے

www.urdupalace.com

میں کیوں گئے تھے اور چکر کیا ہے ۔۔۔۔۔ ؟ دعوت ختم ہوتے کافی دیر ہو گئی ہے ۔۔۔۔ اس دوران تم کہاں رہے" ۔۔۔۔ صفدر نے پوچھا۔

" یار تم تو واقعی پنجے جھاڑ کر پیچھے پڑ جاتے ہو ۔۔۔ بس یوں سمجھو کہ ویسے ہی جھک مارتا رہا" ۔۔۔۔ تنویر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" میں اسی جھک کی تفصیلات ہی تو سننے آیا ہوں" ۔۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تمہاری دلچسپی کی اس میں کوئی بات نہیں ہے ۔ بے فکر رہو" ۔ تنویر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" میرے خیال میں ضرور ہو گی ۔۔۔۔ کیونکہ تم نے وہ میجک شو نہیں دیکھا ۔۔۔ جلینی نے بھی اس شو میں حصّہ لیا تھا ۔۔۔۔ اور مجھے شک ہے کہ جلینی اور پروفیسر اے ۔ بی ۔ سی ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں ۔۔۔۔ اور جلینی جس طرح سارے لوگوں کو چھوڑ کر ہمارے پاس آ بیٹھی تھی مجھے اس نے چونکا دیا ہے ۔۔۔۔ پھر جلینی کی گفتگو ۔۔۔۔ اس کی تیزی طراری اور اس کے انداز بتا رہے ہیں کہ وہ کوئی سیدھی سادھی لڑکی نہیں ہے ۔۔۔۔ اس لئے جب مجھے پتہ چلا کہ تم جلینی کے کمرے میں گئے ہو تو میں نے سوچا کہ تم سے بات ہو ہی جائے" ۔۔۔۔ صفدر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ ! ۔۔۔ تو تم اپنی اسی جاسوسی والی حس کے چکر میں یہاں آئے ہو ۔۔۔ تمہیں اور عمران دونوں کو جاسوسی کا مرض ہو گیا ہے

www.urdupalace.com

سیدھی سادھی بات میں بھی جاسوسی کا چکر نکال لیتے ہو۔۔۔ ویسے تمہارا یہ خیال درست ہے کہ جینی اور پروفیسر کا آپس میں تعلق ہے" ۔۔۔۔ تنویر نے ہنستے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب! ۔۔۔ کس طرح ۔۔۔؟ تمہیں کیسے معلوم ہوا" ۔۔؟ صفدر نے چونک کر سیدھا ہوتے ہوئے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ تمہیں پوری تفصیل بتانی پڑے گی" ۔۔۔ تنویر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر اس نے دعوت سے نکل کر جینی کے کمرے میں جانے، وہاں ٹیلی ویو بٹن لگانے اور پھر واپس آنے تک تمام تفصیلات حرف بحرف اُسے سُنا دیں۔

" وہ بٹن ابھی وہیں ہے" ۔۔۔؟ صفدر نے پوچھا۔

" ہاں! ۔۔۔ ظاہر ہے۔ اب رات کو تو میں کمرے کے اندر جا نہیں سکتا ۔۔۔ کل کسی وقت جاؤں گا جب جینی کمرے سے باہر ہوگی اور بٹن اتار لاؤں گا" ۔۔۔ تنویر نے جواب دیا۔

" وہ رسیونگ سیٹ کہاں ہے" ۔۔۔؟ صفدر نے پوچھا۔

" میری کار میں پڑا ہے ۔۔۔ کیوں" ۔۔۔؟ تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔ اُسے صفدر کی اس قدر دلچسپی کی وجہ سمجھ میں نہ آرہی تھی۔ کیونکہ اس کے نزدیک تو ان باتوں میں دلچسپی کی کوئی وجہ سمجھ میں نہ آئی تھی۔

" ضرور کوئی لمبا کھیل کھیلا جارہا ہے ۔۔۔ نواب شہریار خان کو میں جانتا ہوں ۔۔۔ قصبہ طور خان کے قریب اس کی حویلی ہے جس کے گرد بہت گھنا باغ ہے ۔۔۔ عمران کے والد کی آبائی

www.urdupalace.com

زمینیں بھی وہیں ہیں سر رحمان اور نواب شہریار خاں کے درمیان بڑے گہرے تعلقات ہیں اور آجکل عمران بھی وہیں گیا ہوا ہے ۔۔۔ اور ایک بات اور بھی ہے ۔ مجھے معلوم ہے کہ ہوٹل شبستان نواب شہریار خان کی ملکیت ہے اور آج وہ دعوت میں بھی موجود تھا" ـــــــ صفدر نے کہا ۔

"کمال ہے ـــ تمہیں اتنی ساری معلومات کیسے مل گئیں ـــ؟ کیا تم نواب شہریار خاں کی انکوائری کرتے رہے ہو" ـــــ تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

"بس ایک دفعہ عمران سے ان کی آبائی زمینوں کے متعلق بات چھڑ گئی تھی تو عمران نے ہی نواب شہریار خان کے متعلق بتایا تھا اور ہوٹل شبستان میں چونکہ میرا دوست کام کرتا ہے اس لئے اسی نے مجھے بتایا تھا" ــــــ صفدر نے جواب دیا اور تنویر نے سر ہلا دیا ۔

"اچھا ہو گا یار ! ـــ ویسے ایک بات کہوں ـــ تم خوامخواہ اس جھگڑے میں ٹانگ نہ اڑا دینا ۔ اچھے بھلے فارغ وقت گذر رہا ہے ۔ پھر خوامخواہ کی دوڑ دھوپ شروع ہو جائے گی" ـــــ تنویر نے کہا ۔

"کیا مطلب ! ـــ کیا تم اب کام سے بھی کترانے لگے ہو" ـــــ؟ صفدر نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

"ارے نہیں ! ـــ میرا یہ مطلب نہیں ہے ـــ لیکن میں کم از کم آبیل مجھے مار کا قائل نہیں ہوں ـــ اگر کوئی چکر ہو گا تو

www.urdupalace.com

ایکسٹو کو خود ہی علم ہو جائے گا ــــ اور پھر وہ عمران بھی تو وہاں گیا ہوا ہے۔ اس کی ناک ایسے معاملات میں بہت تیز ہے ــــ ہو سکتا ہے اُسے کسی چکر کی خوشبو آجائے۔ وہ خود ہی نمٹ لے گا" ــــ تنویر نے کہا۔

"یہ بات نہیں تنویر! ــــ یہ بات ہمارے فرائض میں شامل ہے کہ ہم اگر کسی جُرم کی بُو سونگھیں تو اس کے متعلق پوری چھان بین کریں ــــ مجھے ایکسٹو سے بات کرنی ہو گی" ــــ صفدر نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھا لیا۔ تنویر بُرا سا منہ بنا کر رہ گیا۔ اب وہ دل ہی دل میں پچھتا رہا تھا کہ خوامخواہ وہ جیننی کے کمرے کے چکر میں اُلجھ بیٹھا۔

"ایکسٹو" ــــ صفدر کے نمبر گھماتے ہی دوسری طرف سے ایکسٹو کی آواز سنائی دی۔

"صفدر بول رہا ہوں جناب تنویر کے فلیٹ سے ــــ ایک اطلاع ہے" ــــ صفدر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اس نے تنویر کے فلیٹ کا حوالہ اس لئے دیا تھا کہ وہ تنویر کا فون استعمال کر رہا تھا۔

"کیسی اطلاع! ــــ کھُل کر بات کرو" ــــ ایکسٹو نے کہا اور صفدر نے ہوٹل شبستان کے سبزہ زار میں ہونے والی دعوت کا ذکر شروع کر دیا۔ وہ ایکسٹو کو پورا پس منظر بتانا چاہتا تھا۔

"تم تنویر کی اس چیکنگ کے متعلق بتانا چاہتے ہو جو اس نے جیننی کے کمرے میں ٹیلی ویژن لگا کر کی ہے" ــــ ایکسٹو نے اس کی بات کاٹتے ہوئے سپاٹ لہجے میں کہا تو صفدر اور ساتھ

www.urdupalace.com

بیٹھے ہوئے تنویر دونوں کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ وہ تصوّر بھی نہ کر سکتے تھے کہ ایکسٹو ان سب باتوں سے بھی واقف ہو سکتا ہے۔

"ج ج ۔ ج ج ۔ جناب آپ ______" صفدر سے حیرت کی شدت کے باعث بات بھی نہ ہو سکی۔

"ہاں مجھے معلوم ہے ____ میں ایسے معاملات میں بے خبر نہیں رہا کرتا ____ جینی کولینز پہلے ہی میری نظروں میں ہے وہ سیکرٹ ایجنٹ ہے ____ جینی یہاں کسی خاص چکر میں ہی آئی ہو گی اور دعوت میں جینی کولینز کا خاص طور پر تم لوگوں کے پاس آ کر بیٹھنا قابل غور ہے ____ اور پھر تنویر نے جو کام کیا ہے وہ واقعی خوب تھا ____ گو تنویر کا اصل مقصد کچھ اور تھا۔ لیکن اس سے یہ فائدہ ہوا ہے کہ مجھے ان کے آئندہ پروگرام کا علم ہو گیا ہے۔ عمران چونکہ آجکل اتفاق سے طور خان ہی گیا ہوا ہے۔ اس لئے میں نے ٹرانسمیٹر پر اُسے ہدایات دے دی ہیں ____ وہ وہاں ان لوگوں کو چیک کرے گا" ____ ایکسٹو نے نرم لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تت ____ تو ۔ آپ ____ اس دعوت میں شریک ____" صفدر نے اٹکتے اٹکتے پوچھا۔

"فضول باتیں مت کیا کرو صفدر! ____ میرے فرائض کی جو نوعیت ہے اس کے لئے میرا ہر بات سے باخبر رہنا ضروری ہوتا ہے ____ البتہ یہ ضروری نہیں کہ ہر جگہ میں خود موجود رہوں۔

www.urdupalace.com

پاکیشیا سیکرٹ سروس کا مطلب صرف تم لوگوں کی ٹیم ہی نہیں ہے۔ یہ ایک وسیع تنظیم ہے ——— اس لئے باخبر رہنے کے میرے اور بھی ذرائع موجود ہیں۔ بہرحال تم لوگوں نے ابھی کوئی حرکت نہیں کرنی ——— اگر کوئی ہمارے مطلب کا کام نکلا تو میں خود ہی تمہیں آگاہ کر دوں گا" ——— ایکسٹو نے سخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ اور صفدر نے ڈھیلے ہاتھوں سے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"یار! ——— مجھے تو اب حقیقت میں اس ایکسٹو سے خوف آنے لگا ہے ——— میں تصور کر رہا ہوں کہ اگر مجھ سے واقعی کوئی غلط کام ہو جاتا تو شاید ایکسٹو مجھے وہیں زندہ دفن کر دیتا ——— اب تو میں اپنے سائے سے بھی ڈرنے لگ گیا ہوں" ——— تنویر نے کندھے سکیڑتے ہوئے کہا وہ واقعی خوفزدہ دکھائی دے رہا تھا۔

"ایکسٹو واقعی حیرت انگیز انسان ہے ——— اس بار مجھے خود بھی تصور تک نہ تھا کہ ایکسٹو اس ساری کارروائی کے بارے میں پہلے سے جانتا ہو گا ——— تمہیں کہیں اس کی موجودگی کا احساس ہوا تھا" ——— صفدر نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"قطعی نہیں ——— میں عقبی گلی میں بالکل اکیلا تھا ——— لیکن ایکسٹو کی باتوں سے تو ظاہر ہو رہا ہے کہ وہ ریسیونگ سیٹ پر ابھرنے والی ہر تصویر بھی خود دیکھتا رہا ہے اور آواز بھی سنتا رہا ہے جیسے وہ کار کے اندر میرے ساتھ بیٹھا رہا ہو" ——— تنویر نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

www.urdupalace.com

"اب خود سوچو کہ وہ کیا چیز ہے ـــــ بہر حال اچھا ہوا کہ میں نے اس سے بات کر لی ـــــ ورنہ اگر ہم خاموش ہو جاتے تو ہو سکتا ہے ایکسٹو تم پر چڑھ دوڑتا کہ تم نے یہ کارروائی اس سے کیوں چھپائی" ـــــ صفدر نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں! ـــــ تم ٹھیک کہہ رہے ہو ـــــ یہ اچھا ہی ہوا" ـــــ تنویر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اچھا اب میں چلتا ہوں ـــــ خدا حافظ" ـــــ صفدر نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

صفدر کے جانے کے بعد تنویر نے اُٹھ کر فلیٹ کا بیرونی دروازہ اندر سے بند کیا اور اپنے بیڈ رُوم کی بڑھ گیا۔ اب وہ کپڑے تبدیل کر کے سونا چاہتا تھا۔

ابھی تنویر بیڈ روم میں داخل ہوا ہی تھا کہ بیڈ رُوم میں موجود ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔ ایک ہی ٹیلیفون کی مختلف ایکسٹینشن ہر کمرے میں موجود تھی تاکہ وہ کہیں بھی ہو ٹیلیفون کو فوری طور پر اٹینڈ کر سکے۔ تنویر نے جلدی سے آگے بڑھ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ـــــ تنویر نے محتاط لہجے میں کہا۔

"تنویر! ـــــ میں جولیا بول رہا ہوں ـــــ سو تو نہیں گئے تھے"۔ دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی اور جولیا کی آواز سن کر تنویر کا چہرہ کھل اٹھا۔

"ارے نہیں ـــــ ابھی جاگ رہا ہوں" ـــــ تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

www.urdupalace.com

"کیوں ـــــ جینی کی وجہ سے نیند نہیں آ رہی" ـــــ جولیا نے پھبتی کستے ہوئے کہا۔

"ارے لعنت بھیجو جینی پر ـــــ وہ خوامخواہ اپنی اہمیت جتا رہی تھی ـــــ وہ اتنی حسین نہیں ہے جتنی وہ اپنے آپ کو پوز کر رہی تھی" ـــــ تنویر نے کہا۔

"اچھا! ـــــ لیکن وہاں تو تمہاری نظریں اس سے ہٹ ہی نہیں رہی تھیں" ـــــ جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ایسی بات نہیں جولیا! ـــــ میں دراصل اُسے پہچان رہا تھا۔ کیونکہ مجھے اس کی شکل دیکھی ہوئی لگتی تھی ـــــ اور وہ یہ سمجھی کہ میں اس کے حسن کی وجہ سے اُسے تاڑ رہا ہوں" ـــــ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"دیکھی ہوئی تھی ـــــ کیا مطلب ـــــ میں سمجھی نہیں ـــــ کہاں دیکھا تھا تم نے اسے" ـــــ جولیا کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ابھی صفدر میرے پاس سے اُٹھ کر گیا ہے ـــــ وہ یہ بات تاڑ گیا تھا اس لئے وہ مجھ سے یہی پوچھنے آیا تھا ـــــ گو میں نے اُسے تفصیل بتادی ہے لیکن اصل بات میں گول کر گیا ـــــ بہرحال تم سے تو کوئی بات نہیں چھپائی جا سکتی ـــــ تنویر اپنی اہمیت جولیا پر جتانے کے لئے ساری بات کو ایک نیا زاویہ دینے کی کوشش کر رہا تھا۔

"میں سمجھی نہیں ـــــ تفصیل بتاؤ کیا چکر ہے" ـــــ جولیا نے

کہا اور تنویر نے اسے بتایا کہ اُسے معلوم ہے کہ جینی سوئٹزرلینڈ

www.urdupalace.com

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact us through Whatsapp on following numbers

+92-348-8709449

www.urdupalace.com

کی کسی سرکاری ایجنسی کی ایجنٹ ہے اور اسی وجہ سے وہ دعوت ختم ہونے سے پہلے اٹھ گیا اور پھر اس نے جلینی کے کمرے میں ٹیلی ویو بٹن لگا کر اس کی بات چیت ریکارڈ کی ۔ اس طرح اسے کے آئندہ پروگرام کے بارے میں علم ہو گیا ——— اور پھر وہ فلیٹ میں آیا تاکہ یہاں ٹیلیفون پر تم سے بات کرے ۔ لیکن صفدر یہاں پہلے ہی موجود تھا ——— صفدر نے جب تفصیل سنی تو اس نے ایکسٹو سے بات کی ۔ لیکن ایکسٹو پہلے سے ہی اس ساری کارروائی سے واقف تھا ۔

"اوہ ! ——— تو تم لوگ بالا بالا ہی سارے کام کر رہے ہو ——— مجھے کسی نے اشارہ تک نہیں دیا ——— ایکسٹو کیا سمجھے گا کہ میں اس کی نمبر ٹو ہوں ۔ لیکن میں سب سے زیادہ غافل رہتی ہوں" ——— جولیا کے لہجے میں شدید افسوس تھا ۔

"میں تو تم سے ہی بات کرتا ——— لیکن صفدر درمیان میں ٹپک پڑا ——— اور پھر اس نے خود ہی ایکسٹو سے بات کی ۔ حالانکہ میں نے تو اسے کہا تھا کہ پہلے تم سے بات کرے" ——— تنویر نے اپنے نمبر بناتے ہوئے کہا ۔

"تمہارا شکریہ تنویر ! ——— تم واقعی میرے حق میں بے حد مخلص ہو ——— اسی لئے میں دل سے تمہاری قدر کرتی ہوں ۔ اور اب مجھے یہ بھی یقین ہو گیا ہے کہ تم کسی صورت بھی عمران سے کم ذہین اور فرض شناس نہیں ہو ——— باقی میں خود صفدر سے بات کروں گی کہ اس نے مجھے اطلاع کیوں نہیں دی" ——— جولیا نے

www.urdupalace.com

کہا تو تنویر کا سینہ خوشی اور فخر سے پھولتا گیا۔

"شکریہ مس جولیانا! ——— میں تو بس تمہارا خادم ہوں ——— ہاں! ایک بات کا خیال رکھنا، صفدر سے میرا ذکر نہ کرنا ورنہ وہ خوامخواہ مجھ سے کٹنا شروع ہو جائے گا" ——— تنویر نے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— میں خیال رکھوں گی" ——— جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

تنویر نے بڑے مسرت بھرے انداز میں ہنستے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اب اس کا موڈ بے حد خوشگوار ہو گیا تھا۔ وہ گنگناتا ہوا باتھ روم کی طرف بڑھ گیا تاکہ لباس بدل سکے۔

www.urdupalace.com

بلیک زیرو بھی ہوٹل شبستان کے سبزہ زار کے افتتاح کی دعوت میں شریک تھا۔ اُسے سیکرٹ سروس کے ممبران کے وہاں جانے کا علم تھا۔ کیونکہ جولیا نے جانے سے قبل اس سے رسمی اجازت لی تھی۔ جولیا اس معاملے میں بے حد اصول پسند تھی اس لئے ایک عام سے فنکشن میں جانے کے باوجود اس نے اجازت لینی ضروری سمجھی تھی۔ اور ظاہر ہے کوئی کام تو آجکل تھا ہی نہیں اس لئے بلیک زیرو انہیں وہاں جانے سے کیوں روکتا۔ البتہ اس نے خود بھی وہاں جانے کی تیاری کر لی تھی اور پھر وہ بھی اس دعوت میں شریک ہوا۔

وہ ممبران کے ساتھ والی ٹیبل پر تھا۔ لیکن ظاہر ہے ممبران تو اُسے پہچانتے ہی نہ تھے۔ البتہ وہ ان کی باتیں سُن رہا تھا۔ اور دیکھ بھی رہا تھا۔ پھر جینی کے وہاں آنے کا منظر بھی اس نے دیکھا

www.urdupalace.com

اور اس کے بعد تنویر کی وارفتگی اور جلینی کے بے باک فقرے بھی اس نے سُنے۔ اس کے بعد تنویر کو اٹھ کر وہاں سے جاتے بھی اس نے دیکھا۔ اسی لمحے اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ تنویر کی اس بات پر کھنچائی کرے گا۔ کیونکہ اُسے خود بھی تنویر کی یہ حرکت پسند نہ آئی تھی۔ یہ واقعی گھٹیا پن تھا۔

دعوت کے اختتام پر وہ سیکرٹ سروس کے ممبران سمیت باہر آیا اور پھر اُسے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ تنویر کی کار موجود نہ ہے چنانچہ وہ وہاں سے دانش منزل آ گیا۔ اور یہاں آتے ہی اس نے تنویر کے فلیٹ پر فون کیا لیکن ادھر سے کسی کے فون نہ اٹھانے پر وہ چونک پڑا۔ فون نہ اٹھانے کا مطلب تھا کہ تنویر فلیٹ پر موجود نہیں ہے۔ حالانکہ تنویر دعوت ختم ہونے سے کافی پہلے اٹھ آیا تھا اس لئے وہ سوچنے لگا کہ تنویر کو لازماً فلیٹ پر ہونا چاہیئے۔ لیکن وہ فون کیوں اٹنڈ نہیں کر رہا۔ چنانچہ اس نے ممبران کے فلیٹ میں نصب خفیہ چیکنگ نظام آن کیا۔ یہ ایسا نظام تھا جس کی مدد سے وہ دانش منزل میں بیٹھے بیٹھے تمام ممبران کے فلیٹ کا جائزہ بھی لے سکتا تھا۔ اور وہاں ہونے والی تمام کارروائی اور بات چیت بھی سن سکتا تھا۔ عمران نے یہ نظام کسی ایمرجنسی کو ڈیل کرنے کے لئے نصب کیا تھا اور ممبران میں سے کسی کو اس کا علم نہ تھا۔ اور ویسے بھی اب تک اس نظام سے کام لینے کا موقع نہ آیا تھا لیکن اب بلیک زیرو نے صرف یہ دیکھنے کے لئے کہ کیا تنویر فلیٹ میں موجود ہے [illegible]

www.urdupalace.com

——— اور اسی لمحے اُسے تنویر کے فلیٹ میں صفدر داخل ہوتا دکھائی دیا تو وہ چونک پڑا۔ کیونکہ یہ ایک خلاف معمول بات تھی۔

صفدر نے کچن میں چائے بنائی اور پھر وہ ڈرائنگ روم میں بیٹھ گیا۔ تنویر واقعی فلیٹ میں موجود نہ تھا۔ اب بلیک زیرو اسی اُدھیڑ بُن میں پڑ گیا کہ صفدر اپنے فلیٹ میں جانے کی بجائے تنویر کے فلیٹ میں کیوں آیا ہے۔ عمران نے اُسے ہدایت کی ہوئی تھی کہ وہ ممبران کے متعلق وقتاً فوقتاً چیکنگ کرتا رہا کرے تاکہ ان کے درمیان ہونے والی بات چیت اور ان کی حرکات سے واقف رہ سکے کیونکہ یہ لوگ کسی بھی وقت ایکسٹو کی نقاب کشائی کا پہلے کی طرح پھر کوئی پلان بنا سکتے تھے اور ویسے بھی ممبران پر ایکسٹو کا رعب قائم رکھنے کے لئے یہ ضروری تھا کہ ان کی ذاتی زندگی سے واقف رہا جائے تاکہ کسی بھی وقت اس کا ریفرنس دے کر انہیں نہ صرف حیران کیا جائے بلکہ نفسیاتی طور پر ان پر یہ خوف بھی غالب رہے کہ ایکسٹو ہر بات سے باخبر رہتا ہے۔

پھر تنویر فلیٹ میں آیا اور اس کے بعد ان دونوں کے درمیان ہونے والی بات چیت نے واقعی بلیک زیرو کو چونکا دیا تھا۔ تنویر کی بتائی ہوئی تفصیل سے بلیک زیرو کو تنویر کی حرکتوں کا علم ہوا۔ اس کے بعد صفدر نے جب تنویر کو نواب شہریار خان کے متعلق تفصیلات بتائیں تو اُسے احساس ہوا کہ واقعی جینی کسی خاص چکر میں ہے۔ ورنہ وہ خود بھی نواب شہریار خان کے متعلق کچھ نہ جانتا تھا یہی وجہ تھی کہ جب صفدر نے اُسے کال کیا تو اس نے ان

نوٹ:- اس کے لئے مظہر کلیم ایم اے کا شہرہ آفاق ناول پڑھیے (ایکسٹو — ایکسٹو کون)

www.urdupalace.com

پر رعب ڈالنے کے لئے ان سے ہی سُنی ہوئی تفصیل انہیں واپس بتا دی۔ اور ساتھ ہی کہہ دیا کہ اس نے عمران کو کہہ دیا ہے۔ لیکن ظاہر ہے اُسے تو صفدر سے ہی علم ہوا تھا کہ عمران کے والد کی آبائی زمینیں بھی وہیں ہیں جہاں نواب شہریار خان رہتا ہے چنانچہ اس نے صفدر کی کال سُننے کے بعد وہ سسٹم آف کیا اور اٹھ کر ٹرانسمیٹر روم کی طرف بڑھ گیا۔ وہ اب پہلی فرصت میں عمران سے بات کرنا چاہتا تھا۔

عمران جاتے ہوئے اپنے ساتھ ٹرانسمیٹر لے گیا تھا۔ اور بلیک زیرو کو کہہ گیا تھا کہ اگر کوئی اہم بات سامنے آئے تو وہ اُسے ضرور اطلاع دے۔ چند لمحوں کی کوششوں کے بعد عمران سے اس کا رابطہ قائم ہو گیا۔ عمران نے اس کی کال کیچ کر لی تھی۔

"ہیلو! —— عمران بول رہا ہوں —— خیریت ہے۔ اوور"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی عمران کی آواز سنائی دی۔ اور بلیک زیرو نے شروع سے لے کر آخر تک تمام تفصیل عمران کو بتا دی۔

"اوہ جینی کولینز —— تم نے اُسے دیکھا ہے۔ اس کا حلیہ بتاؤ۔ اوور" —— عمران نے چونکتے ہوئے پوچھا تو بلیک زیرو نے اس کا حلیہ بتا دیا۔

"تم نے تو ویسے ہی رعب جھاڑنے کے لئے اُسے سیکرٹ ایجنٹ کہا تھا بلیک زیرو! —— لیکن درحقیقت بات درست ہے اور جینی سوئٹزرلینڈ کی معروف سیکرٹ ایجنٹ ہے۔ لائبریری میں اس کی فائل موجود ہے —— اور شاید تمہیں یاد نہیں رہا —— ایک بار وہ

www.urdupalace.com

وائٹ سرکل والے کیس میں یہاں پاکیشیا آ بھی چکی ہے۔ اوور" ـــــ عمران نے اُسے بتایا۔

"اوہ! ـــــ آپ کا مطلب ہے وہ وائٹ سرکل کے چیف کی سیکرٹری ریگی! ـــــ وہ بھی جینی تھی ـــــ ہاں بالکل ـــــ اب مجھے اچھی طرح یاد آرہا ہے ـــــ بالکل یہی تھی۔ اور وائٹ سرکل کا چیف تو مارا گیا تھا ـــــ لیکن یہ اچانک ہی غائب ہو گئی تھی۔ اس کے بعد اب وہ دوبارہ پاکیشیا آئی ہے۔ اوور" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"بالکل بالکل! ـــــ تمہاری یادداشت بھی واقعی غضب کی ہے بلیک زیرو! ـــــ ورنہ اتنی جلدی بھلا تمہیں کیسے یاد آجاتا۔ اوور" عمران نے طنزیہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو اس کی طنز پر کٹ کر رہ گیا۔

"عمران صاحب! ـــــ اب آپ جیسے سپر مائنڈ کا تو میں مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اوور" ـــــ بلیک زیرو نے پھیکی ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔ لہجہ بھی کھسیانہ سا تھا۔

"سپر مائنڈ! ـــــ واہ اچھا نام ہے کسی جاسوسی ناول کا ـــــ بہرحال تم نے اچھا کیا کہ مجھے اطلاع دے دی ہے ـــــ میں تو کل صبح واپس آنے والا تھا۔ کیونکہ یہاں شادی کی تقریب ختم ہو گئی ہے ـــــ لیکن اب مجھے یہاں مزید رہنا پڑے گا ـــــ ٹھیک ہے میں ان لوگوں کو چیک کر لوں گا ـــــ اور اگر ضرورت پڑی تو تم سے بات بھی کر لوں گا ـــــ اوور اینڈ آل" ـــــ عمران

www.urdupalace.com

نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

بلیک زیرو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اٹھ کر لائبریری کی طرف بڑھ گیا۔ تاکہ جلینی کو لینز کی فائل دیکھ سکے۔ ویسے وہ دل ہی دل میں ابھی تک سخت شرمندہ تھا کہ اس کے ذہن میں پہلے یہ بات کیوں نہیں آئی کہ وہ جلینی کو وائٹ سرکل میں دیکھ چکا ہے۔ حالانکہ اس نے اُسے اپنی آنکھوں سے یہاں دعوت میں دیکھا تھا۔ جب کہ عمران صرف حلیہ اور نام سن کر ہی پہچان گیا تھا۔

لائبریری کی طرف بڑھتے ہوئے وہ دل ہی دل میں سوچ رہا تھا کہ عمران کا دماغ واقعی سپر مائنڈ ہے جس کا مقابلہ کرنا اس کے تو کیا کسی کے بس کا بھی روگ نہیں ہے۔

www.urdupalace.com

بلیک زیرو کی کال ملنے کے بعد عمران نے اپنے طور پر نواب شہر یار خان اور اس کی اکلوتی بیٹی بانو کے متعلق اس انداز میں انکوائری کی کہ جینی نواب شہر یار خان اور اس کی بیٹی کا روپ دھار کر آخر کونسا مشن مکمل کرنا چاہتی ہے۔ لیکن اُسے ایسا کوئی کلیو نہ مل سکا۔

نواب شہر یار خان ایک سنکی بوڑھا تھا۔ اور شاذو نادر ہی اپنی حویلی سے باہر جاتا تھا۔ البتہ ہوٹل شبستان کے سبزہ زار کی افتتاحی دعوت میں وہ شریک تھا۔ جب کہ اس کی بیٹی بانو وہاں نہ گئی تھی۔ بانو بھی ایک لاڈلی اور تک چڑھی لڑکی تھی جو اپنے مقابلے میں کسی کو کچھ نہ سمجھتی تھی اور ارد گرد کی آبادیوں میں اُسے ظالم حسینہ کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ ویسے وہ مردانہ فنون میں ماہر تھی لیکن نہ اس کی کوئی سوسائٹی تھی اور نہ ہی وہ کہیں آتی جاتی تھی۔ البتہ سال میں

www.urdupalace.com

ایک بار وہ ضرور نواب شہریار خان کے ساتھ غیر ممالک کا چکر لگا آتی تھی اور بس۔ اس کے علاوہ اس کے شغل صرف گھوڑا سواری اور شکار تھے۔ آج تک چونکہ کسی مرد نے اس کی طرف بڑھنے کی کوشش ہی نہ کی تھی۔ اس لئے وہ کسی سے متاثر نہ ہوئی تھی اور سب لوگ اس کی تنگ مزاجی سے خائف رہتے تھے اس لئے جب بھی وہ گھوڑا لے کر حویلی اور باغ سے باہر آتی تو اردگرد کے علاقہ میں موجود نوجوان بجائے اس کے سامنے آنے کے اُلٹا چھپ جایا کرتے تھے۔

سر رحمان اور نواب شہریار خان کے درمیان بڑی گہری دوستی تھی۔ لیکن اب یہ دوستی اور تعلقات صرف اس قدر رہ گئے تھے کہ جب سر رحمان اپنی آبائی زمینوں پر آتے تو وہ نواب شہریار خان سے ملنے ضرور جاتے۔ اور پھر دو تین گھنٹے وہاں لگا کر واپس آجاتے۔ اور اس کے بعد اسی طرح نواب شہریار خان بھی اپنی حویلی سے نکل کر ان کی حویلی میں آتے اور سر رحمان کے پاس دو تین گھنٹے بیٹھ کر واپس چلے جاتے۔

عمران چونکہ ایک طویل عرصے کے بعد زمینوں پر آیا تھا اس لئے نہ ہی نواب شہریار خان اس کی شکل سے شناسا تھے اور نہ ہی اس کی بیٹی بانو اُسے جانتی تھی۔ البتہ عمران نے بانو کو اکثر گھوڑے پر سیر کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ لیکن اس نے اس میں کوئی دلچسپی نہ لی تھی۔ لیکن بلیک زیرو کی کال ملنے کے بعد ـــــ یہ دلچسپی قائم ہو گئی تھی۔

www.urdupalace.com

بلیک زیرو کی کال کے مطابق آج جینی کو اپنے ساتھیوں سمیت حویلی میں پہنچنا تھا۔ اس لئے عمران نے آج حویلی میں جانے کا پروگرام بنالیا تھا اور پھر اسی پروگرام کے تحت وہ جان بوجھ کر بانو کے گھوڑے کے سامنے آیا اور اس کے بعد جو کچھ ہوا وہ عمران کی توقع اور پروگرام کے عین مطابق تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اب بانو کا پارہ انتہا پر ہو گا اور اس طرح وہ کم از کم آسانی سے حویلی میں پہنچ سکے گا۔ ورنہ وہ سنکی نواب شہر یار خان تو ایک ایک ہفتہ ملاقات کا وقت ہی نہ دیتا تھا اور ظاہر ہے اس کی اجازت کے بغیر اس باغ میں سے گذر کر حویلی تک پہنچنا ناممکن تھا۔

چنانچہ جب بانو کا گھوڑا سرپٹ دوڑتا ہوا واپس حویلی کی طرف چلا گیا تو عمران نے بندوق کاندھے سے لٹکائی اور ہاتھ میں کوڑا اٹھائے بڑے اطمینان سے نواب شہر یار خان کی حویلی کی طرف چل پڑا۔

ابھی اس نے آدھا ہی راستہ طے کیا ہو گا کہ باغ کے پھاٹک سے دس گھوڑے سوار افراد کا دستہ برآمد ہوا۔ وہ سب مسلح تھے پھاٹک سے باہر آ کر انہوں نے اِدھر اُدھر دیکھا اور پھر اسی لمحے ایک آدمی نے دُور سے عمران کی طرف اشارہ کیا تو وہ سب گھوڑے دوڑاتے ہوئے عمران کی طرف بڑھے۔ ان کے آنے کا انداز ایسا تھا جیسے وہ عمران کو گھیرنا چاہتے ہوں۔ لیکن عمران اسی طرح بڑے اطمینان سے آگے بڑھتا رہا۔ چند لمحوں میں ہی گھوڑوں نے ... گرد گھیرا ڈال لیا۔

www.urdupalace.com

"تم ہی وہ نوجوان ہو جس نے نواب زادی بانو سے گستاخی کی ہے" ــــ ایک گھوڑے سوار نے انتہائی کڑکدار لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نواب زادی! ــــ اوہ تو وہ نواب زادی تھی ــــ یعنی نواب شہر یار خاں کی صاحب زادی ــــ لاحول ولا قوۃ ــــ میں نے تو اس کی بڑی شہرت سن رکھی تھی ــــ لیکن یہ نواب زادی تو بالکل ہی کچی ہے ــــ یہ کوڑا اور بندوق وہ چھوڑ کر بھاگ پڑی تھی ــــ یہ لے جاؤ اور اسے جا کر کہہ دو کہ اس طرح راہِ فرار اختیار کرنا نواب زادیوں کی شان نہیں ہوتی" ــــ عمران نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کندھے سے بندوق اتار کر اس آدمی کی طرف اچھال دی جسے اس نے پکڑ لیا اور ساتھ ہی اس نے کوڑا بھی دوسرے ہاتھ سے پھینک دیا اور پھر اس طرح کندھے اُچکا کر واپس مڑنے لگا جیسے اُسے بڑی مایوسی ہوئی ہو۔

"ٹھہرو! ــــ تم کہاں جا رہے ہو ــــ نواب صاحب نے تمہیں اپنے حضور طلب فرمایا ہے اور ہمیں حکم دیا ہے کہ اگر تم رضامندی سے نہ آؤ تو تمہیں زبردستی اٹھا کر لے آئیں اور اگر تم مزاحمت کرو تو تمہیں گولی بھی ماری جا سکتی ہے" ــــ بندوق چھیننے والے نے تیز لہجے میں کہا۔

"میرے لئے گھوڑا لے آئے ہو" ــــ عمران نے یکلخت رُک کر انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر موجود حماقت کے آثار یکلخت غائب ہو گئے تھے۔

www.urdupalace.com

" علیحدہ گھوڑا — وہ کیوں —؟ ہم تمہیں پیدل چلا کر بھی لے جا سکتے ہیں — اور گھوڑے سے باندھ کر بھی لے جایا جا سکتا ہے۔" اس آدمی نے بڑے نخوت بھرے لہجے میں کہا۔

" سر رحمان کو جانتے ہو — ان میں چنگیزی خون ہے۔ اور میں انہی کا بیٹا ہوں۔ سمجھے! — اب اگر اس قسم کی زبان استعمال کی تو —" عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

" اوہ — اوہ — آپ سر رحمان کے صاحبزادے علی عمران ہیں۔ اوہ! — واقعی آپ —" اس آدمی کے چہرے پر یکلخت ہوائیاں سی اڑنے لگیں۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے گھوڑے سے اترا اور عمران کے سامنے رکوع کے بل جھک گیا۔

" اوہ جناب صاحبزادہ صاحب! — مجھے معاف فرما دیجئے — میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا — میں نواب شہر یار خان کے پاس آنے سے پہلے آپ کے ڈیڈی کا ہی ملازم تھا — میں نے بچپن میں آپ کو گود کھلایا ہے — اگر مجھے معلوم ہوتا تو میں کبھی گستاخی کی جرأت نہ کرتا" — اس آدمی کا لہجہ یکلخت انتہائی فدویانہ ہو گیا۔

" ٹھیک ہے — معاف کر دیا" — عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔ اس کے چہرے پر ایک بار پھر حماقت کے آثار نمایاں ہونے لگے تھے۔

" جناب! — نواب صاحب اور ان کی صاحبزادی انتہائی غصے میں ہیں — آپ براہ کرم واپس چلے جائیں — میں ان سے

www.urdupalace.com

کہہ دوں گا کہ آپ کو تلاش کیا گیا لیکن آپ نہیں ملے۔ اسی میں آپ کی بہتری ہے" ——— اس آدمی نے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

"اگر وہ غصّے میں آسکتے ہیں — تو میں غصّے میں کیوں نہیں آسکتا ——— وہ تو خالی خولی نواب ہیں جب کہ میرے جسم میں چنگیزی خون دوڑ رہا ہے ——— جاؤ ان دونوں سے کہہ دو کہ میں بھی غصّے میں ہوں اس لئے وہ کہیں چھپ جائیں اسی میں ان کی بہتری ہے" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ اب وہ واقعی ایک احمق سا نوجوان دکھائی دے رہا تھا۔

"جناب! — میں آپ کو کیسے سمجھاؤں" ——— اس آدمی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"مجھے سمجھانے کی ضرورت نہیں ہے ——— پہلے ہی میں نے بہت سمجھ لیا ہے — بڑی مشکل سے تو اسکول، کالج اور یونیورسٹی والوں کے سمجھانے سے جان چھڑائی ہے" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب! — آپ چلیں — مجھے خود ہی کچھ کرنا ہوگا۔ اسلم" ——— اس آدمی نے مڑ کر ایک گھوڑے سوار سے مخاطب ہو کر کہا۔

"حکم کاروار صاحب" ——— اسلم نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"گھوڑا صاحبزادہ صاحب کے لئے خالی کر دو اور تم پیدل حویلی آؤ" ——— کاروار نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور اسلم جلدی سے گھوڑے سے نیچے اُتر آیا۔

www.urdupalace.com

"تشریف رکھیئے صاحبزادہ صاحب! ـــــ گھوڑا حاضر ہے"۔ کاردار نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ گھوڑا! ـــــ یہ تو مجھے کوئی خطرناک قسم کا گھوڑا لگ رہا ہے دیکھا نہیں اس کی آنکھوں میں کتنی چمک ہے ـــــ اور پھر یہ مجھے گھور بھی رہا ہے جیسے کہہ رہا ہو کہ تم میری پشت پر بیٹھو تو سہی۔ پھر دیکھو میں تمہارا کیا حشر کرتا ہوں" ـــــ عمران نے خوفزدہ سے انداز میں اور سہمے ہوئے لہجے میں ایک قدم پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔ اور کاردار اور اس کے ساتھی حیرت سے عمران کو دیکھنے لگے۔

"ایسی کوئی بات نہیں جناب! ـــــ یہ اصیل گھوڑا ہے۔ اسلم! صاحبزادہ صاحب کو بٹھانے میں مدد کرو" ـــــ کاردار نے اسلم سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ارے کمال ہے ـــــ مجھے بٹھانے میں اس نے کیا مدد کرنی ہے ـــــ میں خود ہی بیٹھ جاتا ہوں ـــــ اب میں اتنا بوڑھا بھی نہیں ہوں کہ کسی کی مدد کے بغیر بیٹھ بھی نہ سکوں" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے وہ بڑے اطمینان سے نیچے گھاس پر بیٹھ گیا۔

کاردار تو خاموش رہا۔ البتہ باقی ساتھیوں کے حلق سے بے اختیار ہنسی نکل گئی۔ کاردار عمران کی اس حرکت سے سخت پریشان لگ رہا تھا۔

"ارے جناب! ـــــ میرا مطلب تھا کہ آپ گھوڑے پر بیٹھیں۔ اسلم! ـــــ گھوڑا صاحب کے قریب لے آؤ" ـــــ کاردار نے زچ

www.urdupalace.com

ہوتے ہوئے کہا اور اسلم مسکراتا ہوا گھوڑے کو لے کر عمران کے قریب آ گیا۔

"لیکن یہ گھوڑا تو مجھ سے اونچا ہے ـــــ اسے بٹھاؤ گے تو میں اس پر بیٹھوں گا ـــــ یا پھر کوئی سیڑھی لے آؤ" ـــــ عمران شاید جان بوجھ کر انہیں زچ کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"صاحبزادہ صاحب! ـــــ خدا کے واسطے مجھ غریب پر رحم فرمایئے میں آپ کے والد کا نمک خوار ہوں" ـــــ کاروار نے اس بار باقاعدہ عمران کے آگے ہاتھ جوڑ دیئے۔

"اچھا! ـــــ نمک بھی کھایا تھا تم نے ـــــ واہ! اس کا تو مجھے علم ہی نہ تھا ـــــ اس لئے ڈیڈی آجکل نمک کھاتے ہی نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ بلڈ پریشر میں نمک نہیں کھایا جاتا ـــــ یہ تو مجھے اب معلوم ہوا ہے کہ نمک تو سارا تم کھا گئے تھے" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ اچھل کر گھوڑے کی پشت پر بیٹھ گیا۔ کاروار نے اس طرح آسمان کی طرف دیکھا جیسے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر رہا ہو۔ دوسرے لمحے وہ پھرتی سے اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور پھر اس نے گھوڑے کو حویلی کی طرف موڑ دیا۔ عمران بھی خاموشی سے اس کے ساتھ چل پڑا۔

"یہ بتاؤ نمک خوار صاحب! ـــــ یہ نواب کیسا آدمی ہے۔ میں نے سنا ہے کہ بڑا سنکی سا بوڑھا ہے" ـــــ عمران نے ذرا اونچی آواز میں کہا۔

"اوہ جناب! ـــــ خدا کے لئے یہ الفاظ ان کے سامنے نہ کہہ دیجئے ـــــ وہ ایک لمحہ توقف کئے بغیر گولی مار دیں گے" ـــــ کاروار

www.urdupalace.com

نے بُری طرح گھبراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"واہ! ـــ یہ کیسے ہو سکتا ہے ـــ میں انہیں ایک لمحہ تو لازماً توقف کرنے پر مجبور کر دُوں گا ـــ آخر میرے اندر چنگیزی خون ہے" ـــ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"دیکھئیے! ـــ آپ کو شائد علم نہ ہو ـــ نواب صاحب سر رحمان کے بڑے گہرے دوست ہیں۔ اس لئے آپ بھی ان کا اسی طرح ادب کیجئیے گا جس طرح اپنے والد کا کرتے ہیں" ـــ کاردار نے ایک دوسرے زاویے سے عمران کو سمجھانا شروع کیا۔ تو عمران اس کی بات سُن کر دل ہی دل میں بے اختیار مسکرا دیا۔ اب وہ اس کاردار کو کیا بتاتا کہ وہ سر رحمان کا کتنا ادب کرتا ہے۔

"اچھا چلو ٹھیک ہے ـــ میں نواب کے ساتھ بالکل وہی سلوک کروں گا جو میں ڈیڈی کے ساتھ کرتا ہوں ـــ لیکن ایک بات ہے کہ کہیں نواب صاحب تو میرے ساتھ وہ سلوک نہ کرنا شروع کر دیں گے جو ڈیڈی میرے ساتھ کرتے ہیں" ـــ عمران نے کہا۔

"ظاہر ہے جناب! ـــ جب آپ ان کو اپنے والد کی جگہ سمجھیں گے ـــ تو وہ بھی آپ کو بیٹے کی طرح ہی سمجھیں گے" ـــ کاردار نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چلو دیکھ لیتے ہیں" ـــ عمران نے بڑی معصومیت سے کہا۔ اور پھر گھوڑے پھاٹک میں داخل ہوتے اور درمیانی سڑک سے گذر کر وہ حویلی کے صحن میں داخل ہو گئے۔

صحن میں داخل ہونے سے قبل ہی کاردار اور اس کے سارے

www.urdupalace.com

ساتھی گھوڑوں سے نیچے اتر آئے۔ لیکن عمران اسی طرح گھوڑے پر بیٹھا رہا۔

"نیچے تشریف لے آیئے جناب! ــــ حویلی آگئی ہے" ــــ کاروار نے آگے بڑھ کر عمران کے گھوڑے کی راس پکڑتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یار! ــــ تم بھی عجیب آدمی ہو ــــ کبھی کہتے ہو اوپر بیٹھ جاؤ اور کبھی کہتے ہو نیچے اتر آؤ ــــ ایک بات پر تو قائم رہا کرو" ــــ عمران نے جھلائے ہوئے انداز میں کہا اور پھر گھوڑے سے نیچے اتر آیا۔

"آیئے" ــــ کاردار نے کہا اور پھر عمران کو ساتھ لئے حویلی کے بڑے دروازے سے اندر داخل ہو گیا۔

حویلی کے وسیع و عریض صحن کے سامنے اصل عمارت کا کھلا اور فراخ برآمدہ تھا۔ جس کے سامنے ایک طویل شیڈ تھا۔ جس کے نیچے اونچی نشست کی کرسیوں پر بوڑھا نواب شہریار خان اور ساتھ ہی اس کی بیٹی بانو بیٹھی ہوئی تھی۔ بانو نے لباس بدلا ہوا تھا۔ عمران کو کاردار کے ساتھ اندر داخل ہوتے دیکھ کر بانو یکلخت اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

"یہی ہے ــــ اباجان! ــــ یہی ہے وہ جس نے میری توہین کی ہے" ــــ بانو نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"ہوں! ــــ تو یہ ہے وہ" ــــ نواب شہریار خان نے بھی اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ وہ بڑے غور سے عمران کو دیکھ رہا تھا۔ جو بڑا معصوم سا چہرہ لئے بڑے اطمینان سے ان کی طرف

www.urdupalace.com

بڑھا چلا آرہا تھا۔

"یہ تو مجھے شکل سے بالکل احمق نظر آرہا ہے جب کہ تم کہہ رہی ہو کہ یہ بڑا ہوشیار اور پھرتیلا آدمی ہے"——نواب شہریار خان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ!——اس کی شکل پر نہ جایئے——یہ دیکھنے میں ایسا ہی لگتا ہے لیکن——" بانو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اور اسی لمحے عمران ان کے سامنے پہنچ گیا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ یا نواب عالم تاب——آفتاب ماہتاب——آب وتاب——پرسرخاب نہیں نہیں جس کا جواب——ہمیشہ رہتے ہیں——شاید آپ پا بہ رکاب مجھ سے ملنے کے لئے شاید آپ سخت بے تاب——" عمران کی گردان شروع ہوگئی۔

"یہ کیا بکواس کر رہے ہو——شٹ اپ"——نواب شہریار خان سے اپنے لئے جب مزید القاب برداشت نہ ہوسکے تو وہ بری طرح چیخ پڑے۔

"جناب!——آپ کا نہ ہو خانہ خراب——نیکی کریں گے تو ملے گا ثواب——نہ کریں گے تو اڑ جائے گا سرخاب——اور آپ رہ جائیں گے خالی نواب کے نواب"——عمران کی زبان ایک نئے انداز میں شروع ہوگئی۔

نواب شہریار خان کا چہرہ غصے کی شدت سے اس قدر تپ گیا جیسے اس کے چہرے سے خون ٹپکنے ہی والا ہو۔

www.urdupalace.com

"جناب! ___ یہ سر رحمان کے صاحبزادے علی عمران ہیں" ۔ پیچھے کھڑے کاردار نے فوراً ہی لقمہ دیتے ہوئے کہا اور کاردار کی بات سن کر نواب شہریار خان کا چہرہ یکلخت نارمل ہو گیا اور ان کی آنکھوں سے حیرت کے آثار جھلکنے لگے ۔

"تو ___ تو ___ تم علی عمران ہو ___ سر رحمان کے بیٹے ___ اوہ! ___ تو تم ہو وہ ناہنجار جس سے سر رحمان ہمیشہ تنگ رہتے ہیں" ___ نواب شہریار خان نے کہا ۔

"معاف کیجئے ___ ناہنجار کا قافیہ ہے بے برگ و بار ___ شہریار" ___ عمران نے کہا اور نواب شہریار خان یا غصے سے لال پیلا ہو رہا تھا ___ یا عمران کا یہ کاٹ دار فقرہ سن کر بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا ۔

"بہت خوب! ___ بڑے خوبصورت انداز میں طنز کیا ہے تم نے ___ خاصے ذہین لگتے ہو ___ آؤ بیٹھو ___ مجھے تو تم سے ویسے بھی ملنے کا بڑا اشتیاق تھا" ___ نواب نے ہنستے ہوئے ایک طرف پڑی خالی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور نواب کی ذہنی رد و بدل لتے دیکھ کر بانو نے بڑے برے منہ بنانے شروع کر دیئے ۔

"ان کو شاید ملیریا ہو گیا ہے" ___ عمران نے کرسی کی طرف بڑھتے ہوئے بانو کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ۔

"ملیریا! ___ کیا مطلب" ___؟ نواب شہریار خان نے کچھ نہ سمجھنے والے انداز میں چونکتے ہوئے کہا ۔

www.urdupalace.com

"یہ کونین جو چبا رہی ہیں" ــــ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور نواب شہر یار خان کھِل کھِلا کر ہنس پڑے۔

"مجھے اجازت دیجئے اباجان! ــــ میں اندر جانا چاہتی ہوں" بانو نے عمران کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے والد سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اور مجھے بھی اجازت دیجئے چچا جان! ــــ میں باہر جانا چاہتا ہوں" ــــ عمران نے بھی اسی لہجے میں کہا۔

"تم دونوں بیٹھو! ــــ اور بیٹی بانو! ــــ یہ ہمارے عزیز ترین دوست سر رحمان کے صاحبزادے ہیں ــــ اور آج پہلی بار ہماری حویلی میں آئے ہیں ــــ کیا تم انہیں ریسیو نہ کرو گی ــــ اور سنو! ــــ تم گذشتہ باتوں کو بھول جاؤ ــــ اب مجھے تمہاری باتوں کا یقین آ گیا ہے۔ سر رحمان کے بیٹے کو اسی طرح کا ہونا چاہیئے ــــ سر رحمان بھی اس عمر میں ایسا ہی تھا ــــ البتہ یہ شکل سے احمق لگتا ہے اور وہ ایسا نہ لگتا تھا" ــــ نواب شہر یار خان نے ہنستے ہوئے بانو سے مخاطب ہو کر کہا۔

کیا کیا جائے انکل! ــــ یہ کمی میں نے سنا ہے کہ آپ پوری کر دیا کرتے تھے" ــــ عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا اور نواب شہر یار خان اس براہِ راست توہین کے باوجود کھِل کھِلا کر ہنس پڑے اور بانو حیرت سے انہیں دیکھنے لگی جیسے اُسے یقین نہ آ رہا ہو کہ نواب شہر یار خان ایسی بات پر ہنس بھی سکتے ہیں۔

"دیکھو صاحبزادے! ــــ حد ادب سے باہر نہ نکلو ــــ اچھا یہ

www.urdupalace.com

بتاؤ کہ تم آجکل کر کیا رہے ہو" ——— ؟ نواب شہریار خان نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ کو شائد رپورٹ تو مل چکی ہو گی ——— یہ محترمہ پہلے مجھے اپنے گھوڑے سے کچلنے لگیں ——— جب اتفاق سے میں وہاں سے بچ گیا تو انہوں نے کوڑے مار مار کر میری کھال اتارنے کی کوشش کی ——— لیکن کوڑا شائد بہت بھاری تھا اس لئے اُٹھ ہی نہ سکا۔ پھر انہوں نے بندوق استعمال کی ——— لیکن نشانہ بے حد کچا تھا۔ اس لئے خطا ہو گیا ——— اس کے بعد انہوں نے راہِ فرار اختیار کر لی ——— تو جناب! ——— آجکل تو میں یہ کر رہا ہوں ——— باقی رہا کل ——— تو کل آنے گی تو پتہ چلے گا" ——— عمران نے بڑے سنجیدہ انداز میں نواب شہریار خان کے آجکل کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو اب تک سمجھ نہیں آ رہی کہ تم بچ کیسے گئے ——— ورنہ میرا نشانہ خطا ہو جائے۔ یہ ناممکن ہے" ——— بانو نے دانت پیستے ہوتے کہا۔

"کہاں بچ گیا ہوں بانو صاحبہ! ——— بچ گیا ہوتا تو اپنے گھر نہ چلا جاتا" ——— عمران نے کہا اور بانو نے یکلخت منہ پھیر لیا۔ وہ عمران کی بات کی تہہ تک پہنچ گئی تھی۔ نواب شہریار خان بے اختیار مسکرانے لگے۔

"اچھا تم لوگ باتیں کرو ——— میں آنے والے مہمانوں کے بارے میں ملازموں کو ھدایات دے دوں ——— وہ لوگ بس اب پہنچنے ہی والے ہوں گے" ——— نواب نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

www.urdupalace.com

اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتے حویلی کے اندرونی حصے کی طرف بڑھ گئے۔

"یہ بات آپ نے کیسے کہی ——— آپ سخت بدتمیز انسان ہیں"۔ نواب کے جانے کے بعد بانو نے عمران کو گھورتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر ہلکا سا غصہ تھا۔

"اگر سچ کہنا بدتمیزی ہے ——— تو پھر مجھے یہ لقب تسلیم ہے"۔ عمران نے مٹھیٹھ عاشقوں کے سے انداز میں کہا۔

"اوہ! ——— تم حد سے بڑھتے جا رہے ہو ——— سنو! میں ایسی باتوں کی عادی نہیں ہوں" ——— بانو نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ لیکن عمران اس کے چہرے کے تاثرات سے ہی پہچان گیا تھا کہ بانو بظاہر غصہ دکھا رہی ہے۔ لیکن دراصل اُسے یہ باتیں پسند آ رہی ہیں اور عمران اس کی نفسیاتی وجہ بھی جانتا تھا کہ بانو جس ماحول میں پلی ہے اس میں سب اس کے سامنے جی حضوری ہی کر سکتے ہیں۔ منہ پر بات کرنے اور خاص طور پر اس کے حُسن کی تعریف کرنے کی اب تک کسی نے بھی جرأت نہ کی تھی۔

"حد! ——— اچھا تو تمہاری کوئی حد بھی ہے ——— واہ! میں نے تو سُنا تھا کہ تمہاری حویلی اور باغ کی حد ہے۔ مگر نواب زادی بانو بھی حد رکھتی ہے" ——— عمران نے جان بوجھ کر اس کا مضحکہ اڑانے والے لہجے میں کہا۔

"یُو شٹ اَپ! ——— نانسنس! ——— تمہیں بات کرنے کی بھی تمیز نہیں ہے" ——— بانو غصے سے پھنکارتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ارے بانو بیٹی! کیا ہوا ——— عمران! ——— تم نے کوئی

www.urdupalace.com

گستاخی تو نہیں کی" ـــــ اسی لمحے نواب شہریار خان نے قریب آتے ہوئے پوچھا۔ ان کے لہجے میں ہلکی سی تلخی تھی۔

"ابا جان! ـــ یہ انتہائی بدتمیز اور گھٹیا آدمی ہے ـــ میں صرف آپ کی وجہ سے اسے برداشت کر رہی تھی۔ لیکن ـــ" بانو نے غصے سے پیر پٹختے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ غصے کی وجہ سے سُرخ ہو گیا تھا۔

"دیکھو عمران! ـــ یہ ٹھیک ہے کہ تم میرے گہرے دوست کے بیٹے ہو ـــ لیکن میں کسی گھٹیا آدمی کو اپنی حویلی میں برداشت نہیں کر سکتا" ـــ سنکی نواب کی دماغی رو پلٹ گئی تھی۔

"تو ٹھیک ہے ـــ آپ دونوں چلے جائیں ـــ مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے" ـــ عمران نے اسی طرح اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"کک ـــ کیا مطلب! ـــ کیا تم ہم دونوں کو یعنی نواب شہریار خان اور اس کی بیٹی کو گھٹیا کہہ رہے ہو" ـــ نواب شہریار خان کی آنکھیں حیرت سے پھٹنے کے قریب ہو گئی تھیں۔

"میں نے تو یہ لفظ آپ کی شان میں نہیں کہا ـــ آپ خود ہی تو کہہ رہے ہیں کہ حویلی میں گھٹیا آدمی نہیں رہ سکتا ـــ اب فیصلہ آپ خود کر لیجئے" ـــ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم ـــ تمہاری یہ جرأت" ـــ نواب شہریار خان نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور [illegible] لمحے [illegible] سے حویلی کے اندر

www.urdupalace.com

کی طرف دوڑ پڑے ۔

" وہ تمہیں گولی مار دیں گے —— تم چلے جاؤ یہاں سے" ۔ نواب شہریار خان کے اس طرح اندر دوڑنے سے بانو بھی گھبرا گئی ۔ لہٰذا اس نے عمران کو ہمدردی کرتے ہوئے وہاں سے بھگانا چاہا۔ کیونکہ وہ اپنے باپ کی عادت اور اس کے مزاج سے اچھی طرح واقف تھی ۔

" میں کیوں جاؤں —— میں کوئی گھٹیا ہوں —— میرے اندر تو چنگیزی خون ہے —— فاتح عالم کا خون" —— عمران نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا اور بانو بے اختیار ہونٹ کاٹنے لگی ۔

اسی لمحے نواب شہریار خان اندر سے بندوق اٹھائے نمودار ہوئے غصے کی شدت سے ان کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے اور سرخ و سفید چہرہ تپ کر شنگرفی ہو رہا تھا ۔

" تمہاری یہ جرأت —— کہ تم گستاخی کر سکو" —— نواب شہریار خان نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا اور پھر بندوق کا رخ عمران کی طرف کر دیا ۔

" سوچ لیجئے ! —— ہوٹل شبستان کے تہہ خانوں میں اب بھی بہت بڑا سٹاک برآمد ہو سکتا ہے" —— عمران نے اسی طرح مطمئن لہجے میں کہا ۔

" کک —— کک —— کیا کہہ رہے ہو" —— عمران کا فقرہ سن کر نواب شہریار خان کا اٹھا ہوا ہاتھ بے اختیار جھک گیا اور ٹریگر پر حرکت کرنے والی انگلی اپنی جگہ پر ایسے رک گئی جیسے پتھر کی ہو گئی

www.urdupalace.com

ہو۔ نواب شہریار خان کے چہرے کا رنگ تیزی سے بدلنے لگا۔

بانو انتہائی حیرت بھرے انداز میں اپنے والد کی اس حالت کو دیکھ رہی تھی۔ اُسے سمجھ نہ آرہا تھا کہ آخر ہوٹل شبستان کے تہہ خانوں میں ایسی کیا چیز ہے جس نے نواب کی حالت بدل دی ہے۔

"میں یہ کہہ رہا تھا انکل! ___ کہ ڈیڈی کے دوست تو میرے بزرگ ہوئے ___ اور خطائے بزرگاں گرفتن خطا است" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ! ___ ہاں ___ ہاں! ___ بالکل! ___ تم واقعی انتہائی فرمانبردار بچے ہو ___ اوہ! ___ میرے خیال میں مجھے غلط فہمی ہوئی تھی" ___ نواب شہریار خان نے جھٹکا کھاتے ہوئے کہا۔ اور بندوق کو دیوار کے ساتھ کھڑا کر کے عمران کی طرف بڑھا۔

"ابّاجان" ___ بانو کے لہجے میں بے پناہ حیرت نمایاں تھی۔ یہ شائد اس کی زندگی کا سب سے بڑا حیرت انگیز واقعہ تھا۔

"بیٹی! ___ یہ واقعی بہت فرمانبردار بچہ ہے ___ سر رحمان کا لڑکا ہے ___ اور سر رحمان میرا بے حد قریبی دوست ہے۔ ٹھیک ہے بیٹی! ___ تم جاؤ ___ میں ذرا اس سے سر رحمان کا حال چال پوچھوں گا ___ اور سنو! ___ وہ مہمان آنے والے ہیں۔ کاردار سے کہہ دو کہ ان کے لئے حویلی کا عقبی حصہ کھلوا دے ___ اور سنو! ___ کھانے کا وقت ہونے والا ہے۔ تم میز لگواؤ ___ آج ہم اپنے بھتیجے کے ساتھ کھانا کھائیں گے" ___

نواب شہریار خان کا لہجہ [illegible] تھا۔

www.urdupalace.com

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact us through Whatsapp on following numbers

+92-348-8709449

www.urdupalace.com

"جی بہتر ابا جان" ــــــ بانو نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا اور مڑ کر تیزی سے حویلی کی طرف بڑھ گئی۔

"عمران بیٹے! ــــ یہ تم کیا کہہ رہے تھے ــــــ ہوٹل شبستان تو میری ملکیت ہے ــــ اس کے تہہ خانوں میں کیا ہے" ــــ نواب شہریار خان نے قریبی کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

عمران چونک کر انہیں دیکھنے لگا جیسے اندازہ کر رہا ہو کہ کیا نواب شہریار خان واقعی معصوم ہے یا ایسا بننے کی کوشش کر رہا ہے۔ لیکن اپنے تجربے کی بنا پر وہ اسی نتیجے پر پہنچا تھا کہ نواب شہریار خان کو واقعی اصل حالات کا علم نہ ہے۔ لیکن پھر اس کے چہرے کے رنگ بدلنے، غصّے پر یکلخت کنٹرول کرنے اور پھر اس کی بوکھلاہٹ ان چیزوں سے تو یہی ظاہر ہو رہا تھا کہ اُسے سب معلوم ہے۔ ویسے یہ بات دوسری تھی کہ اُسے خود بھی معلوم نہ تھا کہ ہوٹل شبستان کے تہہ خانوں میں کیا ہوتا ہے۔ البتہ اُسے یہ معلوم تھا کہ سُوپر فیاض وہاں سے ڈبل حصّہ وصول کرتا ہے اسی سے اس نے اندازہ لگایا تھا کہ گڑبڑ ضرور ہے۔

"لیکن تمہارا اندازہ بتا رہا تھا کہ تہہ خانوں میں کوئی ایسی چیز ضرور موجود ہے جو غیر قانونی ہے ــــــ حالانکہ میں انتہائی صاف ستھرا کام کرنے کا عادی ہوں ــــــ میری عزت ہے اور پھر مجھے پیسے کی پرواہ نہیں ہے ــــــ اور سنو! ــــ تمہارے ہی بات کرنے کے انداز نے میرا دماغ پلٹ دیا ہے ــــــ مجھے ہوٹل کا کاروبار کرتے ہوئے عرصہ گزر گیا ہے لیکن آج تک کسی نے میرے اس کاروبار

www.urdupalace.com

پر انگلی اٹھانے کی بھی جرأت نہیں کی ـــــ تم پہلے شخص ہو جس نے ایسی بات کی ہے ـــــ اس لئے مجبوراً مجھے اپنے غصے پر کنٹرول کرنا پڑا ہے ـــــ اب تم مجھے بتاؤ گے کہ تم نے ایسی بات کیوں کی" ـــــ نواب شہریار خان نے کرسی کے ہتھے پر زور سے مکہ مارتے ہوئے کہا۔

"جب آپ نے کوئی غیر قانونی حرکت ہی نہیں کی تو پھر میں آپ کو کیا بتا سکتا ہوں" ـــــ عمران نے اسی طرح مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کک ـــ کک ـــ کیا مطلب! ـــــ کیا تم مجھے بے وقوف بنا رہے تھے" ـــــ نواب شہریار خان ایک بار پھر غصے سے اچھل کر کھڑا ہو گیا اور پھر اس دیوار کی طرف لپکنے لگا جہاں بندوق موجود تھی۔

"اطمینان سے بیٹھیں نواب صاحب! ـــــ اور میری بات سُن لیں ـــــ آپ ڈیڈی کے دوست ہیں۔ اس لئے میں آپ کی ان حرکتوں کو برداشت کر رہا ہوں۔ ورنہ میں ایسی باتوں کا عادی نہیں ہوں ـــــ مجھ پر آپ کی نوابی کا رعب بھی نہیں چل سکتا۔ میں ذرا دوسری قسم کا آدمی ہوں ـــــ اور پھر میں نے قصور کیا کیا ہے ـــــ آپ کی بیٹی نے مجھ پر قاتلانہ حملہ کیا ـــــ اس کے بعد آپ نے مجھے زبردستی اغوا کرا لیا" ـــــ عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔ اس کے چہرے پر موجود حماقت کا نقاب اس طرح اترا تھا کہ نواب شہریار خان پھٹی پھٹی آنکھوں سے اُسے دیکھتا

www.urdupalace.com

رہ گیا۔ نواب شہریار خان کے کاندھے عمران کی بات سُن کر یکلخت سمٹ سے گئے۔ شائد وہ عمران کے لہجے میں موجود ہلکی سی غراہٹ کی وجہ سے خوفزدہ ہو گئے تھے۔

"سوری! ـــ آئی ایم سوری! ـــ ٹھیک ہے ـــ اب تم جا سکتے ہو" ـــ نواب شہریار خان نے کہا اور پھر ایک جھٹکے سے اُٹھ کھڑے ہوتے۔

" ارے ارے ـــ آپ ناراض ہو گئے انکل! ـــ ارے میں تو آپ کا بھتیجا ہوں ـــ اور ہاں انکل! ـــ کیا آپ مجھے اس پروفیسر کا شو نہیں دکھائیں گے ـــ میں نے سُنا ہے کہ وہ بہت بڑا میجک ماسٹر ہے" ـــ عمران نے کہا تو نواب کے جسم کو ایک بار پھر جھٹکا لگا۔

" تم آخر ہو کیا بلا ـــ؟ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میں نے میجک پروفیسر کو بلایا ہے اور میں اس کا شو کرانا چاہتا ہوں" ـــ نواب شہریار خان کی حالت اب واقعی دیدنی ہو رہی تھی۔ وہ اب اس طرح عمران کو دیکھ رہا تھا جیسے وہ کوئی مافوق الفطرت چیز ہو۔

" کمال ہے نواب صاحب! ـــ سارے دارالحکومت کو معلوم ہے ـــ رات میرے ایک دوست کا فون آیا تھا کہ میجک پروفیسر نواب شہریار خان کی حویلی میں ایک خصوصی شو کرنے والا ہے ـــ اس نے کہا تھا کہ وہ بھی یہ شو دیکھنا چاہتا ہے ـــ وہ میجک کا بڑا دلدادہ ہے ـــ لیکن میں نے اس سے معذرت کر لی تھی کیونکہ میری آپ سے راہ راست تو ہیلو ہیلو نہ تھی ـــ لیکن اب

www.urdupalace.com

کم از کم اب مجھے تو یہ شو دیکھنے کا موقع ضرور دیں گے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ! ـــ تو پبلسٹی اس پروفیسر نے اپنی اہمیت جتانے کے لئے کی ہو گی ـــ بہرحال ٹھیک ہے ـــ تم اب آ گئے ہو تو ٹھیک ہے۔ تم بھی یہ شو دیکھ لو" ـــــ نواب شہریار خان نے کہا۔

"ابا جان! ـــ پروفیسر اور اس کے ساتھی پہنچ گئے ہیں۔ اور کھانا بھی لگ گیا ہے" ـــــ بانو نے اس دوران حویلی سے آ کر کہا۔ وہ عمران کی طرف دیکھ ہی نہ رہی تھی۔

"اوہ ٹھیک ہے ـــ تم باتیں کرو ـــ میں رسماً ان سے مل آؤں" ـــــ نواب شہریار خان نے کہا اور اُٹھ کر تیزی سے حویلی کے اندرونی حصے کی طرف بڑھ گیا۔

"آپ کھانے میں کوئی خاص ڈش پسند کرتے ہوں تو بتا دیجیے تاکہ میں وہ بھی لگوا دوں" ـــــ بانو نے اُکھڑے اُکھڑے لہجے میں عمران سے کہا۔

"مجھے انسانی گوشت بے حد پسند ہے۔ بشرطیکہ نرم و نازک ہو" ـــــ عمران نے کرسی سے اُٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا ـــ کیا تم آدم خور ہو" ـــــ ؟ بانو نے آنکھیں نکالتے ہوئے پوچھا۔

"آدم خور! ـــ لاحول ولاقوۃ ـــ میں آدم خور کیسے ہو سکتا ہوں۔ البتہ ایک لحاظ سے تم مجھے حوّا خور ـــ ارے نہیں ـــ یہ خوری تو بڑی ظالم چیز ہے ـــ حوّا خوار کہو ـــ اس کی

www.urdupalace.com

بیٹیوں نے مجھے خوار کر رکھا ہے ـــــــ لیکن یہ آدم خوری کہاں سے ٹپک پڑی ـــــــ میں نے تو صرف پسند کی بات کی تھی کہ نرم گوشت پسند ہے اور نرم گوشت ظاہر ہے" ـــــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"یو نانسنس ـــــــ پتہ نہیں تم کن لوگوں میں اٹھتے بیٹھتے ہو ـــــــ بات کرنا بھی نہیں آتا ـــــــ اور ہاں! ـــــــ یہ تم ہوٹل شبستان کے تہہ خانوں کے بارے میں کیا کہہ رہے تھے" ـــــــ بانو نے بڑا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہیں نہیں معلوم" ـــــــ عمران نے اس طرح چونک کر کہا کہ جیسے اُسے یقین نہ آ رہا ہو کہ بانو تہہ خانوں کے معاملات سے ناواقف ہو سکتی ہے۔

"نہیں! ـــــــ مجھے معلوم ہوتا تو میں تم سے پوچھتی" ـــــــ بانو نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"تو سنو ـــــــ ہوٹل شبستان کے تہہ خانوں میں گوشت کی بہت بڑی مارکیٹ قائم ہے" ـــــــ عمران نے کہا۔

"کک ـــــــ کیا کہہ رہے ہو ـــــــ گوشت کی مارکیٹ ـــــــ کیا تم پاگل ہو" ـــــــ بانو نے خوفزدہ لہجے میں ایک قدم پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

"یقین نہ آئے تو میرے ساتھ چلو ـــــــ میں دکھا دیتا ہوں ـ ایک طرف بوڑھے بیلوں کا گوشت پڑا ہوتا ہے ـــــــ دوسری طرف جوان بھینسوں کا ـــــــ تیسری طرف باسی مچھلیوں کا ـ اور

www.urdupalace.com

ایک کاؤنٹر مُردہ مرغیوں کے گوشت کا بھی ہے" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو ـــ تمہارا دماغ یقیناً خراب ہے ـــ نجانے آج میں نے صبح کس کا منہ دیکھا تھا کہ تم سے ٹکراؤ ہو گیا" ـــــ بانو نے غصیلے لہجے میں کہا وہ شاید بڑی طرح بور ہو رہی تھی۔

"آئینہ دیکھا ہوگا" ـــــ عمران نے بڑے معصوم لہجے میں کہا۔

"ہاں ـــ دیکھا تو تھا ـــ لگ ـــ کیا کہہ رہے ہو تم ـــ بانو روانی میں کہہ گئی پھر یکلخت چونک پڑی۔

"بس ٹھیک ہے ـــــ جب کوئی حسینہ صبح صبح آئینہ دیکھے تو خود سے ضرور واسطہ پڑ جاتا ہے ـــــ لیکن بانو! ایک بات پوچھوں ـــــ یہ آخر تمہیں آدم خواری بلکہ مرد خواری کی عادت کیسے پڑ گئی" ـــــ؟ عمران نے کہا۔

"مرد خواری! ـــ کیا مطلب ـــ آخر تم کہنا کیا چاہتے ہو" ـــ؟ بانو کے چہرے پر ایسے آثار نمودار ہو گئے جیسے وہ اس قطعی نتیجے پر پہنچ چکی ہو کہ عمران ذہنی طور پر عدم توازن کا شکار ہے۔

"مردوں کو کوڑے سے پیٹنا ـــــ پھر انہیں بندوق سے گولی مارنا ـــ یہ مرد خواری نہیں تو اور کیا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"مرد ہوتے ہی اس قابل ہیں" ـــــ بانو نے بھی مسکراتے ہوتے جواب دیا۔

"چلو شکر ہے ـــ تم نے مردوں کو قابل تو کہا ـــ ورنہ جولیا تو

www.urdupalace.com

مردوں کو اتنی لفٹ بھی دینے کی قائل نہیں" ——— عمران نے
منہ بناتے ہوئے کہا۔
" جولیا! ——— کون جولیا ——— ؟ کیا وہ تمہاری بیوی ہے" ——— ؟
بانو نے اس بار بڑی طرح چونکتے ہوئے کہا۔
" بیوی ——— ارے نہیں ——— میں نے ابھی عورتوں کی یہ
قسم نہیں پالی ——— مجھے دراصل شوہر بننا بالکل پسند نہیں" ———
عمران نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔
" کیوں ——— کیا شوہر بننا کوئی جرم ہے" ——— ؟ بانو نے
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
" جرم ——— ارے تم اسے جرم کہہ رہی ہو ——— پورا جرائم
کا دفتر کہو اسے ——— جسے شوہر کا لقب دیا جاتا ہے وہ دراصل
اپنی بیوی کا ڈرائیور ——— اس کی روزانہ اور نہ ختم ہونے والی
شاپنگ کا فنانسر ——— اس کے بچوں کا مفت ٹیوٹر ——— بے تنخواہ
خانساماں ——— بیوی کے رشتہ داروں کا جھک جھک کر استقبال
کرنے والا ——— محفلوں میں اس کی سلیقہ شعاری اور گھرداری چلانے
کی اعلیٰ مہارت کا زبردستی پروپیگنڈا کرنے والا ——— اسے قلوپطرہ
سے زیادہ حسین کہنے اور سمجھنے کا پابند ——— ساری کمائی اس کی
ہتھیلی پر رکھنے کے باوجود جھڑکیاں سن کر سہم جانے والا ———
اعلیٰ ترین اخلاق برتنے کے باوجود ادب و اخلاق سے عاری
کہلانے والا اور ——— " عمران کی زبان ظاہر ہے جب
چل پڑے تو آسانی سے کہاں رکنے والی تھی

www.urdupalace.com

"بس بس ——— اتنی ہی ڈگریاں کافی ہیں" ——— بانو نے بے اختیار ہنستے ہوتے کہا۔

"تمہاری مرضی ——— نہ سنو ——— ابھی تو میں نے شوہر کے حرف پہلے حرف کے معنی بتائے ہیں" ——— عمران نے کہا اور بانو ایک بار پھر کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"تم بے حد دلچسپ آدمی ہو ——— بہرحال اتنا مجھے یقین آگیا ہے کہ تم میں بہترین شوہر بننے کی ساری صلاحیتیں موجود ہیں"۔ بانو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر انکل سے بات کروں ——— یا خود ہی فیصلہ کرو گی" ——— عمران نے بڑے اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

"اچھا تو یہ ارادے ہیں ——— منہ دھو رکھو ——— اور سنو! اگر تم نے اباجان سے اس بارے میں اشارہ بھی کر دیا تو پھر ہوٹل شبستان کے تہہ خانوں کی بات بھی انہیں گولی چلانے سے باز نہ رکھ سکے گی" ——— بانو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تم ایک گولی کی بات کر رہے ہو ——— بیچارے داماد کو تو ساری زندگی سسر کی گولیاں کھانی پڑتی ہیں ——— تب جا کر دامادی کے عہدہ پر وہ فائز رہ سکتا ہے" ——— عمران نے کہا۔

"نواب زادی صاحبہ! ——— نواب صاحب کھانے کی میز پر آپ کا انتظار فرما رہے ہیں ——— مہمان بھی کھانے پر پہنچ گئے ہیں" ——— اسی لمحے ایک ملازم نے قریب آ کر بے حد مؤدبانہ

www.urdupalace.com

لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا!۔۔۔ مجھے تو باتوں باتوں میں خیال ہی نہ رہا۔۔۔ آؤ عمران!۔۔۔ اور سنو!۔۔۔ پلیز وہاں سنجیدہ رہنا۔۔۔ ابا جان کھانے کی میز پر معمولی سی بدتمیزی بھی برداشت نہیں کرتے"۔ بانو نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بالکل۔۔۔ نواب ہونے کے بعد آدمی کو معمولی چیزیں برداشت بھی نہیں کرنی چاہئیں"۔۔۔ عمران نے بڑے خلوص سے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر بانو کے ساتھ چلتا ہوا حویلی کی اندرونی عمارت کی طرف چل پڑا۔

www.urdupalace.com

جوانا نے آٹھ سلنڈر والی دیوہیکل کار کا غراتا ہوا انجن بند کیا اور پھر ساتھ بیٹھے ہوئے جوزف سے مخاطب ہوا۔

"چلو جوزف! ــــ نیچے اترو ــــ سی ویو کلب آگیا ہے" ــــ جوانا کے لہجے میں ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔

"ارے اتنی جلدی آگیا ہے ــــ تم تو کہہ رہے تھے بہت دُور ہے" ــــ جوزف نے منہ سے بوتل علیحدہ کرتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک تو آٹھ سلنڈر کار کی رفتار ــــ اور پھر تم بھی تو مسلسل بوتلیں پینے میں مصروف رہے ہو ــــ تمہیں تو شائد پتہ بھی نہ ہوگا کہ ہم نے کتنا فاصلہ طے کیا ہے" ــــ جوانا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیوں پتہ نہیں چلا ــــ [illegible]

www.urdupalace.com

چار بوتلیں زیادہ سے زیادہ دس پندرہ میل چل سکتی ہیں" ——— جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"دس پندرہ میل نہیں ڈیڑھ سو میل کہو ——— کار کی رفتار تمہاری بوتلوں سے کہیں زیادہ تیز ہے" ——— جوانا نے کہا اور پھر دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔

دوسری طرف جوزف بھی کار سے نیچے اتر آیا۔ وہ اب یوں حیرت بھرے انداز میں ادھر اُدھر دیکھ رہا تھا جیسے وہ زندگی میں پہلی بار اس طرف آیا ہو۔ حالانکہ یہ دار الحکومت سے ڈیڑھ سو میل کے فاصلے پر سمندر کے کنارے ایک بڑا شہر جام نگر تھا اور جوانا کئی بار پہلے بھی یہاں آچکا تھا۔

سامنے ایک منزلہ عمارت کے اوپر سی ویو کلب کا ایک پرانا سا بورڈ لگا ہوا تھا۔ سی ویو کا صدر دروازہ ایسا تھا کہ جسے دیکھتے ہی آدمی سمجھ سکتا تھا کہ یہ کلب انتہائی گھٹیا قسم کے کلبوں میں سے ایک ہے جہاں صرف تھرڈ کلاس ٹائپ لوگ ہی آتے ہوں گے۔

"تم تو اس کلب کی بڑی تعریفیں کر رہے تھے ——— لیکن یہ تو مجھے بڑا گھٹیا سا کلب لگ رہا ہے" ——— جوزف نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ بظاہر ایسا ہی ہے ——— اندر سے اسے ونڈر لینڈ سمجھ لو" ——— جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا صدر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ظاہر ہے جوزف نے بھی اس کی پیروی کرنی تھی [illegible]

www.urdupalace.com

پڑے بُری طرح اُکتا گئے تھے۔ عمران بھی اِدھر کم ہی چکر لگاتا تھا۔ جوزف کو تو شائد اتنی پرواہ نہ ہوتی۔ لیکن جوانا درحقیقت اس بے کاری سے اب مرنے کی حد تک بور ہو چکا تھا۔ اُسے یوں محسوس ہوتا جیسے وہ کسی نادیدہ قید میں آ گیا ہو یا پھر بیمار ہو گیا ہو۔ اس لئے کافی دنوں سے اس نے یہ وطیرہ اختیار کر رکھا تھا کہ دن چڑھتے ہی وہ کار لے کر رانا ہاؤس سے نکل جاتا اور پھر رات گئے ہی اس کی واپسی ہوتی۔

جوزف کافی دنوں تک جوانا کی غیر حاضری پر نہ بولا۔ لیکن آج جب جوانا رانا ہاؤس سے نکلنے لگا تو جوزف نے اس کا راستہ روک لیا کہ جب تک وہ یہ نہیں بتائے گا کہ وہ کہاں جاتا ہے اور کیا کرتا ہے۔ وہ اسے نہ جانے دیگا۔ تب جوانا نے اُسے بتایا کہ بے کاری سے تنگ آ کر اس نے اب مختلف کلبوں میں اُٹھنا بیٹھنا شروع کر دیا ہے۔ خاص طور پر ایسے کلبوں میں جہاں زیر زمین دنیا کے افراد اُٹھتے بیٹھتے ہیں اور پھر جب وہاں اس کی ملاقات کسی ایسے غنڈے سے ہو جاتی ہے جو اپنے آپ کو کچھ سمجھتا ہے تو جوانا دی گریٹ کے بازوؤں کی ورزش ہو جاتی ہے۔ اس طرح جوانا دی گریٹ کا نام اب پاکیشیا کی زیر زمین دنیا میں احترام سے لیا جانے لگا ہے۔ اور آج تو وہ ایک چیلنج مقابلے پر جا رہا ہے جس کی تفصیل اس نے یہ بتائی تھی کہ کل وہ نزدیکی شہر جام نگر کے بدنام ترین کلب سی ڈیو کلب میں گیا تو وہاں اس

www.urdupalace.com

نام سے مشہور ہے کہ ڈینی کے بازوؤں میں اتنی طاقت ہے کہ وہ صرف انگلیوں سے کسی انسان کی کھوپڑی اس طرح توڑ دیتا ہے جس طرح وہ کھوپڑی ہڈی کی بجائے موم کی بنی ہوئی ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ مارشل آرٹ کا بھی ماہر ہے۔ وہ حال ہی میں کسی غیر ملک سے یہاں آیا ہے اور یہاں آتے ہی اس نے اپنی طاقت۔ شہ زوری اور مارشل آرٹ میں مہارت کی ایسی دھاک بٹھا دی ہے کہ زیر زمین دنیا میں اُسے طاقت کا دیوتا سمجھا جانے لگا ہے۔

جوانا نے جب یہ سنا تو اس نے وہاں کھلے عام ڈینی کو چیلنج کر دیا۔ اور چونکہ ڈینی وہاں موجود نہ تھا اس لئے جوانا آج کے لئے چیلنج دے کر چلا آیا تھا۔ پہلے تو جوزف نے اُسے اس قسم کے فضول اور بے مقصد مقابلوں سے روکنے کی کوشش کی۔ لیکن جوانا نے یہ کہہ کر اُسے خاموش کر دیا کہ چیلنج دینے کے بعد جوانا کا پیچھے ہٹ جانا ناممکن ہے۔ اس پر جوزف بھی ساتھ چلنے پر تیار ہو گیا۔ اور اس طرح وہ دونوں اس وقت یہاں تھے۔ جوانا نے ابھی حال میں ہی یہ آٹھ سلنڈر کار ایک شوروم سے خریدی تھی۔ اُسے دیو ہیکل اور انتہائی طاقت ور انجن کی کاروں کا بے حد شوق تھا۔ چھوٹی اور کم پاور کی کاروں کو وہ چار پہیوں والی سائیکل کا نام دیا کرتا تھا اور پھر جوانا کی ڈرائیونگ خدا کی پناہ۔ یوں لگتا تھا جیسے کوئی وحشی سانڈ پھنکارتا ہوا آگے بڑھا جا رہا ہو۔ ایک تو آٹھ سلنڈر کار کے انجن کا شور [illegible] پناہ رفتار یہ

www.urdupalace.com

دونوں مل کر ایسا سماں باندھتے تھے کہ سڑکوں پر ٹریفک اس طرح خود بخود چھٹ جایا کرتی تھی کہ جیسے قیامت آرہی ہو۔ یہی وجہ تھی کہ جوزف نے ابھی چار بوتلیں ہی خالی کی تھیں کہ جوانا نے ڈیڑھ سو میل کا سفر مکمل کر لیا تھا۔

سی ویو کلب کے صدر دروازے پر کھڑا ایک نوجوان ان دونوں کو اندر آتے دیکھ کر بجلی کی سی تیزی سے اندر گھس کر غائب ہو گیا۔ اور جوانا کے لبوں پر زہریلی مسکراہٹ پھیل گئی۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ ڈینی نے اسے یہاں اسی مقصد کے لئے کھڑا کیا ہو گا کہ ان کے آنے کی اطلاع کر دے۔

اور وہی ہوا۔ جیسے ہی وہ دونوں سی ویو کے ہال میں داخل ہوئے، ہال میں موجود ہر شخص انہیں اس طرح دیکھنے لگا جیسے وہ کسی اور سیارے کی مخلوق ہوں۔

آج ہال میں ضرورت سے کچھ زیادہ ہی رش تھا۔ شاید ڈینی اور جوانا کے درمیان چیلنج مقابلے کی ہوا دور دور تک اڑ گئی تھی کیونکہ ہال میں دارالحکومت میں رہنے والے افراد کے چہرے جوانا کو کچھ زیادہ ہی نظر آرہے تھے۔

جوانا نے اندر داخل ہوتے ہی مسکرا کر ادھر ادھر دیکھا۔

"کہاں ہے وہ چڑیا کا بچہ —— کیا نام بتایا تھا تم نے جوانا اس کا" —— جوزف نے جیب سے شراب کی بوتل نکالتے ہوئے بڑے حقارت بھرے لہجے میں کہا اس کی آواز خاصی اونچی تھی۔

"ڈینی" —— [illegible] انداز میں ہنستے

www.urdupalace.com

ہوئے جواب دیا۔

اسی لمحے ایک سائیڈ میں موجود راہداری سے کسی کے ڈکرانے کی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے ایک قوی ہیکل اور ٹھوس جسم کا مالک نوجوان نمودار ہوا۔ اس نے سُرخ رنگ کی چست بنیان اور گہرے نیلے رنگ کی جینز پہنی ہوئی تھی۔ وہ واقعی طاقت ور نظر آرہا تھا۔ اس کے بازوؤں کی مچھلیاں بُری طرح تڑپ رہی تھیں۔ اس کی سُرخ بنیان کے اوپر موت کا نشان یعنی درمیان میں انسانی کھوپڑی اور سائیڈ میں دو ہڈیاں بنی ہوئی تھیں یہ ڈینی تھا سی۔ ویو کلب کا مالک۔ گورا چٹا رنگ اور قومیت سے وہ یورپی لگ رہا تھا۔ چہرے پر زخموں کے خاصے نشان صاف نظر آرہے تھے۔

"کون ہے وہ چوہے کا بچہ —— جس نے اپنی موت کو آواز دی ہے" —— ڈینی نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا اس کی آنکھیں خونِ کبوتر کی طرح سُرخ ہورہی تھیں۔ وہ شائد بے تحاشا پینے کا عادی تھا۔

"ہونہہ —— تو یہ ہے ڈینی —— جوانا! یہ پدی بے چاری بھی ہم جیسے سانڈوں کا مقابلہ کر سکتی ہے —— اوہ جوانا! —— تم نے مجھے مایوس کر دیا ہے" —— جوزف نے انتہائی حقارت آمیز لہجے میں بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم خاموش رہو جوزف! —— اس کا چیلنج میرے ساتھ ہے" جوانا نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔ اُسے ... کی گفتگو ...

www.urdupalace.com

اب یہ محسوس ہونے لگ گیا تھا کہ جوزف نے اس کی بجائے خود ڈینی سے مقابلہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

"تم اس سے مقابلہ کرو گے جوانا ——— یعنی اس سے ——— کمال ہے جوانا! ——— میں تو تمہیں بڑا بہادر سمجھ رہا تھا۔ لیکن اب مجھے کیا معلوم تھا کہ تم بچوں سے مقابلے پر اُتر آؤ گے" ——— جوزف نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ! ——— تو تم دونوں کی موت تمہیں یہاں کھینچ لائی ہے"۔ ان دونوں کے فقرے سن کر ڈینی بُری طرح تپ اٹھا تھا۔ وہ تیزی سے قدم بڑھاتا ہوا آگے بڑھا اور پھر ان دونوں سے دو قدم کے فاصلے پر رُک گیا۔

"ہونہہ! ——— تم نے ڈینی کو چیلنج کیا ہے ——— تم نے ——— یہ ٹھیک ہے کہ تمہارا قد و قامت اور جسم مضبوط ہے۔ لیکن تم نہیں جانتے کہ ڈینی کا مکہ پہاڑوں کو پاش پاش کر دیتا ہے ——— جاؤ اپنی جانیں بچا کر بھاگ جاؤ ——— ڈینی کو تم پر رحم آ رہا ہے"۔ ڈینی نے اس طرح کہا جیسے اُسے ان دونوں پر بے حد رحم آ رہا ہو۔

" بہت خوب! ——— اچھے ڈائلاگ بول لیتے ہو ——— لو لو! مقابلے کے لئے تیار ہو ——— یا دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ میرے پیر چاٹنا شروع کر دو ——— ہو سکتا ہے کہ میں تمہیں معاف کر دوں" ——— جوانا نے جواب دیا۔

"[illegible] مقابلہ [illegible]

www.urdupalace.com

اچانک صدر دروازے سے ایک دھاڑتی ہوئی آواز سنائی دی اور جوزف اور جوانا نے مڑ کر دروازے کی طرف دیکھا تو ایک اُدھیڑ عمر آدمی ہاتھ میں سونے کی مُٹھ والی چھڑی اٹھائے اندر داخل ہو رہا تھا۔ اس نے کریم رنگ کا سلکی سوٹ پہنا ہوا تھا۔ وہ شکل، لباس اور چال ڈھال سے خاصا متمول آدمی لگ رہا تھا۔

"اوہ مسٹر براؤن آپ" ـــــ ڈینی نے حیرت بھرے انداز میں آنے والے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں! ـــ میں ایک ضروری کام سے ملنے تمہارے پاس آیا ہوں ـــ لیکن یہ حبشی کون ہیں ـــ اور یہ تم کس مقابلے کی بات کر رہے ہو" ـــ براؤن نے حیرت بھرے انداز میں جوانا اور جوزف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

جوزف بڑے اطمینان بھرے انداز میں شراب پینے میں مصروف تھا۔

"مسٹر براؤن! ـــ یہ چوہے کا بچہ کل یہاں میری عدم موجودگی میں آیا اور مجھے آج کے لئے چیلنج کر گیا ـــ اب تم بتاؤ میں کیا کروں ـــ جب ایک احمق اس طرح خودکشی کرنے کا سوچ لے تو میں اسے کیسے روک سکتا ہوں" ـــ ڈینی نے کہا۔

"اوہ! ـــ یہ تمہیں نہیں جانتا ہوگا ـــ اوہ مسٹر! ـــ یہ ڈینی ہے ڈینی ـــ اس سے کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ کسی بھی انداز میں ـــ پلیز ختم کرو ـــ ڈینی! ـــ تم اپنے دفتر میں جاؤ۔ میں انہیں سمجھا دوں گا" ـــ براؤن نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

www.urdupalace.com

"مسٹر براؤن! ___ بہتر یہی ہے کہ تم ایک طرف کھڑے ہو کر تماشہ دیکھو ___ درمیان میں مت آؤ ___ میرا نام جوانا دی گریٹ ہے اور یہ میرا ساتھی جوزف ہے ___ مجھے افسوس ہے کہ تمہارا ضروری کام اب کسی اور سے ہی پورا ہو سکے گا ___ اس بیچارے کے سر پر تو موت منڈلا رہی ہے" ___ جوانا نے براؤن سے مخاطب ہو کر بڑے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔

"جوانا ___ اوہ جوانا ___ اوہ کہیں تم ماسٹر کلر کے جوانا تو نہیں ہو" ___ براؤن نے بُری طرح چونک کر جوانا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں! ___ میں ماسٹر کلر کا جوانا ہوں" ___ جوانا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ___ اوہ ڈینی! ___ پلیز تم اس مقابلے سے باز آجاؤ۔ یہ تو بات ہی اور نکل آئی ہے" ___ براؤن نے اس بار ڈینی سے مخاطب ہو کر منت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں مسٹر براؤن! ___ یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک آدمی مجھے میرے کلب میں آ کر چیلنج کرے اور میں پیچھے ہٹ جاؤں" ___ ڈینی نے بُری طرح پھنکارتے ہوئے کہا۔

"لیکن آخر یہ مقابلہ کیوں ہو رہا ہے ___ اس مقابلے کا مقصد کیا ہے"؟ ___ براؤن نے بُری طرح بوکھلاتے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"مقصد [illegible] اچھی [illegible] ہو گا کہ [illegible] کا مقصد"

www.urdupalace.com

ڈینی نے جواب دیا۔

"مقصد صرف اتنا ہے کہ جوانا دی گریٹ کے مقابلے میں چڑیا کے بچے سینہ تان کر نہیں چل سکتے" ——— جوانا نے کہا اور دوسرے لمحے اس نے ہاتھ سے براؤن کو ایک طرف دھکیلا اور براؤن بے اختیار لڑکھڑاتا ہوا کئی قدم پیچھے ہٹتا چلا گیا۔

"بولو ڈینی ——— کس طرح مقابلہ پسند کرو گے ——— میں نے تمہاری بہت ڈینگیں سن لی ہیں" ——— جوانا نے کہا۔

"کس طرح کا کیا مطلب ——— میرے ہاتھوں میں اتنا دم موجود ہے کہ میں تمہاری چٹنی بنا دوں" ——— ڈینی نے بھی اسی لہجے میں جواب دیا۔

"تو ٹھیک ہے حملہ کرو ——— میں پہلا موقع تمہیں دینا چاہتا ہوں ——— کم آن" ——— جوانا نے ایک قدم آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔ اور اسی لمحے ڈینی یکلخت اپنی جگہ سے فضا میں اچھلا اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ جوانا کے سینے پر فلائنگ کک مارنا چاہتا ہو۔ چنانچہ جوانا اچھل کر ایک سائیڈ پر ہٹا۔ لیکن ڈینی کا جسم یکلخت فضا میں ہی گھوم گیا اور دوسرے لمحے اس نے پوری قوت سے اپنے سر کی ٹکر جوانا کی ناک پر ماری اور بجلی کی تیزی سے قلابازی کھا کر سیدھا ہو گیا۔ وہ واقعی انتہائی پھرتیلا اور لڑائی بھڑائی کے فن میں ماہر تھا۔

جوانا کی ناک پر پڑنے والی ٹکر واقعی انتہائی زوردار تھی اور جوانا جیسا دیو ہیکل آدمی بھی ناک پکڑ کر بے اختیار [illegible] قدم پیچھے ہٹنے پر [illegible]

www.urdupalace.com

مجبور ہو گیا ۔ اس کی ناک سے خون کی ایک لکیر بہہ نکلی ۔ لیکن وہ بولا کچھ نہیں ۔

جوزف خود بخود ایک سائیڈ پر ہٹ گیا تھا ۔ کیونکہ اب اتنا تو وہ جانتا تھا کہ جب مقابلہ شروع ہو جائے تو پھر اس کی مداخلت جوانا کو ہی نقصان پہنچانے کا سبب بنے گی ۔

ڈینی قلابازی کھا کر سیدھا ہوتے ہی صرف پلک جھپکنے کے عرصہ میں اپنی جگہ رکا ۔ دوسرے لمحے اس نے یکلخت اچھل کر ایک اور قلابازی کھائی ۔ اس بار اس کا جسم کمان کی طرح پشت کے بل جھکا ۔ اس کے ہاتھ اور سر جھک کر زمین سے لگے اور دوسرے لمحے اس کا نچلا جسم اڑتا ہوا قوس کی صورت میں جوانا کی طرف لپکا ڈینی کی حرکت اس قدر تیز تھی کہ جوانا ذرا بھی اِدھر اُدھر نہ ہو سکا ۔ اور ڈینی کی دونوں ٹانگیں پوری قوت سے جوانا کے سینے پر پڑیں ایک دھماکہ سا ہوا اور جوانا ایک بار پھر لڑکھڑاتا ہوا دو قدم پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو گیا ۔

ڈینی کی ٹانگیں زوردار ضرب لگا کر پھر واپس گئیں اور دوسرے لمحے ڈینی یکلخت اچھل کر کھڑا ہو گیا ۔ اس کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی ۔ جب کہ جوانا کسی بت کی طرح خاموش کھڑا تھا ۔

" بس یہی بچوں جیسے داؤ آتے ہیں تمہیں ـــــ یا کچھ اور بھی آتا ہے " ـــــ ڈینی کے سیدھا ہوتے ہی جوانا نے پھنکارتے ہوئے کہا اور اس کا یہ فقرہ سن کر ڈینی ایک بار پھر بجلی کی طرح اپنی جگہ سے تڑپا ۔ اس بار وہ سیدھا اچھل کر جوانا کی طرف آیا لیکن دوسرے

www.urdupalace.com

جوانا بڑے اطمینان سے اپنی جگہ کھڑا تھا۔ ڈینی بڑی مشکل سے لڑکھڑاتے ہوئے کاؤنٹر سے باہر نکلا۔ ہال میں موجود ہر شخص بُت کی طرح خاموش تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے ہال پر موت کی سی خاموشی طاری ہو۔

"میں تمہیں گولی مار دوں گا" ——— اچانک ڈینی نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس نے جھپٹ کر اپنی پتلون کی پچھلی سائیڈ سے ریوالور نکال لیا۔

دوسرے لمحے ایک زوردار دھماکہ ہوا اور ریوالور ڈینی کے ہاتھوں سے نکل کر دُور جا گرا۔

"یہ فاؤل پلے ہے مسٹر ڈینی" ——— جوزف کی آواز سنائی دی اس کے ہاتھ میں موجود ریوالور کی نال سے دھوئیں کی لکیر نکلتی صاف دکھائی دے رہی تھی۔ ظاہر ہے ڈینی کا ریوالور اسی نے اڑایا تھا۔

ڈینی ایک لمحے کے لئے ٹھٹھکا۔ مگر دوسرے لمحے وہ کسی وحشی سانڈ کی طرح دوڑتا ہوا جوانا کی طرف بڑھا۔ جوانا اطمینان سے اپنی جگہ پر کھڑا رہا۔ لیکن اس بار جوانا مات کھا گیا۔ کیونکہ اس نے یہی سمجھا تھا کہ ڈینی غصے کی شدت سے براہِ راست اس پر حملہ آور ہوگا۔ لیکن قریب پہنچنے سے پہلے ہی ڈینی یکلخت گھوما اور پھر اس کا بازو لہراتا ہوا پوری قوت سے جوانا کی پسلیوں سے ٹکرایا۔ یہ ضرب اس قدر زوردار تھی کہ جوانا اچھل کر پہلو کے بل فرش پر جا گرا۔ اور اسی لمحے ڈینی نے اس پر چھلانگ لگا دی۔ وہ واقعی مارشل آرٹ میں ماہر تھا کیونکہ وہ براہِ راست پہلو کے بل

www.urdupalace.com

فرش پر گر کر پشت کے بل سیدھا ہوتے ہوئے جوانا کے جسم پر جا کر گرنے کی بجائے اس کی ٹانگوں کے قریب جا کر یکلخت جھکا اور جوانا جس نے بے اختیار اُسے سر سے پیچھے اچھالنے کے لئے گھٹنے جوڑ کر دونوں ٹانگیں اوپر کو اٹھالی تھیں۔ ایک خوفناک داؤ میں پھنس گیا۔

ڈینی نے جھکتے ہی جوانا کے جڑے ہوئے اور اُٹھے ہوئے گھٹنے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر ایک زوردار جھٹکے سے اپنے جسم کو آگے کی طرف لیتا گیا۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ جوانا کا جسم کمان کی طرح مُڑنے پر مجبور ہوگیا اور اس کی دونوں ٹانگیں اس کے سر کے پیچھے جا لگیں۔ اور ڈینی کے پورے جسم کا بوجھ اس کی ٹانگوں پر آ پڑا یہ انتہائی خطرناک داؤ تھا جس میں پھنسنے کے بعد آدمی چاہے وہ کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو، لازماً ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ جانے کی وجہ سے بے کار ہو سکتا تھا اور ڈینی، جوانا جیسے آدمی کو اس خوفناک داؤ میں پھنسانے میں کامیاب ہوگیا تھا۔ لیکن جوانا نے اپنے حواس بحال رکھے تھے۔

چنانچہ جیسے ہی وہ اس داؤ میں پھنسا، اس سے پہلے کہ ڈینی زوردار جھٹکا دے کر اس کی ریڑھ کی ہڈی توڑ دیتا، جوانا نے یکلخت اپنے نچلے جسم کو اوپر کو اٹھایا، حالانکہ ڈینی جیسے وزنی آدمی کو اس طرح اوپر اٹھانا تقریباً ناممکن تھا۔ لیکن جوانا نے اپنی بے پناہ طاقت کے بل پر جسم کو فوری طور پر اوپر کو اٹھا کر اپنے آپ کو فوری خطرے سے نکال لیا اور پھر ڈینی سے وہی حماقت

www.urdupalace.com

ہوئی جو عام طور پر ایسے موقعوں پر ہو جاتی ہے۔ اگر ڈینی آگے جانے کی بجائے پیچھے کی طرف کھسک جاتا تو پھر جوانا لازماً ختم ہو جاتا، لیکن جوانا کے نچلے جسم کو اوپر اٹھاتے ہی جوش میں ڈینی نے آگے کی طرف کھسکتے ہوئے اپنا پورا وزن ڈال کر جھٹکا دینا چاہا لیکن اس کے اسی آگے کھسکنے کی وجہ سے جوانا ایک اور جھٹکا دینے میں کامیاب ہو گیا اور دوسرے لمحے ڈینی اس کے جسم کے اوپر سے پھسلتا ہوا الٹ کر جوانا کے سر کے پیچھے فرش پر پشت کے بل جا گرا اور جوانا بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

" جوانا!۔۔۔۔ یہ کیا ہو رہا ہے "۔۔۔۔ اسی لمحے ایک طرف کھڑے جوزف کی طنز بھری آواز سنائی دی۔

" میں اسے صرف موقع دے رہا تھا۔۔۔۔ تاکہ یہ نہ کہہ سکے کہ مجھے لڑنے کا موقع نہیں ملا ۔۔۔ اب دیکھو "۔۔۔۔ جوانا نے اس خوفناک داؤ سے نکلنے کے باوجود انتہائی مطمئن لہجے میں کہا اور اس بار جیسے ہی ڈینی اچھل کر کھڑا ہوا، جوانا کا جسم بجلی سے بھی زیادہ تیزی سے حرکت میں آیا اور اس نے ڈینی کا بازو ایک ہاتھ سے پکڑ کر یکلخت دائیں طرف کو جھٹکا دیا اور پھر جیسے ہی ڈینی کا جسم دائیں طرف کو کھنچا، جوانا نے دوسرے ہاتھ سے پلک جھپکنے میں ڈینی کا دوسرا بازو پکڑا اور اُسے پوری قوت سے بائیں طرف کو جھٹکا دیا۔ جوانا کے ان طاقتور جھٹکوں کا جو نتیجہ نکلنا تھا وہی نکلا۔ ڈینی کے حلق سے ذبح ہونے والے بکرے جیسی خرخراہٹ نکلی اور اس کے دونوں بازو شانوں سے اکھڑ گئے اور جوانا نے

www.urdupalace.com

اُسے یوں پشت کے بل نیچے فرش پر دھکیل دیا جیسے وہ کوئی قابلِ نفرت شے ہو۔

پھر جیسے ہی ڈینی پشت کے بل فرش پر گرا جواناً بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور اس کے دونوں پیر ڈینی کی دونوں پنڈلیوں پر پوری قوت سے پڑے اور کڑک کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی ڈینی کے حلق سے اس قدر بھیانک چیخ نکلی کہ کلب کا پورا ہال گونج اٹھا۔ اس کی دونوں پنڈلیوں کی ہڈیاں ٹوٹ گئی تھیں اور جواناً اچھل کر پیچھے ہٹ گیا۔ یہ سب کچھ صرف ایک لمحے میں مکمل ہو گیا اور اب ڈینی فرش پر گرا اس طرح تڑپ رہا تھا جیسے اس کی رُوح کو خاردار تار میں لپیٹ کر زبردستی کھینچا جا رہا ہو۔ چیخوں کا ایک طوفان سا اس کے حلق سے اُبل رہا تھا۔ لیکن وہ قطعی طور پر بے کار ہو چکا تھا۔ اس کی پنڈلیوں کی دونوں ہڈیاں ٹوٹ چکی تھیں اور دونوں بازو شانوں سے اکھڑ چکے تھے۔ نتیجہ یہ کہ طاقت کا دیوتا کہلانے والا ڈینی بے کار اور معذور ہو کر جواناً کے سامنے پڑا تڑپ رہا تھا۔

"تم نے ڈینی کو بالکل ہی ختم کر دیا" ——— براؤن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جواناً دی گریٹ کے مقابلے میں جو آئے گا ——— اس کا یہی حشر ہوگا ——— آؤ جوزف چلیں ——— اب اسے جواناً کا نام باقی تمام عمر یاد رہے گا" ——— جواناً نے دروازے کی طرف پلٹتے ہوئے کہا۔ ہال میں موجود ہر شخص حیرت اور خوف سے بُت بنا کھڑا تھا۔

www.urdupalace.com

"انہیں گولی مار دو ——— یہ زندہ نہ جائیں" ——— اچانک تڑپتے ہوئے ڈینی نے یکلخت چیخ کر کہا اور کلب میں پھیلے ہوئے اس کے ساتھیوں کے ہاتھ تیزی سے اپنی جیبوں کی طرف بڑھے انہیں چونکہ یقین تھا کہ جیت بہرحال ڈینی کی ہونی ہے اس لئے انہوں نے ریوالور نکالنے کی ضرورت ہی نہ سمجھی تھی اور پھر اس خوفناک اور حیرت انگیز لڑائی نے انہیں حیرت سے بُت بنا دیا تھا لیکن ڈینی کی آواز سنتے ہی انہیں جیسے ہوش آگیا اور انہوں نے جلدی سے اپنی جیبوں کی طرف ہاتھ بڑھائے۔

"خبردار" ——— جوزف نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کاؤنٹر پر کھڑے آدمی پر فائر کھول دیا۔ وہ آدمی تیزی سے لوٹتے ہوئے کاؤنٹر کے پیچھے جھک گیا اس طرح وہ گولی سے بچ گیا۔ ویسے جوزف نے جس انداز میں گولی چلائی تھی اس سے بھی ظاہر ہو رہا تھا کہ اس نے صرف ڈرانے کے لئے ریوالور چلایا ہے۔

جوانا نے بھی ریوالور نکال لیا تھا اور پھر ڈینی کے ساتھیوں کے ہاتھ جہاں تھے وہیں رُک گئے تھے۔

"سنو! ——— میں براؤن تمہیں حکم دیتا ہوں کہ کوئی ان پر گولی نہ چلائے ورنہ" ——— اچانک براؤن نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی بغل سے ہلکی مشین گن نکال لی۔ ڈینی اب بیہوش ہو چکا تھا۔

جوزف اور جوانا ریوالور سنبھالے اُلٹے قدموں گیٹ کی طرف

www.urdupalace.com

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact us through Whatsapp on following numbers

+92-348-8709449

www.urdupalace.com

بڑھے اور پھر بجلی کی سی تیزی سے دروازے سے باہر نکل گئے دوسرے لمحے وہ دوڑتے ہوئے اپنی کار کی طرف بڑھے۔

"رک جاؤ جوانا ۔۔۔ میں نے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے" ۔۔۔ اچانک دروازے سے براؤن کی تیز آواز سنائی دی۔ لیکن جوانا نے اس کی کوئی بات نہ سُنی اور دوسرے لمحے اس کی آٹھ سلنڈر کار کا انجن غرایا اور پھر جیسے بندوق سے گولی نکلتی ہے اس طرح کار ایک جھٹکا کھا کر آگے دوڑتی چلی گئی

"یہ کون ہے ۔۔۔ یہ اب اپنی کار کی طرف دوڑا جا رہا ہے"۔ جوزف نے پیچھے مڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ڈینی کا ہی کوئی ساتھی ہوگا" ۔۔۔ جوانا نے سپاٹ لہجے میں کہا اور اگلے چوک سے کار اس نے دارالحکومت کی طرف جانے والی سڑک کی طرف موڑ دی۔

"وہ پیچھے آ رہا ہے ۔۔۔ اور ہیڈ لائٹس جلا کر ہمیں رکنے کا کاشن دے رہا ہے" ۔۔۔ جوزف نے کہا۔

"ہاں ۔۔۔ میں دیکھ رہا ہوں ۔۔۔ ٹھیک ہے اس سے بھی بات کر لیتے ہیں" ۔۔۔ جوانا نے کار کو آہستہ کرتے ہوئے کہا اور پھر کار ایک سائیڈ پر روک دی اور خود اچھل کر کار سے باہر آگیا۔ دوسری طرف سے جوزف بھی باہر نکل آیا تھا اسی لمحے براؤن کی نیلے رنگ کی بڑی کار ان کے پیچھے آکر رک گئی اور براؤن جلدی سے دروازہ کھول کر باہر آگیا۔

"بہت شکریہ جوانا ۔۔۔ ورنہ آپ کے اس جیٹ جہاز نما

www.urdupalace.com

کار کو میں کبھی نہ پکڑ سکتا" ـــــــ براؤن نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا جوانا کی طرف بڑھ آیا۔

"بولو کیا مسئلہ ہے" ـــــــ ؟ جوانا نے سخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جوانا! ـــــــ میں نے تمہاری بے حد تعریفیں سنی ہوئی ہیں ـــــــ مجھے یہ تو علم تھا کہ ماسٹر کلر تنظیم ختم ہونے کے بعد جوانا پاکیشیا میں مستقل رہ رہا ہے۔ لیکن مجھے تم سے ذاتی سے واقفیت نہ تھی" ـــــــ براؤن نے دونوں ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔

"تعریف کا شکریہ! ـــــــ لیکن تمہارا مسئلہ کیا ہے" ـــــــ ؟ جوانا نے اکھڑے ہوئے اور بیزار لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں لڑتے ہوئے دیکھا ہے ـــــــ واقعی تم ویسے ہی ہو جیسی تمہاری تعریفیں میں نے سنی ہیں ـــــــ میں ایک انتہائی ضروری کام سے ڈینی کے پاس آیا تھا۔ لیکن ڈینی واقعی تمہارے مقابلے میں چوہے کا بچہ ثابت ہوا ہے ـــــــ تم پیشہ ور قاتل ہو۔ ٹھیک ہے" ـــــــ براؤن نے کہا۔

"تم میرے متعلق اندازے مت لگاؤ ـــــــ اپنی بات کرو اور سنو! ـــــــ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا کہ میں صرف تمہاری طرح سے تعریفیں سن کر اسے ضائع کرتا رہوں ـــــــ مطلب کی بات کرو اور مختصر" ـــــــ جوانا نے تیز لہجے میں کہا۔

"میرے پاس تمہارے مطلب کا ایک کام ہے ـــــــ اور معاوضہ بھی منہ مانگا دوں گا" ـــــــ براؤن نے کہا۔

www.urdupalace.com

کسی کو قتل کرانا ہے" ——— جوانا نے ہونٹ بھینچ کر کہا۔
"ہاں ظاہر ہے ——— لیکن تفصیلات صرف اسی صورت میں بتاؤں گا جب تم ہاں کر دو گے" ——— براؤن نے کہا۔
"سوری! ——— میں چھوٹے موٹے آدمیوں کو قتل کرنا اپنی توہین سمجھتا ہوں" ——— جوانا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور کار کے دروازے کی طرف مڑا۔
"چھوٹا موٹا قتل ہوتا تو میں تمہیں کہتا ہی کیوں ——— تمہارے سٹینڈرڈ کا کام ہے ——— یہ تمہارا ساتھی ———" براؤن نے کار کی دوسری طرف کھڑے ہوتے جوزف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔
"اس کی فکر نہ کرو ——— یہ میرا آدمی ہے" ——— جوانا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
"تو سنو! ——— میں یہاں کے ڈائریکٹر جنرل انٹیلی جنس کو قتل کرانا چاہتا ہوں ——— اس کا نام سر رحمان ہے" ——— براؤن نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا اور جوانا اس کی بات سن کر چونک پڑا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ سر رحمان، عمران کے والد ہیں۔
"کام تو ٹھیک ہے ——— لیکن پہلے تم اپنا تعارف کراؤ۔ کیونکہ میں گھٹیا آدمیوں کا کام بھی نہیں کیا کرتا" ——— جوانا نے کہا۔
"میرا نام تو تم نے سن ہی لیا ہوگا ——— براؤن ہے میرا نام ——— میں دارالحکومت میں ہوٹل شبستان کا منیجر ہوں اس سے پہلے میں مختلف ہوٹلوں میں رہا ہوں اور زیر زمین دنیا میں [illegible] ہے" ——— براؤن نے جواب دیا

www.urdupalace.com

"تمہاری سر رحمان سے کوئی ذاتی دشمنی ہے" ——؟ جوانا نے پوچھا۔

"یوں ہی سمجھ لو —— بہرحال تم معاوضہ بتاؤ —— اور کام بھی جلد ہونا چاہیئے" —— براؤن کا لہجہ اس بار سپاٹ تھا۔

"سوری! —— تم جا سکتے ہو —— میں ذاتی دشمنی کی بنا پر قتل کرنا حماقت سمجھتا ہوں —— ہاں! —— کسی بڑی تنظیم کا مسئلہ ہو تو اور بات ہے" —— جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور دروازہ کھول کر کار میں بیٹھنے لگا۔

"اگر میں کہوں کہ یہ بھی ایک بین الاقوامی تنظیم کا مسئلہ ہے تو؟" براؤن نے کار کے دروازے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں! —— اگر ایسا ہوتا تو تم پہلے ہی بتا دیتے" —— جوانا نے کہا اور جوانا نے دروازہ بند کر دیا۔ جوزف بھی دوسری طرف سے اندر بیٹھ چکا تھا۔

"تو پھر تم دونوں چھٹی کرو —— میں تمہیں بتا چکا ہوں۔ اس لئے اب تمہیں زندہ چھوڑنا حماقت ہے" —— براؤن نے یکلخت کرخت لہجے میں کہا، اور تیزی سے بغل سے ہلکی مشین گن نکالنے لگا۔ لیکن اسی لمحے جوانا نے پوری قوت سے دروازہ کھولا اور دروازہ ایک زوردار جھٹکے سے براؤن کے سینے سے ٹکرایا اور براؤن اچھل کر پشت کے بل سڑک پر گر گیا اس نے شائد یہ سمجھا تھا کہ جوانا کار کے اندر بیٹھ جانے کی وجہ سے بے بس ہو چکا تھا۔

www.urdupalace.com

براؤن کے نیچے گرتے ہی جوانا اچھل کر کار سے باہر نکلا اور پھر اس سے پہلے کہ براؤن سڑک سے اٹھتا، جوانا نے اچھل کر پوری قوت سے اس کی پسلیوں پر لات ماری اور براؤن کے حلق سے زوردار چیخ نکلی اور وہ دوبارہ گر کر بری طرح تڑپنے لگا۔ جوانا نے جھک کر اسے گردن سے پکڑ کر فضا میں بلند کیا اور پھر اس کا دوسرے ہاتھ کا زوردار تھپڑ ہوا میں لٹکے ہوئے براؤن کے چہرے پر پڑا اور براؤن کے منہ سے کئی دانت اس طرح نکل کر باہر آگرے جیسے پھلجھڑیاں چھوٹتی ہیں۔ اس کا گال پھٹ گیا تھا۔ دوسرے لمحے اس کی آنکھیں بند ہو گئیں اور جسم ڈھیلا پڑ گیا جوانا نے کار کا پچھلا دروازہ کھولا اور اسے پچھلی سیٹ پر دھکیل کر دروازہ بند کر دیا۔

"جوزف! ——— تم اس کی کار لے آؤ ——— ہم اسے دارالحکومت میں کسی جگہ چھوڑ دیں گے ——— البتہ اس براؤن کو رانا ہاؤس لے جاتے ہیں تاکہ اس سے ساری تفصیلات معلوم کی جاسکیں۔ یہ مجھے کوئی لمبا چکر معلوم ہوتا ہے ——— یہ بیچارہ میرے نام کی وجہ سے مرعوب ہو کر سب کچھ بتا چکا ہے" ——— جوانا نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا اور جوزف سر ہلاتا ہوا کار سے باہر نکل گیا اور پھر پچھلی کار کی طرف بڑھا۔ چابی اگنیشن میں موجود تھی۔ اس لئے وہ کار چلا کر آگے لے آیا۔ تب جوانا نے اپنی کار سٹارٹ کی اور پھر وہ دونوں خاصی تیز رفتاری سے چلتے ہوئے دارالحکومت کی طرف بڑھنے لگے براؤن پچھلی سیٹوں کے

www.urdupalace.com

درمیان بیہوش پڑا ہوا تھا۔ البتہ جوانا بیک مرر پر نگاہیں رکھے ہوئے تھا۔ تاکہ کہیں اچانک ہوش میں آکر براؤن اس پر پیچھے سے حملہ نہ کر سکے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے کار کی رفتار بھی آہستہ رکھی تھی تاکہ جوزف پیچھے نہ رہ جائے۔

دارالحکومت میں داخل ہونے کے بعد جوانا نے کار کی رفتار اور آہستہ کر لی اور جوزف اس کے ساتھ کار لے آیا۔

"بس کافی ہے ـــــ یہیں کسی جگہ کار روک کر واپس آجاؤ" جوانا نے کہا اور کار آگے بڑھا لے گیا۔ جوزف نے کار ایک سائیڈ پر روکی اور نیچے اتر کر جوانا کی کار کی طرف بڑھ آیا۔

"اس کا خیال رکھنا ـــــ یہ ہوش میں نہ آجائے" ـــــ جوانا نے جوزف کے بیٹھتے ہی براؤن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور پھر کار کی رفتار یکلخت تیز کر دی۔

www.urdupalace.com

سُرخ رنگ کی کار انتہائی تیز رفتاری سے پہاڑی سڑک پر دوڑ رہی تھی۔ سڑک ڈھلوانی اور خطرناک تو ویسے ہی تھی لیکن اس وقت پہاڑوں پر شدید بارش ہو رہی تھی اور سڑک پر کسی آبشار کی طرح بہتے ہوئے پانی نے سڑک کو انتہائی خطرناک اور پھسلوان بنا دیا تھا۔ لیکن اس سڑک اور اس ماحول میں ہی سیاہ رنگ کی کار خاصی تیز رفتاری سے اوپر کو چڑھی جا رہی تھی۔ اور کار کے اندر سٹیئرنگ پر بیٹھی ہوئی ایک نوجوان لڑکی نے ہونٹ بھینچ رکھے تھے۔ اس کے سنہرے بال سُرخ رنگ کے ربن میں بندھے ہوئے تھے اور اس کے جسم پر چھوٹا کوٹ اور چُست پتلون تھی۔ کار کی سائیڈ والی سیٹ پر ایک اُدھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ لیکن اس کے دونوں بازو اس کی پشت پر بندھے ہوئے تھے وہ چہرے سے انتہائی خوفزدہ دکھائی دے رہا تھا۔ کار کی پوزیشن اس قدر خطرناک

www.urdupalace.com

تھی کہ ہر قدم پر یوں لگتا تھا جیسے کار ابھی پھسل کر سینکڑوں فٹ گہرائی میں جا گرے گی اور خاص طور پر تنگ موڑ کاٹتے وقت تو اس آدمی کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل جاتی۔

"خاموش بیٹھو ڈاکٹر! ___ تم میری توجہ بٹا رہے ہو" ___ لڑکی نے ایک موڑ کاٹ کر انتہائی سخت لہجے میں ساتھ بیٹھے ہوئے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"فار گاڈ سیک ___ پلیز واپس چلو ___ ہم صحیح سلامت اوپر نہیں پہنچ سکتے" ___ ڈاکٹر نے بھنچے بھنچے اور انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"میں نے تمہیں پہلے بتایا ہے ڈاکٹر! ___ کہ میرا شوہر جان کنی کی حالت میں ہے ___ اور ہو سکتا ہے کہ ہمارے پہنچنے تک وہ مر چکا ہو ___ لیکن کم از کم میرے دل میں یہ حسرت تو نہ رہے گی کہ میں نے اس کے لئے طبی امداد کا بندوبست نہیں کیا" ___ لڑکی نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

اسی لمحے کار تیزی سے گہرائی کی طرف لپکی۔ لیکن لڑکی نے بڑی مہارت سے اُسے سنبھال لیا۔ چمکتی ہوئی بجلی کی روشنی میں ڈاکٹر کا چہرہ کسی لاش کی طرح سفید نظر آ رہا تھا۔

"تت ___ تت ___ تم اُسے کار میں ڈال کر ساتھ لے آتیں"۔ ڈاکٹر نے بے چین لہجے میں کہا۔

"وہ کار میں ڈالنے کے قابل نہیں رہا تھا ڈاکٹر ___ اس کے جسم کا گوشت گل رہا تھا" ___ لڑکی نے سپاٹ لہجے میں جواب

www.urdupalace.com

دیا اور اسی لمحے اس نے جیسے ہی ایک موڑ کاٹا ایک پہاڑی چٹان پر ایک چھوٹا سا کاٹیج نظر آنے لگ گیا۔ کاٹیج کی کھڑکیاں روشن تھیں۔ لڑکی نے کار کا رُخ اسی کاٹیج کی طرف موڑ دیا۔ اور چند لمحوں بعد کار اس کاٹیج کے آگے کو بڑھے ہوئے گیلری کے پورٹیکو میں جا کر رُک گئی۔

کار رکتے ہی لڑکی دروازہ کھول کر نیچے اُتری اور پھر بے تحاشا انداز میں دوڑتی ہوئی کاٹیج کے اندر بڑھ گئی۔ ڈاکٹر اسی طرح سائیڈ سیٹ پر بندھا ہوا بیٹھا تھا۔

چند لمحوں بعد کاٹیج کا دروازہ کھلا اور لڑکی اسی طرح بے تحاشا دوڑتی ہوئی کار کی طرف آئی۔ اس بار اس کا رُخ ڈاکٹر والی سائیڈ کی طرف تھا۔ اس نے جلدی سے کار کا دروازہ کھولا اور ڈاکٹر کو ایک جھٹکے سے آگے کی طرف جھکا کر اس نے اس کے بازوؤں پر بندھی ہوئی رسی کھولنا شروع کر دی۔

" وہ ابھی زندہ ہے ڈاکٹر! ——— اور یہ تمہارا پیشہ ورانہ فرض ہے کہ تم اس کی زندگی بچاؤ ——— تم بعد میں مجھے جو چاہے سزا دے دینا۔ لیکن مریض کی زندگی بچانا تمہارا فرض ہے" ——— لڑکی نے رسی کھولتے ہوئے سرد لہجے میں کہا اور ڈاکٹر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ وہ پہاڑوں سے نیچے ایک مکان میں رہتا تھا۔ شدید بارش اور خوفناک طوفان میں جب لڑکی اس کے پاس پہنچی تھی کہ وہ اس کے ساتھ اوپر پہاڑوں پر مریض دیکھنے [illegible] تو ڈاکٹر نے ایسے موسم میں جانے سے انکار کر دیا لیکن

www.urdupalace.com

لڑکی نے اس پر پستول تان لیا اور پھر اس نے پستول کی نال پر ڈاکٹر کو زبردستی لے جانا چاہا۔ لیکن جب ڈاکٹر نے مزاحمت کی تو اس لڑکی نے اسے تھپڑ مار کر نیچے گرا یا اور انتہائی پھرتی سے اپنی بیلٹ سے رسی نکال کر اس کے بازو پُشت پر باندھے اور پھر اُسے تقریباً گھسیٹتی ہوئی کار تک لے آئی اور ڈاکٹر کے احتجاج کے باوجود اس نے اُسے کار کی سیٹ پر دھکیلا اور اس کے بعد اندر سے اس کا ایمرجنسی میڈیکل باکس اٹھا کر کار میں ڈالا اور کار چلاتی ہوئی اُسے یہاں تک لے آئی تھی۔ ڈاکٹر اکیلا ایک ملازم کے ساتھ رہتا تھا لیکن آج ملازم چھٹی پر تھا۔

"ٹھیک ہے ——— میں اس کا علاج کروں گا" ——— ڈاکٹر نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا اور جلدی سے اپنے بازو ملتا ہوا کار سے نیچے اتر آیا۔ ظاہر ہے یہاں پہنچ کر وہ انکار بھی نہ کر سکتا تھا۔ ایک تو اس کا پیشہ ورانہ تقاضا اس کے سامنے تھا اور دوسرے اُسے یقین تھا کہ اب اگر اس نے انکار کیا تو لڑکی اُسے گولی مار دے گی۔

"تھینک یُو ڈاکٹر" ——— لڑکی نے کہا اور جلدی سے سیٹ کے نیچے پڑا ہوا بیگ اٹھایا اور ڈاکٹر کو بازو سے پکڑ کر دوڑتی ہوئی کاٹیج کے اندر داخل ہو گئی۔

ایک راہداری سے گذر کر جب ڈاکٹر ایک بڑے سے ہال نما کمرے میں پہنچا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ یہ کمرہ کسی شاندار لیبارٹری سے کم نہ تھا۔ ہر طرف لیبارٹری کا سامان پھیلا

www.urdupalace.com

ہوا تھا۔ فرش پر ایک خوبصورت سا غیر ملکی آنکھیں بند کئے پڑا تھا۔ اس کا جسم ننگا تھا اس نے صرف ایک انڈر ویئر پہنا ہوا تھا اور پورے جسم پر آبلے سے پڑے ہوئے تھے۔ جو پھٹ گئے تھے اور ان میں سے سرخ اور پیلے رنگ کا ملا جلا مادہ بہہ کر فرش پر اس کے جسم کے ساتھ اکٹھا ہو رہا تھا۔ نوجوان کا چہرہ تکلیف کی بے پناہ شدت سے تقریباً مسخ ہو چکا تھا۔ لیکن چہرے اور بازوؤں پر کوئی آبلہ نہ تھا۔ نوجوان کا سانس چل رہا تھا لیکن رک رک کر۔

"اس نے کوئی زہریلی چیز کھائی ہے" ——— ڈاکٹر نے نوجوان پر جھکتے ہوئے ساتھ کھڑی لڑکی سے پوچھا۔

"نہیں ڈاکٹر! ——— یہ ایک پتھر پر ریسرچ کر رہا تھا کہ پتھر یکلخت پھٹ گیا اور اس کے ریزے جہاں جہاں لگے وہاں وہاں آبلے پھوٹ پڑے ——— اس کا لباس میں نے اتارا ہے ——— یہ تو فوراً ہی بے ہوش ہو گیا تھا ——— ان ریزوں نے لباس میں ایسے سوراخ کر دیئے تھے جیسے تیزاب لگنے سے ہوتے ہیں" ——— لڑکی نے کہا۔

ڈاکٹر نے ایک لمحے کے لئے غور سے نوجوان کو دیکھا۔ پھر اس نے جلدی سے اپنا ایمرجنسی بیگ کھولا اور اس میں سے مختلف انجکشنز نکال کر اس نے انہیں ایک شیشی میں مکس کیا اور پھر سرنج بھر کر اس نے شیشی میں موجود آدھا محلول نوجوان کے ایک بازو میں اور باقی آدھا اس کے دوسرے بازو میں انجکٹ

www.urdupalace.com

کر دیا۔ اس کے بعد اس نے ایک اور انجکشن تیار کیا اور اُسے نوجوان کی کلائی کی رگ میں لگا دیا۔ تیسرا انجکشن لگانے کے بعد وہ خاموش بیٹھا نوجوان کو دیکھتا رہا۔

چند لمحوں بعد نوجوان کا رُک رُک کر چلتا ہوا سانس آہستہ آہستہ بحال ہونے لگ گیا۔ اور پھر اس کے آبلوں میں سے یکلخت نیلے رنگ کے بلبلے سے پھوٹنے لگے۔

"گڈ"۔۔۔ ڈاکٹر کے منہ سے نکلا اور اس نے جلدی سے ایک اور انجکشن تیار کیا پھر اُسے بھی دوسری کلائی کی رگ میں لگا کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"یہ بچ گیا ہے مسز۔۔۔۔۔" ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے قریب کھڑی لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مسز ورتھا جان ۔۔۔ میرے شوہر کا نام جان آرک ہے"۔ لڑکی نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"اب اس کے اندر سے زہریلا مادہ باہر نکل رہا ہے۔ اور جیسے جیسے یہ مادہ باہر نکلے گا ۔۔۔ تمہارا شوہر تندرست ہوتا جائے گا ۔۔۔ جب یہ نیلے رنگ کا مادہ نکلنا ختم ہو جائے گا تب اس کے زخموں پر مرہم لگا دوں گا ۔۔۔ اس طرح یہ بالکل ٹھیک ہو جائے گا"۔۔۔ ڈاکٹر نے کہا۔

"اوہ ڈاکٹر! ۔۔۔ یو آر گریٹ ۔۔۔ ویری گریٹ ۔۔۔ آئی۔ ایم ویری سوری"۔۔۔ لڑکی نے ڈاکٹر کے قدموں کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

www.urdupalace.com

" اوہ ! ___ نوبل بی ! ___ گریٹ تو تم ہو ___ میں تمہاری ہمت، جرأت اور شوہر سے تمہاری محبت سے بے حد متاثر ہوا ہوں ___ اب مجھے اپنے رویے پر شرمندگی ہو رہی ہے کہ ایک انسان کی جان بچانا میرا فرض تھا۔ لیکن میں نے اپنے فرض میں کوتاہی کی ہے ___ یہ شکر ہے کہ تمہارے شوہر کی حالت خطرے سے باہر ہو گئی ہے ___ اگر یہ مر چکا ہوتا تو یقین کرو۔ میں اپنے آپ کو کبھی معاف نہ کرتا" ___ ڈاکٹر نے بڑے پُر خلوص لہجے میں کہا اور لڑکی کو بازوؤں سے پکڑ کر اوپر اٹھا لیا۔

" نہیں ڈاکٹر ! ___ واقعی موسم ایسا تھا کہ اس موسم میں پہاڑوں پر کار چلانا خودکشی کے مترادف تھا ___ میں تو بہر حال مجبور تھی لیکن ___ ٹھیک ہے ڈاکٹر ! ___ تم بیٹھو۔ میں تمہارے لئے کافی بنا کر لاتی ہوں " ___ لڑکی نے بات بدلتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ڈاکٹر کو ایک طرف پڑی ہوئی کرسی گھسیٹ کر اس پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود دروازے کی طرف مڑ گئی۔

" لیکن ڈاکٹر ! ___ پلیز یہاں کسی چیز کو ہاتھ مت لگانا۔ یہاں بے شمار انتہائی خطرناک چیزیں موجود ہیں" ___ لڑکی نے دروازے کے قریب رُکتے ہوئے کہا۔

" ڈونٹ وری بے بی ! ___ میں سمجھتا ہوں" ___ ڈاکٹر نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔ اور لڑکی دروازے سے باہر نکل گئی۔ ڈاکٹر اب مریض کے ساتھ ساتھ لیبارٹری میں موجود ہر چیز

www.urdupalace.com

کا بغور جائزہ لینے لگا۔ اب اُسے احساس ہو رہا تھا کہ یہ لیبارٹری کسی ماہر معدنیات کی ہے۔ کیونکہ جگہ جگہ عجیب و غریب رنگوں اور ساختوں کے پتھر پڑے تھے۔ الماری میں موجود شیشیوں میں بھی مختلف قسم کے پتھروں کے ٹکڑے، ریت اور مٹی وغیرہ بھری ہوئی تھی۔

ابھی ڈاکٹر یہ سب کچھ دیکھ ہی رہا تھا کہ لڑکی اندر داخل ہوئی اس کے ہاتھ میں کافی کی ایک پیالی تھی۔ اس نے پیالی ڈاکٹر کی طرف بڑھا دی اور پھر اپنے شوہر کو دیکھنے لگی۔

اب نوجوان کا مسخ شدہ چہرہ صحیح ہوتا جا رہا تھا۔ سانس بھی اب ٹھیک ہو گیا تھا۔ اور آبلوں میں سے نکلنے والے نیلے رنگ کے مادے کی مقدار بھی کافی کم ہو گئی تھی۔

"یہ کیسا پتھر تھا مسز ورتھا! ——— جس نے مسٹر جان آرک کی یہ حالت کی ہے ———؟" ڈاکٹر نے کافی کی چسکیاں لیتے ہوئے تعجب بھرے لہجے میں پوچھا۔

"اسے آپ نہیں سمجھ سکتے ——— اس لئے اس کے متعلق بات کرنا ہی فضول ہے" ——— مسز ورتھا نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا اور ڈاکٹر خاموش ہو گیا۔

کافی ختم کر کے ڈاکٹر نے پیالی واپس ورتھا کو دی اور اُٹھ کر جان آرک پر جھک گیا۔ اس نے اُسے ایک اور انجکشن لگایا اور پھر بیگ سے ایک ٹیوب نکال کر اس میں موجود سفید رنگ کی مرہم اس نے نوجوان کے آبلوں پر لگا کر اس سے اُسے اچھی

www.urdupalace.com

طرح پھیلا دیا۔ آبلے نوجوان کے سینے اور پیٹ پر ہی بھٹے اس کے بازو۔ ٹانگیں اور پشت بچی ہوئی تھی۔

اچھی طرح مرہم لگا کر ڈاکٹر دوبارہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اور اسی لمحے جان آرک نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"جان!—— دیکھو ڈاکٹر نے تمہیں بچا لیا ہے"—— لڑکی نے جان آرک پر جھکتے ہوئے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"واقعی!—— حیرت ہے —— لیکن ڈاکٹر اس موسم میں"—— جان نے کراہتے ہوئے انداز میں ڈاکٹر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں اسے زبردستی اغوا کر کے لائی ہوں"—— ورتھا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"شکریہ ڈاکٹر!—— یہ میری بیوی انتہائی جذباتی ہے—— اس نے آپ کو تکلیف دی"—— جان نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اب اس کا چہرہ مکمل طور پر بحال ہو چکا تھا۔

"ایسی کوئی بات نہیں—— یہ میرا فرض تھا—— لیکن ابھی تم نے آرام کرنا ہے"—— ڈاکٹر نے آگے بڑھ کر جان آرک کو بازو سے پکڑ کر اٹھنے میں مدد دیتے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ڈاکٹر!—— بس اچانک ہی سب کچھ ہو گیا"—— جان نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"اب تم کیسا محسوس کر رہے ہو جان"—— ورتھا نے پوچھا۔

"بالکل ٹھیک!—— اب مجھے تکلیف کا قطعاً احساس نہیں ہے—— مجھے ایک بار پھر ڈاکٹر کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے"۔

www.urdupalace.com

جان نے کہا۔
"بس تمہاری زندگی بچ گئی ہے ـــــ میرے لئے یہی بڑی بات ہے ـــــ لیکن میرے خیال میں ابھی موسم خراب ہے"۔
ڈاکٹر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
"بے حد خراب ہے ڈاکٹر" ـــــ ورمتھا نے کہا اور دوسرے لمحے اس نے اچانک کوٹ کے اندر سے ریوالور نکالا اور پھر اس سے پہلے کہ ڈاکٹر کچھ سمجھتا، ایک دھماکہ ہوا اور ساتھ ہی ڈاکٹر کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ الٹ کر پشت کے بل پیچھے پڑی ہوئی کرسی پر گرا اور پھر کرسی سمیت فرش پر جا گرا۔ اس کی پیشانی میں سوراخ ہو چکا تھا۔ وہ نیچے گرنے تک ختم ہو چکا تھا۔
"اس کی موت ضروری تھی جان! ـــــ ورنہ ہم سب پر عیاں ہو جاتے اور ہمارے مخالف ہمیں آسانی سے دبوچ لیتے" ـــــ ورمتھا نے بڑے سرد لہجے میں ریوالور کی نال کو پھونک مارتے ہوئے کہا۔
"میں سمجھتا ہوں ورمتھا! ـــــ لیکن کہیں پیچھے اس ڈاکٹر کی تلاش نہ شروع ہو جاتے" ـــــ جان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
"نہیں! ـــــ یہ اپنے مکان میں اکیلا تھا ـــــ اور کسی کو اس کے یہاں آنے کا علم نہیں ہے" ـــــ ورمتھا نے ریوالور واپس کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔
"تو پھر ایسا کرو کہ اس کی لاش کو اٹھا کر تیزاب کے تالاب میں ڈال دو۔ تاکہ اس کی یہاں موجودگی کا کوئی نشان باقی نہ رہے

www.urdupalace.com

جان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ——— تم جا کر اندر کمرے میں لیٹو ——— میں اس کا تمام بندوبست کر کے آتی ہوں " ——— ورہتا نے کہا اور جان آہستہ آہستہ چلتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

لیبارٹری سے باہر نکل کر جان اسی راہداری میں آیا اور پھر اس راہداری کے آخری سرے پر موجود دروازہ کھول کر وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچ گیا جہاں ایک ڈبل بیڈ پڑا ہوا تھا۔ ڈبل بیڈ پر وہ بڑی احتیاط سے پشت کے بل لیٹ گیا۔ چند لمحے وہ خاموش پڑا باہر سے آوازیں سننے کی کوشش کرتا رہا۔ پھر وہ آہستہ سے اٹھا اور اس نے بیڈ کے نیچے ہاتھ بڑھا کر کسی چیز کو ٹٹولا۔ چند لمحوں بعد جب اس کا ہاتھ باہر آیا تو اس میں ایک چپٹا سا باکس تھا۔ اس نے باکس پر لگا ہوا بٹن دبا دیا۔

" ہیلو ——— ایچ۔ پی ڈان اٹنڈنگ " ——— چند لمحوں بعد ہی اس باکس سے ایک مدھم سی آواز سنائی دی۔ بیڈ پر لیٹے ہوئے جان کی نظریں مسلسل دروازے کی طرف لگی ہوئی تھیں۔

" جان آرک بول رہا ہوں ڈان " ——— جان نے آہستہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا بات ہے جان ! ——— تمہاری آواز میں کچھ دھیما پن ہے " ڈان نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

" کچھ نہیں ——— بس اچانک ایک حادثہ ہو گیا تھا ——— مرتے مرتے بچا ہوں ——— لیکن تمہارے لئے خوشخبری ہے۔ میں نے

www.urdupalace.com

کے۔ وِن کو علیحدہ کرنے کا فارمولا تلاش کر لیا ہے ـــــ اب وہ آسانی سے ان پتھروں سے علیحدہ ہو سکتا ہے" ـــــ جان نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا ـــــ کیا کہہ رہے ہو ـــــ کے۔ وِن کو ان پتھروں میں جذب ہونے کے بعد علیحدہ کیا جا سکتا ہے" ـــــ دوسری طرف سے بولنے والے ڈان کی آواز میں بے پناہ تعجب تھا۔

"ہاں بالکل ! ـــــ اسی کی دریافت میں تو یہ حادثہ ہوا تھا۔ بہرحال میرا خیال درست نکلا ہے ـــــ اسے علیحدہ کیا جا سکتا ہے ـــــ تم روسیاہ خفیہ اطلاع بھجوا دو اور اپنی ٹیم کو تیار رکھو۔ جیسے ہی کے۔ وِن علیحدہ ہو گا میں اشارہ کر دوں گا۔ تم لوگ چھاپہ مار دینا" ـــــ جان نے مدھم لہجے میں کہا۔

"تم نے اچھا کیا اطلاع کر دی ـــــ ورنہ میں اور جیکی کو لینز تو کیا، روسیاہ والے بھی سمجھتے تھے کہ جذب شدہ معمولی مقدار بھی علیحدہ نہیں کی جا سکتی ـــــ بہرحال تم فکر نہ کرو ـــــ ہم تیار رہیں گے" ـــــ ڈان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پہلے میں بھی مایوس ہو گیا تھا ـــــ لیکن اچانک ایک فارمولا کامیاب ہو گیا ـــــ گو اس نے مجھے شدید زخمی تو کر دیا ہے۔ لیکن بہرحال میں کامیاب ہو گیا ہوں" ـــــ جان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ پھر اب اس کو علیحدہ کرنے اور اپنے ملک لے چلنے کا ورنتھا نے کیا پروگرام بنایا ہے" ـــــ ڈان

www.urdupalace.com

نے پوچھا۔

"علیحدہ کرنے کا کام تو میں چند روز بعد شروع کروں گا ـــــ باقی پروگرام کا علم ورتھا کو ہوگا ـــــ وہ مجھے کہاں بتاتی ہے۔ بہرحال کے۔ وکن علیحدہ ہوتے ہی میں اشارہ کر دوں گا۔ اس کے بعد باقی کام تم نے خود کرنا ہے" ـــــ جان نے کہا۔

"تم اس کی فکر نہ کرو ـــــ یہ کام ہو جائے گا۔ تم صرف اشارہ کر دینا" ـــــ ڈان نے کہا۔

"بس یہ خیال رکھنا کہ ورتھا کو میرے ڈبل ایجنٹ ہونے کا علم نہ ہو جائے ـــــ وہ بے حد سفاک عورت ہے۔ وہ ایک لمحے میں مجھے گولی مار دے گی" ـــــ جان نے کہا۔

"اسے کیسے پتہ چل سکتا ہے ـــــ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ہم ساری کارروائی اس انداز میں کریں گے کہ کسی کو تم پر شک نہ ہوگا"۔ ڈان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے ـــــ بہرحال یہ تمہارا کام ہے جس طرح مناسب سمجھو کرو ـــــ میں نے اپنا کام کر دیا ہے" ـــــ جان نے جواب دیا۔

"تم فکر نہ کرو جان! ـــــ ارے ہاں! ـــــ ورتھا کیا کر رہی ہے" ـــــ؟ ڈان نے چونک کر پوچھا۔

"ورتھا لیبارٹری میں ہے ـــــ اب میں کال بند کر رہا ہوں۔ مجھے خطرہ ہے کہ وہ آ نہ جائے" ـــــ جان نے جلدی سے کہا اور پھر باکس کا بٹن آف کر کے اس نے جلدی سے اسے بیڈ کے نیچے

www.urdupalace.com

واپس اس کی جگہ پہنچا دیا۔

تھوڑی دیر بعد ورتھا دروازے پر نمودار ہوئی۔

"اب کیا حال ہے تمہارا جان" ——— ورتھا نے مسکراتے ہوئے جان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"اب قدرے بہتر محسوس کر رہا ہوں" ——— جان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے ڈینم نے اطلاع دی ہے کہ جینی کولینز اور اس کے ساتھیوں کو دارالحکومت میں دیکھا گیا ہے ——— انہوں نے یہاں ہوٹل شبستان میں ڈیرہ ڈالا ہوا ہے اور انہوں نے یہاں ایک میجک شو بھی کیا ہے ——— اور پھر وہ سب اس ہوٹل کے مالک نواب شہریار خان کی حویلی میں مہمان بن کر گئے ہیں۔ اور یہ بھی پتہ چلا ہے کہ نواب شہریار خان انہی پہاڑیوں کے عقبی طرف ایک بڑی حویلی میں رہتا ہے ——— بہت بڑا جاگیردار اور سنکی سا آدمی ہے۔ اس کی ایک بیٹی بھی ہے" ——— ورتھا نے سنجیدہ لہجے میں جان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ! ——— یہ اطلاع تو بے حد اہم ہے ——— جینی کولینز کا ایسے موقع پر یہاں ٹپکنا ——— اور پھر ان پہاڑیوں کے عقب میں کسی جاگیردار کا مہمان بننا ——— یہ سب باتیں بتا رہی ہیں کہ وہ کسی خاص چکر میں ہے" ——— جان نے بھی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

[illegible]

www.urdupalace.com

عقب میں نہ آتی ——— لیکن اُسے ہماری یہاں موجودگی کا علم کیسے ہوا۔ یہ ایک عجیب بات ہے ——— اور یہ بھی پتہ چلا ہے کہ جن پہاڑیوں پر ہم کام کر رہے ہیں اس سے ملحقہ علاقے کا جاگیردار سنٹرل انٹیلی جنس کا سربراہ سر رحمان ہے ——— نواب شہریار خان اور سر رحمان ٹکر کے جاگیردار ہیں ——— البتہ نواب شہریار خان اپنی جاگیر پر رہتا ہے ——— جب کہ سر رحمان دارالحکومت میں رہتا ہے۔ یہاں جاگیر پر ان کے ملازم رہتے ہیں" ——— ورتھا نے کہا۔

"ہوں! ——— تمہارا اندازہ درست ہو سکتا ہے کہ جینی کو بھی کے۔ وَن کی سُن گُن پڑ گئی ہے ——— وہ بھی یقیناً اسی چکر میں یہاں آئی ہو گی ——— لیکن اُسے اطلاع کس طرح ملی ———؟ یہ واقعی سوچنے والی بات ہے" ——— جان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہم میں سے کوئی غدار موجود ہے۔ اس نے یقیناً ہماری کوششوں کی رپورٹ پہنچا دی ہو گی ——— ہو سکتا ہے کہ ہماری یہ لیبارٹری ان کی نگاہوں میں ہو" ——— ورتھا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"نہیں ورتھا! ——— ایسا ہونا ناممکن ہے۔ اس لیبارٹری کی تفصیلات کے بارے میں تو سوائے میرے اور تمہارے اور کوئی شخص بھی واقف نہیں ہے" ——— جان نے جواب دیا۔

"پھر [illegible]

www.urdupalace.com

پھر اس کا خاتمہ ضروری ہو جائے گا" ——— ورتھا نے انتہائی
کرخت لہجے میں کہا۔

"یہ جینی کولینز درحقیقت کون ہے ورتھا" ——— جان نے
ورتھا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"بظاہر وہ سوئٹزر لینڈ کی سرکاری ایجنٹ ہے۔ لیکن دراصل
اس کے تعلقات کے۔ جی۔ بی سے بھی ہیں ——— وہ ڈبل ایجنٹ
ہے ——— انتہائی چالاک۔ عیار اور خطرناک ایجنٹ ہے" ———
ورتھا نے ساتھ پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اوہ ——— اگر وہ سوئٹزر لینڈ کی سرکاری ایجنٹ ہے تو تم بھی تو
سوئٹزر لینڈ کی ایجنٹ ہو ——— تم نے اسے ٹریس کیوں نہیں
کیا ——— تم سرکاری طور پر ایسا کر سکتی ہو" ——— جان نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

"تم ان باتوں کو نہیں سمجھ سکو گے جان ——— یہ پیچیدہ مسائل
ہیں ——— تم انہیں مجھ پر چھوڑ دو اور صرف اپنے کام پر توجہ
رکھو ——— کے۔ ڈان کو پتھروں سے علیحدہ کرنے کا فارمولا تم نے
بہرحال ایجاد کر لیا ہے ——— یہ ہمارے لئے بڑی خوشی کی بات
ہے ——— لیکن یہ فارمولا کیا ہے۔ مجھے تفصیل سے بتاؤ" ———
ورتھا کا لہجہ خشک تھا۔

"اب تجربہ تو تمہارے سامنے ہوا ہے ——— آرکس پوائنٹ
تھری اسے پھاڑ دیتا ہے ——— اس لئے آرکس پوائنٹ ٹو کا
[illegible] الیون سکس ٹی

www.urdupalace.com

سپرے کر دیا جائے تو کے۔ون آسانی سے علیحدہ ہو جائے گا"۔۔۔۔ جان نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ تم نے یہ فارمولا کے۔جی۔بی تک نہیں پہنچایا"۔۔۔۔؟ ورتھا نے بغور جان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

"تم نے یہ کیسے سوچا کہ میں ایسا کر سکتا ہوں"۔۔۔۔ جان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ تم نے روسیاہ والوں کو اس سارے پروجیکٹ کی اطلاع دی ہے۔۔۔۔ اور ابھی تمہاری ڈان سے ہونے والی گفتگو میں دروازے سے باہر کھڑی سنتی رہی ہوں۔۔۔۔ گو اس گفتگو میں تم نے ڈان کو فارمولا نہیں بتایا لیکن بہر حال تم غدار ہو۔۔۔ اور میں غداروں کو ایک لمحے کے لئے بھی برداشت نہیں کر سکتی"۔۔۔۔ ورتھا نے ریوالور نکالتے ہوئے کہا۔

"کک۔۔۔ کک۔۔۔ کیا کہہ رہی ہو"۔۔۔۔ جان بُری طرح بوکھلا کر اُٹھ بیٹھا۔

"مسٹر جان آرک!۔۔۔۔ میں تمہارے ناز نخرے اٹھانے اور تمہاری ہیوی تک بننے کے لئے اس لئے اب تک مجبور تھی کہ تمہارے علاوہ اور کوئی آدمی اس قابل نہ تھا کہ کے۔ ون تلاش کر کے اُسے پہچان سکے۔ اُسے نکالے اور سنبھالنے کے تجربات کر سکے۔۔۔۔ لیکن مجھے معلوم ہے کہ تم بھی ڈبل ایجنٹ ہو۔۔۔۔ تمہارا تعلق کے۔جی۔بی سے ہے۔۔۔۔ میرے پاس تمہاری اس

www.urdupalace.com

گفتگو کی ٹیپ موجود ہے جس میں تم نے یہاں لیبارٹری بنانے اور کے۔ وَن کی تلاش کے بارے میں ہمارے تمام پروجیکٹ کی تفصیلات کے۔ جی۔ بی کو سپیشل کوڈ میں دی تھیں ـــــ تمہاری جو گفتگو جینی کولینز سے ہوئی وہ بھی میرے پاس ریکارڈ ہے۔ تم ورمھا کو ایک عام ایجنٹ سمجھ رہے تھے۔ لیکن تمہیں شاید معلوم نہیں کہ میں ایکریمیا کی ٹاپ سپر ایجنٹ بھی ہوں اور میرا نمبر تھری وَن وَن ہے" ــــــ ورمھا کے لہجے میں انتہائی سختی تھی اور جان آرک کی آنکھیں بُری طرح پھیل گئی تھیں۔

"تت ـــ تت ـــ تم ورمھا ـــــ تم ـــــ تمہیں یہ ـــــ" جان آرک بُری طرح بوکھلایا ہوا تھا۔

"ہاں! ـــ مجھے سب کچھ معلوم تھا ـــــ لمحہ لمحہ کی رپورٹ میرے پاس موجود ہے ــــ میں نے خفیہ طور پر یہاں ایسے انتظامات کر لئے تھے اور یہ بھی سُن لو کہ میں اپنی جان پر کھیل کر اس ڈاکٹر کو تمہارے علاج کے لئے یہاں لے آئی تھی اس لئے نہیں کہ مجھے تم سے محبت تھی ـــــ بلکہ میں صرف تم سے یہی پوچھنا چاہتی تھی کہ تمہارے ذہن میں کے۔ وَن علیحدہ کرنے کے لئے کیا پلان ہے۔ کیونکہ میں اسے پوری طرح سمجھ نہ سکی تھی ـــــ اور اب میں نے تسلی کر لی ہے۔ اس لئے اب تم فارغ" ـــــــ ورمھا نے کہا اور دوسرے لمحے اس نے ٹریگر دبا دیا۔ ایک بار پھر دھماکا ہوا اور اس کے ساتھ ہی جان کے حلق سے چیخ نکلی اور الٹ کر بیڈ پر گرا۔ اسے بھی گولی عین پیشانی

www.urdupalace.com

کے درمیان پڑی تھی۔ شاید جان آرک کے تصور میں بھی نہ تھا کہ اس کے سامنے بچھ بچھ جانے والی ورتھا دراصل اس قدر خوفناک عورت ہوگی۔

"میں اپنی راہ میں حائل ہونے والی ہر رکاوٹ کو ایک لمحہ ضائع کئے بغیر دور کر دینے کی عادی ہوں مسٹر جان آرک" —— ورتھا نے پھونک مار کر ریوالور کی نال سے نکلنے والی دھوئیں کی لکیر کو فضا میں پھیلایا اور پھر تیزی سے واپس مڑی اور پھر اس کمرے سے نکل کر وہ تیزی سے بھاگتی ہوئی دوبارہ لیبارٹری میں گئی۔ اس نے جلدی سے لکڑی کی بنی ہوئی ایک بڑی الماری کو ایک سائیڈ میں کھسکایا اور اس کے پیچھے لکڑی کی دیوار اور الماری کی پشت کے درمیان رکھے ہوئے ایک سُرخ رنگ کے گتے کی شیٹ باہر نکال لی اور پھر اس شیٹ کو درمیان سے توڑ کر دو کیا۔ اس گتے پہ پہلے سے ایسے نشانات موجود تھے جو ظاہر کرتے تھے کہ انہیں آسانی سے ٹکڑے کیا جاسکتا ہے۔ پھر ان دو ٹکڑوں کو اس نے مزید دو دو ٹکڑوں میں تبدیل کیا۔ اس طرح شیٹ چار ٹکڑوں میں تبدیل ہوگئی تو اس نے ایک ٹکڑا لیبارٹری میں موجود لکڑی کی میز پر رکھا اور تیزی سے اس کا ایک کونا چٹکی سے مروڑا اور پھر اس گتے کے اوپر جمی ہوئی سٹکر نما شیٹ علیحدہ کی اندر سے گتے کا رنگ زرد تھا۔ پھر دوسرے ٹکڑے اٹھا کر وہ لیبارٹری سے باہر نکلی اور اس نے ایک ٹکڑا بیڈ روم میں، ایک ڈرائنگ روم میں اور چوتھا ٹکڑا اسی نے ایک اور کمرے میں رکھا

www.urdupalace.com

ان پر موجود تیلی شٹیس ہٹائیں اور خود تیزی سے دوڑتی ہوئی کاٹیج سے باہر نکل آئی۔ باہر اس کی سرخ رنگ کی کار موجود تھی۔ کار کا دروازہ کھول کر وہ اچھل کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی۔ بارش کا زور اگرچہ ٹوٹ گیا تھا لیکن بارش بہرحال جاری تھی۔ ورتھانے تیزی سے کار بیک کی اور پھر اسے موڑ کر واپس مین روڈ کی طرف بڑھنے لگی۔

مین روڈ پر پہنچ کر اس نے کار کا رخ نیچے کی طرف کیا اور کار روک کر اس کے ڈیش بورڈ کو کھولا اور اس میں سے ایک چھوٹا سا ڈبہ نکال کر وہ کار سے باہر نکل آئی۔ اس نے ڈبے پر موجود مختلف بٹن دبائے تو ڈبے میں سے ہلکی سی سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔ اس کی نظریں سامنے موجود کاٹیج پر جم گئیں۔

وہ چند لمحوں تک خاموش کھڑی کاٹیج کو دیکھتی رہی جس کی کھڑکیوں سے اب بھی روشنی باہر جھانک رہی تھی اور پھر اس نے ڈبے کے کونے میں موجود سرخ رنگ کے بٹن کو انگوٹھے سے پریس کر دیا۔ اس کے ہاتھ کو ہلکا سا جھٹکا لگا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ڈبے میں سے نکلنے والی آواز بند ہو گئی۔ اور اس نے ڈبہ ایک طرف پہاڑی چٹانوں میں اچھال دیا۔ اب وہ خاموش کھڑی کاٹیج کو دیکھ رہی تھی۔ اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے۔ اور پھر چند لمحے مزید گذرے تھے کہ اس کے لبوں پر مسکراہٹ تیرنے لگی۔

کاٹیج میں سے اب آگ کے شعلے نکلنے لگے تھے۔ اور پھر

www.urdupalace.com

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact us through Whatsapp on following numbers

+92-348-8709449

www.urdupalace.com

دیکھتے ہی دیکھتے ان شعلوں نے پورے کاٹیج کو ڈھانپ لیا۔ اوپر سے بارش مسلسل جاری تھی۔ لیکن آگ بجھنے کی بجائے لمحہ بہ لمحہ تیز ہوتی جا رہی تھی اور کاٹیج اب دھڑا دھڑ جل رہا تھا۔ دیکھتے دیکھتے ہی پورا کاٹیج جل کر ڈھیر ہونے لگا۔

اور پھر ایک ہلکا سا دھماکا ہوا اور جلتا ہوا کاٹیج یکلخت فضا میں اچھلا اور پھر اس کا جلتا ہوا ملبہ اِدھر اُدھر چٹانوں میں پھیلتا چلا گیا۔ ورتھا بڑے مطمئن انداز میں دوبارہ کار میں بیٹھ گئی۔

"صبح تک یہاں کسی چیز کا نام و نشان تک نہ ہو گا ——— نہ لاشوں کا ——— نہ جلنے کا ——— بس چٹانیں ہی چٹانیں ہوں گی"۔ ورتھا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کار ——— کو ایک جھٹکے سے آگے بڑھا دیا۔

www.urdupalace.com

یونیورسل بک سیلرز اینڈ لائبریری
موبائل سٹال

عمران بانو کے ساتھ چلتا ہوا حویلی کی لمبی، چوڑی اور شاہانہ انداز میں سجی ہوئی راہداری سے گذر کر ایک بڑے ڈائننگ ہال میں داخل ہوا۔

یہ ڈائننگ ہال انتہائی وسیع و عریض تھا۔ جس کے درمیان میں ایک جہازی سائز کی ڈائننگ ٹیبل موجود تھی۔ یہ ڈائننگ ٹیبل عام سائز سے تقریباً چھ گنا بڑی تھی اور کم از کم تیس کرسیوں کی تھی۔ ہال میں روشنیاں مدھم تھیں اور ڈائننگ ٹیبل پر خوبصورت اور منقش پیالوں میں اونچی اور بڑی بڑی شمعیں روشن تھیں جس کی وجہ سے ماحول بڑا قدیم اور رومانٹک ہو گیا تھا۔

نواب شہریار خان ایک سائیڈ پر اکیلا بیٹھا ہوا تھا جبکہ ایک سائیڈ پر ایک نوجوان آدمی جس نے سر پر پگڑی پہنی ہوئی تھی بیٹھا تھا۔ اور اس کے قریباً چھ ساتھی ترتیب میں بیٹھے ہوئے تھے۔

www.urdupalace.com

ان چھ ساتھیوں میں دو غیر ملکی لڑکیاں تھیں جن میں سے ایک لڑکی پروفیسر کے بالکل ساتھ اور دوسری سب سے آخر میں بیٹھی ہوئی تھی۔

"یہ میری بیٹی بانو ہے ––– اور یہ ہمارا مہمان عمران ہے میرے پرانے دوست سر رحمان کا بیٹا علی عمران ––– جس طرح آپ لوگ یہاں پہلی بار آئے ہیں ––– اسی طرح اتفاق سے یہ بھی پہلی بار آیا ہے" ––– نواب شہریار خان نے بانو اور عمران کا تعارف اس غیر ملکی لڑکی سے کراتے ہوئے کہا۔

"یہ پروفیسر اے۔ بی۔ سی ہیں ––– شعبدہ بازی کے ماہر ––– اور یہ ان کی دوست ––– کیا نام بتایا تھا ذرا مشکل سا نام ہے" ––– نواب شہریار خان نے کہا۔

"جینی کولینز جناب" ––– لڑکی نے خود ہی اپنا نام بتاتے ہوئے کہا۔

"ہاں جینی کولینز ––– اور باقی پروفیسر کے ماتحت ہیں" ––– نواب شہریار خان نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور بانو اور عمران رسمی فقرے کہہ کر میز کی دوسری سائیڈ پر بیٹھ گئے۔

عمران نے مارک کیا کہ جینی کولینز کی نظریں اس پر جمی ہوئی تھیں جبکہ عمران کے چہرے پر ایسی شرماہٹ اور لوکھلاہٹ تھی جیسے کوئی انتہائی پردہ دار لڑکی کو اچانک برقعہ اتروا کر مردوں کی محفل میں لا کر بٹھا دیا گیا ہو۔ وہ بری طرح شرمانے کی بھرپور اداکاری کر رہا تھا۔

"یہ عمران صاحب تو لڑکیوں کی طرح شرما رہے ہیں" ––– اچانک

www.urdupalace.com

جینی نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا اور عمران کا چہرہ شرم سے اور زیادہ سرخ ہو گیا اور اس نے نظریں جھکا لیں۔

"کمال ہے ——— ابھی تو تم اچھے بھلے تھے ——— خوب اونچی اونچی باتیں کر رہے تھے" ——— بانو نے حیرت بھرے انداز میں عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"مم ——— مم ——— مجھے ——— بب ——— بب ——— باز ——— نظر آ رہے ہیں ——— اور اماں بی کہتی ہیں کہ ننگے بازو دیکھنے سے گناہ ہوتا ہے" ——— عمران نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔

"ننگے بازو ! ——— کیا مطلب" ——— ؟ نواب شہر یار خان اور بانو بیک آواز ہو کر بولے۔

"ان مم ——— مم ——— محترمہ کے ——— سفید سفید ننگے ———" عمران نے جینی کی طرف اشارہ کر کے دوبارہ نظریں جھکا لیں اور بانو اور نواب شہر یار خان سمیت سب ہنس پڑے۔

"کیا بکواس ہے یہ ——— یہ تو ان کا لباس ہے" ——— بانو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"لباس ! ——— تو کیا یہ ننگے نہیں ہیں ——— کمال ہے۔ بالکل انسانی کھال جیسا لباس ——— حیرت ہے" ——— عمران نے اس طرح چونک کر حیرت سے سامنے بیٹھی جینی کے بازوؤں کو گھورتے ہوئے کہا کہ جینی کی ہنسی نکل گئی۔

"یہ لباس نہیں ——— واقعی ننگے ہیں یہ" ——— جینی نے کہا۔

www.urdupalace.com

"ارے دیکھا ____ میں نے کہا نہیں تھا ____ اللہ توبہ ____ اللہ میاں معاف کرنا ____ دوزخ میں نہ ڈالنا ____ میرا کوئی قصور نہیں ہے" ____ عمران نے جیبنی کا فقرہ سنتے ہی انتہائی بوکھلاہٹ آمیز لہجے میں کہا اور پھر جلدی سے جھک کر میز پر ناک رگڑنا شروع کر دی۔

"یہ کیا حماقت ہے عمران! ____ سیدھے ہو کر بیٹھو ____ تم ہمارے مہمان ہو" ____ نواب شہریار خان کو اس بار واقعی غصہ آ گیا تھا۔

"حماقت نہیں نواب صاحب! ____ گناہ ____ دوزخ کے فرشتے کوڑے مارتے ہیں ____ سچی اماں بی کہتی ہیں" ____ عمران نے جواب دیا۔

"بانو! ____ اسے سمجھاؤ ____ یہ ہماری توہین کر رہا ہے اور ہم بار بار توہین برداشت نہیں کر سکتے" ____ نواب شہریار خان نے اکھڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"عمران! ____ تم نے کبھی شعبدہ بازی دیکھی ہے" ____ بانو نے موضوع بدلنے کی خاطر کہا۔

"ہاں ____ کئی بار" ____ عمران نے یکلخت سیدھا ہوتے ہوئے جواب دیا۔

"کہاں دیکھی ہے" ____؟ بانو نے چونک کر پوچھا۔

میرا باورچی ہے رانا سلیمان پاشا ____ وہ بڑا شوقین ہے میں اسے گرم مصالحہ لینے کے لئے بھیجتا ہوں ____ اور وہ لے آتا

www.urdupalace.com

ہے شعبدہ ——— میں اسے کہتا ہوں کہ جاکر مونگ کی دال لے آؤ مگر جب وہ واپس آتا ہے تو اس کی بغل میں شعبدہ ہوتا ہے اور پھر چاہے میں بھوکا مرجاؤں ——— اس کی بازی ہی ختم نہیں ہوتی" ——— عمران نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

کیا بکواس ہے ——— کیا تم ہمارے مہمان پروفیسر کا مذاق اڑا رہے ہو" ——— نواب شہریار خان نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"مہمان پروفیسر کا مذاق ——— ارے نہیں نواب صاحب !۔ میں سچ کہہ رہا ہوں ——— اُسے بڑی علت ہے اس شعبدہ بازی کی ——— میں تو تنگ آگیا ہوں ——— سارے فلیٹ میں وہ شعبدے ہی شعبدے پھرتے رہتے ہیں غٹرغوں کرتے ——— ہر جگہ خراب کر دیتے ہیں ——— لیکن وہ باز ہی نہیں آتا" ——— عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"شعبدے غٹرغوں کرتے ہیں ——— کیا مطلب" ——— ؟ اس بار پروفیسر نے ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا۔

"ظاہر ہے غٹرغوں ہی کر سکتے ہیں جو زبان اللہ میاں نے انہیں دی ہے ——— اب وہ فارسی تو بولنے سے رہے"۔ عمران نے اس طرح کہا جیسے پروفیسر کی جہالت پر اُسے رونا آرہا ہو۔

"کیا تم کبوتروں کی بات کر رہے ہو" ——— ؟ اس بار بانو نے کہا۔

www.urdupalace.com

"کبوتر ــــ ہاں تم انہیں کبوتر بھی کہہ سکتی ہو ــــ لیکن میرا باورچی آغا سلیمان پاشا انہیں شعبدہ کہتا ہے ــــ وہ آسمان پر پلٹنیاں کھاتے ہیں ــــ یکلخت پر سمیٹ کر گرتے ہیں جیسے مر گئے ہوں ــــ پھر قلابازیاں کھانا شروع کر دیتے ہیں۔ واقعی شعبدے ہیں ــــ لیکن میری بھوک ــــ بس مجھے اسی بات سے چڑ ہے" ــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور اس بار بانو اس طرح ہنسی کہ اس کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

"بانو! ــــ کیا اس احمق کے ساتھ تم بھی احمق بن گئی ہو ــــ میں سر رحمان سے بات کروں گا ــــ اسے تو پاگل خانے میں ہونا چاہیئے" ــــ نواب شہریار خان نے اپنی بیٹی بانو کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"ڈیڈی کو کہنے کی کیا ضرورت ہے ــــ وہ تو میں اب بھی وہیں موجود ہوں" ــــ عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا اور نواب شہریار خان کا چہرہ یکلخت سیاہ پڑ گیا وہ اچانک اپنی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"کہاں مر گئے تم اسلم ــــ طالب! ــــ سب لوگ آؤ۔ جلدی سے آؤ اور اسے اٹھا کر حویلی سے باہر پھینک آؤ ــــ ورنہ میں اسے گولی مار دوں گا" ــــ نواب شہریار خان نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

دوسرے لمحے ہال کے دروازوں سے دس بارہ قوی ہیکل نوجوان تیزی سے اندر داخل ہوئے۔

www.urdupalace.com

"ابا جان! — پلیز آپ ان کی باتوں کا خیال نہ کریں — یہ معصوم سے آدمی ہیں — پلیز کھانا شروع کیجیے" — بانو نے یکلخت مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

"ہرگز نہیں — میں اب اس احمق کو مزید برداشت نہیں کر سکتا" — نواب شہریار خان نے بُری طرح پیر پٹختے ہوئے جواب دیا۔

"بالکل بالکل نواب صاحب! — احمقوں کو برداشت نہیں کیا جا سکتا — آپ بالکل درست فرما رہے ہیں" — عمران نے خود ہی نواب شہریار خان کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے کہا۔

"سنو! — آخری دفعہ معاف کر رہا ہوں — اب اگر تم نے کوئی احمقانہ حرکت کی تو اس بار گولی مار دوں گا" — نواب شہریار خان نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا اور دروازے سے اندر آنے والے افراد کو ہاتھ کے اشارے سے واپس جانے کا کہہ کر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئے۔

"کھانا لگاؤ" — بانو نے ان کے بیٹھتے ہی اونچی آواز میں ایک سائیڈ پر کھڑے باوردی بیروں سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ تیزی سے حرکت میں آ گئے اور میز پر کھانا لگانا شروع کر دیا۔

"آپ کے والد کیا کام کرتے ہیں" —؟ اچانک سامنے بیٹھی جلینی نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"میرے والد — مم مگر وہ تو بوڑھے ہیں — یقین نہ آئے تو نواب صاحب سے پوچھ لیجیے" — عمران نے چونک

www.urdupalace.com

کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے ان کی عمر تو نہیں پوچھی ـــــ کام پوچھا ہے" ـــــ جلینی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بڑے سخت مزاج آدمی ہیں ـــــ ان کا تو کام ہی مجھے اور سوپر فیاض کو ڈانٹنا ہے ـــــ لیکن ایک بات ہے۔ اماں بی کے سامنے بالکل بھیگی بلی بنے رہتے ہیں" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"عمران! ـــــ وہ تمہارے اباجان کے متعلق پوچھ رہی ہیں کہ کیا کام کرتے ہیں" ـــــ بانو نے اس بار عمران کو باقاعدہ سمجھاتے ہوئے کہا۔

"میں نے تو بتایا ہے کہ وہ بوڑھے ہیں ـــــ سخت مزاج ہیں اور پھر ابھی تک اماں بی بھی زندہ ہیں اور وہ ان کے سامنے بھیگی بلی بنے رہتے ہیں ـــــ اس لئے ظاہر ہے کہ ان کا کوئی سکوپ نہیں بنتا" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"سکوپ ـــــ کیا مطلب" ـــــ؟ جلینی نے بُری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔

نواب شہریار خان توقع کے خلاف خاموش بیٹھے ہوئے تھے شائد اب انہوں نے یہی فیصلہ کیا تھا کہ عمران سے کوئی بات ہی نہ کی جائے۔

"آپ اسی لئے پوچھ رہی ہیں کہ اگر ان کا کام اچھا ہے تو آپ ان سے رشتہ مناکحت قائم کرلیں ـــــ لیکن سوری! اماں بی نے

www.urdupalace.com

اتنی جوتیاں ماری ہیں کہ آپ کے سر پر ایک بال بھی نہ رہے گا۔ ڈیڈی تو ویسے ہی آدھے سے زیادہ گنجے ہو چکے ہیں" ——— عمران نے کہا۔

"اوہ! — تو تم اس چکر میں ہو" ——— بانو نے یکلخت بُری طرح ہنستے ہوئے کہا اور جینی حیرت سے بانو کو ہنستا دیکھنے لگی۔ اب ظاہر ہے اُسے رشتہ مناکحت جیسے ثقیل الفاظ کے معنی بھلا کہاں سمجھ میں آنے تھے۔

"یہ سمجھ رہے ہیں کہ آپ ان کے والد کا کام اس لئے پوچھ رہی ہیں کہ آپ ان سے شادی کرنا چاہتی ہیں۔ رشتہ مناکحت شادی کو کہتے ہیں" ——— بانو نے ہنستے ہوئے وضاحت کی۔

"ارے میں کروں گی ان سے رشتہ ——— واہ! یہاں کے لوگ بھی کس قدر خوش فہم ہوتے ہیں" ——— جینی نے بُری طرح ہنستے ہوئے کہا۔

"تو پھر آپ ان کا کام کیوں پوچھ رہی ہیں ——— ہمارے ہاں تو جب رشتہ طے ہونے لگتا ہے تو سب سے پہلے یہی پوچھا جاتا ہے کہ لڑکا کیا کام کرتا ہے" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور جینی ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"آپ واقعی انتہائی دلچسپ انسان ہیں" ——— جینی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"دیکھا بانو! ——— یہ بھی مجھے دلچسپ کہہ رہی ہیں ——— کیا خیال ہے ——— بھیجوں تمہارے گھر ——— شاید کام بن جائے" ——— عمران

www.urdupalace.com

نے پاس بیٹھی بانو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"خاموش رہو ــــ ورنہ اباجان کو پھر غصہ آجائے گا" ــــ بانو نے اسے تقریباً ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"اوہ تو نواب صاحب خود ــــ اچھا ــــ کمال ہے ــــ اس عمر میں ــــ مبارک ہو نواب صاحب" ــــ عمران نے چونک کر حیرت بھرے انداز میں پہلے نواب صاحب کی طرف دیکھا اور پھر مبارک دینا شروع کر دی۔

بانو کا تو ہنستے ہنستے بُرا حال ہو گیا۔

"میں یہاں نہیں بیٹھ سکتا ــــ آپ لوگ کھانا کھائیں ــــ بانو! میرا کھانا میرے کمرے میں بھجوا دو ــــ اور سنو! ــــ جب تک یہ احمق حویلی میں ہے تم بھی میرے پاس نہ آنا" ــــ نواب صاحب نے غصے سے دہکتے ہوئے لہجے میں کہا اور تیزی سے پیر پٹختے ہوئے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"چلو اچھا ہوا ــــ وہ کیا کہتے ہیں خس کم ــــ اوہ سوری! نواب کم ــــ ارے ارے توبہ توبہ ــــ یہ محاورے بھی بڑے غلط ہیں ــــ پتہ نہیں کون جاہل بناتا ہے یہ محاورے" ــــ عمران نے بے اختیار اپنے دونوں گال پیٹتے ہوئے کہا۔

"تم محاوروں کو چھوڑو ــــ کھانا کھاؤ۔ تاکہ مہمان بھی شروع کریں ــــ جی شروع کیجئے پلیز" ــــ بانو نے پروفیسر اور جینی وغیرہ سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ سب کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے۔

www.urdupalace.com

"پروفیسر! — آپ کا نام اے۔ بی۔ سی ہے یا ڈی۔ ای۔ ایف ہے"— ؟ عمران نے اچانک پروفیسر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"میرا نام اے۔ بی۔ سی ہے — الیگزینڈر بوتھم کاؤس" — پروفیسر نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"چلو اچھا ہے بڑا مشکل نام تھا — یہ اے۔ بی۔ سی ٹھیک ہے — لیکن ایک بات ہے — اس سے بانو یہ بھی سمجھ سکتی ہے کہ آپ کو شعبدہ بازی کی صرف اے۔ بی۔ سی ہی آتی ہے"۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ایسی بات نہیں — جب میں محترمہ بانو کو اپنا شو دکھاؤں گا تو انہیں پتہ چل جائے گا کہ ان کے سامنے ماہر ترین آدمی موجود ہے — میں بین الاقوامی شہرت رکھتا ہوں" — پروفیسر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ طوطے کو کوا بنا سکتے ہیں" — عمران نے کہا۔

"تم طوطے کو کوا بنانے کی بات کر رہے ہو — ابا جان نے مجھے بتایا ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو بکرا بنا دیا تھا — اور ایک عورت کو سیامی بلی بنا دیا تھا" — بانو نے پروفیسر کے جواب دینے سے پہلے کہا۔

"اچھا — کمال ہے — پھر تو مسئلہ حل ہو گیا" — عمران نے بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا مسئلہ" — اس بار جینی نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"بڑا معمولی سا مسئلہ تھا میرا — یہ تو شکر ہے کہ مجھے پروفیسر

www.urdupalace.com

اے۔ بی۔ سی مل گئے ہیں ـــــ آپ پلیز ایسا کریں کہ مجھے شیر کی طرح بہادر بنا دیں ـــــ دراصل بات یہ ہے کہ لڑکیوں سے بات کرتے ہوئے مجھے اتنی شرم آتی ہے کہ میں ہکلانے لگتا ہوں ـــــ اور اس کا یہ نتیجہ ہے کہ آج تک کنوارہ پھر رہا ہوں" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"شیر کی طرح بہادر نہیں ـــــ بلکہ آپ کو شیر ہی بنا سکتا ہوں"۔ پروفیسر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اب اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس نے ذہنی طور پر یہ فیصلہ کر لیا ہو کہ عمران ایک احمق سا نوجوان ہے

" اصل شیر ـــــ لاحول ولا ـــــ پھر تو مجھے کوئی شیرنی ہی ڈھونڈنی پڑے گی ـــــ اور میں نے سنا ہے کہ شیرنیاں بڑی ظالم ہوتی ہیں ـــــ چیر پھاڑ کر کھا جاتی ہیں" ـــــ عمران نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا اور اس کی بات سن کر بانو سمیت سب ہنسنے لگے۔

اسی لمحے نواب شہر یار خان دوبارہ ہال میں داخل ہوئے۔

" ابھی آپ لوگوں نے کھانا ختم نہیں کیا ـــــ اور عمران! میں نے ابھی سر رحمان کو فون کیا ہے ـــــ وہ تمہیں فوراً دارالحکومت بلا رہے ہیں" ـــــ نواب شہر یار خان نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

" مجھے! ـــــ کیوں، ڈیڈی نے کوئی رشتہ دیکھ رکھا ہوگا۔ آپ پلیز انہیں کہہ دیں کہ تھوڑا انتظار کریں ـــــ میں نے پروفیسر سے درخواست کی ہے کہ وہ مجھے شیر کی طرح بہادر بنا دیں۔ اس

www.urdupalace.com

کے بعد جاؤں گا ۔۔۔ ورنہ پھر وہی ڈرامہ ہو گا کہ لڑکی کو دیکھتے ہی میں ہکلانے لگوں گا ۔۔۔ اور ڈیڈی مجھے جوتیاں مار کر نکال دیں گے" ۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ہے ۔۔۔ کیا میں تمہارا ملازم ہوں کہ تمہارے پیغام پہنچاتا رہوں" ۔۔۔ نواب شہریار خان ایک بار پھر اکھڑ گئے۔

"چلو میرے نہ سہی ۔۔۔ ڈیڈی کے سہی ۔۔۔ ان کا پیغام تو آپ لے ہی آئے ہیں" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"تت ۔۔۔ تم ۔۔۔ جاہل ۔۔۔ احمق ۔۔۔ بدتمیز ۔۔۔ تمہیں بات کرنے کی بھی تمیز نہیں ہے ۔۔۔ دفعہ ہو جاؤ میری نظروں سے ۔۔۔ میں کہتا ہوں ابھی نکل جاؤ ۔۔۔ ابھی اسی وقت"۔ اس بار واقعی نواب صاحب بھتے سے اکھڑ گئے تھے۔

"ٹھیک ہے نواب صاحب! ۔۔۔ میں چلا جاتا ہوں ۔ اگر آپ پروفیسر کا شو کیلئے ہی دیکھنا چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے ۔۔۔ دیکھ لیں ۔۔۔ میں اپنے ڈیرے پر پروفیسر کا شو کراؤں گا۔ آپ سے ڈبل رقم دے کر ۔۔۔ آخر میں بھی جاگیردار کا بیٹا ہوں ۔۔۔ کوئی معمولی آدمی تو نہیں ہوں ۔۔۔ اب یہ اور بات ہے کہ ڈیڈی آپ کی طرح صرف جاگیرداری نہیں کرتے ۔۔۔ بلکہ سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل بھی ہیں" ۔۔۔ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے غصیلے لہجے میں جواب دیا اور اس نے سر رحمان کا عہدہ بتاتے ہوئے خاص طور پر جلینی کی طرف دیکھا تھا اور جس

www.urdupalace.com

طرح جیسے چونکی تھی اُسے دیکھ کر عمران دل ہی دل میں مسکرا دیا۔ اس کا مقصد حل ہو چکا تھا۔

"نکل جاؤ —— تم جو کچھ بھی ہو۔ میری نظروں سے دُور ہو جاؤ۔" نواب شہر یار خان نے اور زیادہ پیر پٹختے ہوئے کہا۔ اس بار بانو خاموش بیٹھی رہی۔ کیونکہ وہ اپنے باپ کے مزاج کو اچھی طرح پہچانتی تھی۔ اُسے معلوم تھا کہ اب اگر اس نے کوئی بات کی تو نواب صاحب اور اکھڑ جائیں گے۔

"اوکے —— خدا حافظ" —— عمران نے بڑے ٹھنڈے لہجے میں کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ لیکن دروازے کے قریب پہنچتے ہی وہ تیزی سے مُڑا۔

"ایک بات یاد رکھیے نواب صاحب! —— میں اب دوبارہ آؤں گا تو ڈیڈی اور اماں بی کو ساتھ لے کر آؤں گا۔ اور اس وقت اگر آپ نے انکار کیا تو ——" عمران نے کہا اور تیزی سے مُڑ کر دروازے سے باہر نکل گیا۔ لیکن آگے بڑھنے کی بجائے وہیں دروازے کے قریب ہی رُک گیا۔

"کک —— کک —— کیا مطلب —— یہ کیا کہہ رہا تھا احمق" —— نواب شہر یار خان نے حیرت بھرے انداز میں بانو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"مم —— مم —— میں کیا بتا سکتی ہوں" —— بانو نے بے اختیار شرماتے ہوئے کہا اور تیزی سے اٹھ کر اسی دروازے کی طرف بڑھ گئی جدھر سے عمران گیا تھا۔

www.urdupalace.com

" اچھا تو یہ بات ہے ــــ یہ رشتے کی بات کر گیا ہے۔ میں اس احمق سے اپنی بیٹی کا رشتہ کروں گا ــــ اس سے۔ نانسنس" ــــ نواب صاحب نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

بانو شرما کر تیزی سے چلتی ہوئی جیسے ہی دروازے کے باہر آئی، عمران جلدی سے دروازے کی اوٹ میں ہو گیا۔ بانو تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی راہداری کی طرف بڑھتی گئی۔ عمران آہستہ سے اس کے پیچھے چل پڑا۔ راہداری میں بچھے ہوئے دبیز قالین کی وجہ سے اس کے قدموں کی چاپ سنائی نہ دے رہی تھی اس لئے بانو کو اس کے اپنے پیچھے آنے کی آہٹ بالکل محسوس نہ ہوئی۔

بانو حویلی سے نکل کر حیرت سے اِدھر اُدھر دیکھنے لگی جیسے وہ عمران کو تلاش کر رہی ہو۔

" میں یہاں ہوں مس بانو" ــــ عمران نے اچانک قریب آتے ہوئے کہا اور بانو تیزی سے مُڑی۔

" تم ــــ تم ابھی تک یہاں ہو ــــ جب ابّا جان نے کہہ دیا تو پھر تم یہاں کیوں موجود ہو" ــــ بانو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" ابا جان کی بات تو تم نے سُن لی تھی ــــ میری بات بھی سُنی تھی" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یُو شٹ اَپ! ــــ اپنی شکل دیکھی ہے ــــ خبردار! ــ اگر آئندہ ایسی بات سوچی بھی تو میں اپنے ہاتھ سے گولی مار دوں گی" ــــ بانو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

www.urdupalace.com

"تو کیا ہوا ——— میں شہید محبت کہلاؤں گا" ——— عمران نے ڈھیٹ عاشقوں جیسے لہجے میں کہا۔

"تو تم باز نہیں آؤ گے" ——— بانو نے پیر پٹختے ہوئے کہا۔

"باز !——— چلو باز بھی ساتھ لے آؤں گا ——— پھر ہم اکھٹے شکار کھیلیں گے ——— میں باز اڑاؤں گا۔ تم تیتر پکڑنا" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"دیکھو عمران !——— مجھے ایسی باتیں ہرگز پسند نہیں ہیں۔ میں صرف اس لئے تمہیں برداشت کر رہی ہوں کہ تم اباجان کے دوست کے بیٹے ہو" ——— بانو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو میں بھی تو اسی لئے ساری باتیں کہہ رہا ہوں ——— ورنہ وہ جینی ——— وہ بھی تو اچھی خاصی ہے" ——— عمران نے بھی جواب میں منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ !——— تو تم اب جینی پر نظریں رکھے ہوئے ہو" ——— بانو نے بری طرح ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ اب اس کی آنکھوں سے حقیقی معنوں میں شعلے نکلنے لگے تھے اور عمران بے اختیار سر پر ہاتھ پھیرنے لگا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ بانو اس کے مذاق کو حقیقت سمجھ کر آگے نکل گئی ہے۔

"سنبھلو بیٹے عمران !——— ورنہ یہ حقیقت میں گلے پڑ جائے گی" ——— عمران نے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو" ——— بانو نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"میں کہہ رہا ہوں کہ اگر میں جینی پر نظریں نہ رکھوں تو کل صبح

www.urdupalace.com

نواب صاحب اور تم دونوں کسی اندھیری قبر میں پڑے منکر نکیر سے مذاکرات کر رہے ہو گے" ـــــ عمران نے اس بار قدرے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" گ ـــ کیا ـــ کیا مطلب" ـــــ بانو نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔

" ادھر آؤ ـــ میری بات سنجیدگی سے سنو! ـــ تم پڑھی لکھی ہو ـــ ادھر آؤ" ـــــ عمران نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے تقریباً گھسیٹتا ہوا ایک طرف لے گیا۔

" سنو! ـــ کیا تمہیں جاسوسی سے کچھ شغف ہے" ـــــ ؟ عمران نے ایک سائیڈ پر اوٹ میں پہنچ کر سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔

" جاسوسی! ـــ کیا مطلب! ـــ ویسے میں نے ساری دنیا کے جاسوسی ادیبوں کی کہانیاں پڑھی ہیں ـــ کیوں" ـــــ بانو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تو سنو! ـــ یہ جلینی کولنیز اور اس کے ساتھی مشکوک لوگ ہیں ـــ یہ کسی خاص چکر میں یہاں آئے ہیں اور تمہاری اور نواب صاحب کی جان خطرے میں پڑ سکتی ہے" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" وہ کیسے ـــ ؟ وہ تو مہمان ہیں ـــ ابا جان نے انہیں خود بلوایا ہے" ـــــ بانو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن اس کے چہرے پر ابھی سے خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" ابھی صرف میرا ذاتی شک ہے اور بس ـــ لیکن تمہیں

www.urdupalace.com

ایک کام کرنا ہوگا ۔۔۔ میں اب جا رہا ہوں تاکہ انہیں اطمینان ہو جائے کہ میں چلا گیا ہوں ۔۔۔ لیکن مجھے رات کو نگرانی کے لئے آنا پڑے گا ۔۔۔ بولو کیسے آؤں" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"نگرانی ۔۔۔ رات کو ۔۔۔ ہرگز نہیں ۔۔۔ تم رات کو حویلی میں داخل نہیں ہو سکتے ۔۔۔ یہاں رات کو باہر انتہائی خطرناک کتے نگرانی کے لئے چھوڑ دیئے جاتے ہیں ۔۔۔ اور پھر مسلح پہریدار بھی ہوتے ہیں۔ جنہیں ابا جان نے حکم دے رکھا ہے کہ کسی سائے کو بھی دیکھو تو پہلے اُسے گولی مار دو ۔۔۔ پھر اُسے چیک کرو" ۔۔۔ بانو نے جواب دیا۔

"تو پھر ایسا کرو کہ مجھے اپنے کمرے میں چھپا لو ۔۔۔ یقین کرو میں انتہائی شریف آدمی ہوں ۔۔۔ یقین نہ آئے تو میری اماں بی سے پوچھ لینا" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اچھا تو تم سمجھ رہے ہو کہ میں تم سے ڈرتی ہوں ۔۔۔ تم شریف آدمی نہ بھی ہو تو میں ایک لمحے میں تمہاری گردن توڑ سکتی ہوں" ۔۔۔ بانو نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"اچھا ۔۔۔ ارے باپ رے ۔۔۔ گردن ٹوٹ گئی تو پھر میں اسے جوڑوں گا کیسے ۔۔۔ اور ٹوٹی ہوئی گردن والے کے ساتھ تو کوئی شادی ہی نہ کرے گی" ۔۔۔ عمران نے خوفزدہ لہجے میں جواب دیا۔

"سنو عمران ۔۔۔ مجھے تم بے حد گہرے آدمی لگ رہے ہو۔ میں نے بھی دنیا دیکھی ہے ۔۔۔ تم جس طرح گرگٹ کی طرح رنگ

www.urdupalace.com

بدلتے ہو ۔۔۔ اور جس طرح تم نے وہاں جنگل میں اپنے آپ کو مجھ سے بچایا ہے ۔۔۔ میں تب سے سوچ رہی ہوں کہ تم وہ نہیں ہو جو اپنے آپ کو پوز کرتے ہو ۔۔۔ مجھے صاف صاف بتاؤ کہ تم درحقیقت کون ہو ۔۔۔ اور یہاں تم کونسا کھیل کھیلنا چاہتے ہو" ۔۔۔ بانو نے ہونٹ کاٹتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کھیل تو رات کو کھیلا جاتا ہے ۔۔۔ ارے ارے تم آنکھیں کیوں پھاڑ رہی ہو ۔۔۔ میں نے نہیں کھیلنا کھیل ۔۔۔ توبہ ۔۔۔ میں تو شریف آدمی ہوں ۔۔۔ یہ جیمنی اور اس کے ساتھیوں نے کھیلنا ہے ۔۔۔ کاش ! یہاں میک اپ باکس مل جاتا تو میں تمہیں تماشا دکھاتا" ۔۔۔ عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میک اپ باکس بھی مل جائے ۔۔۔ لیکن پہلے مجھے ساری بات بتاؤ" ۔۔۔ بانو نے کہا۔

"نہیں بتاؤں ۔۔۔ باہر کھڑے ۔۔۔ ارے یہ لمبا چکر ہے" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ آؤ میرے ساتھ" ۔۔۔ بانو نے کندھے اچکاتے ہوئے فیصلہ کن لہجے میں کہا اور پھر خود ہی عمران کا ہاتھ پکڑ کر تیزی سے ایک سائیڈ پر بڑھنے لگی۔

"ارے ارے میرا ہاتھ چھوڑ دو ۔۔۔ کوئی دیکھ لے گا ۔۔۔ ارے میں تو نامحرم ہوں ۔۔۔ ارے ابھی سے ۔۔۔ ابھی نکاح تو ہونے دو" ۔۔۔ عمران نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

www.urdupalace.com

"تم واقعی کوئی عجیب و غریب چیز ہو" ـــــ بانو نے بے اختیار ہنستے ہوئے کہا اور اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔

"اللہ توبہ ـــــ اللہ توبہ ـــــ اماں بی کہتی ہیں کہ نامحرم کا ہاتھ جہاں لگ جائے جسم کا وہ حصہ دوزخ میں ڈال دیا جاتا ہے ـــــ یا اللہ توبہ ـــــ اب تم خود سوچو ـــــ اگر اللہ میاں نے میرا ہاتھ کاٹ کر دوزخ میں ڈال دیا تو جنت کی حوریں تو مجھے ٹولا سمجھ کر میرے قریب بھی نہ آئیں گی" ـــــ عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"اس سے پہلے تو تم نے خود ہی میرا ہاتھ پکڑا تھا ـــــ وہ کیوں پکڑا تھا" ـــــ بانو نے مڑ کر کہا۔

"میں نے تو پکڑنا ہی تھا ـــــ آخر میں کب تک کنوارہ رہوں گا ـــــ آخر میں نے کسی کا ہاتھ تو پکڑنا ہی تھا ـــــ اب یہ تمہاری خوش قسمتی ہے کہ تمہارا ہاتھ آگیا سامنے" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ! ـــــ تم پھر بکواس پہ اتر آئے" ـــــ بانو نے ایک بار پھر غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ بکواس نہیں ہے نواب زادی صاحبہ! ـــــ یہ زندگی کی بڑی اٹل حقیقت ہے ـــــ یقین نہ آئے تو اب شہریار خان سے پوچھ لیں ـــــ زندگی صرف گھوڑے سواری اور لوگوں کو کوڑوں سے پیٹنے سے نہیں گذرتی" ـــــ عمران نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں کہا۔

www.urdupalace.com

"ادھر آجاؤ" ــــ بانو نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے ایک دروازہ کھولتے ہوئے عمران سے کہا۔ اور عمران اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک بڑا کمرہ تھا جو بالکل خالی پڑا ہوا تھا البتہ اس کے درمیان میں لوہے کی ایک بڑی کرسی رکھی ہوئی تھی۔

"یہ کرسی ــــ یہ کرسی یہاں کیوں رکھی ہوئی ہے" ــــ عمران نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"یہ سچ جھوٹ بتانے والی کرسی ہے ــــ اس پر بیٹھنے کے بعد تم جو بھی کہو گے ــــ مجھے پتہ چل جائے گا کہ تم سچ بول رہے ہو یا جھوٹ ــــ بیٹھو اس کرسی پر" ــــ بانو نے عمران کو بازو سے پکڑ کر کرسی پر تقریباً زبردستی بٹھاتے ہوئے کہا۔

"اچھا ــــ پھر ٹھیک ہے ــــ ظاہر ہے جب میں سچ ہی بول رہا ہوں تو پھر کرسی بے چاری کہاں سے جھوٹ ظاہر کرے گی"۔ عمران نے کہا اور اطمینان سے کرسی پر بیٹھ گیا۔

بانو تیزی سے کرسی کی پشت کی طرف گھومی اور اس نے زور سے اس کے پچھلے پائے پر ٹھوکر ماری تو کرسی کے بازو سے لوہے کی فولادی سلاخیں نکلیں اور گھوم کر مخالف بازو میں گم ہو گئیں۔ اب عمران لوہے کی اس کرسی پر فولادی سلاخوں سے جکڑا گیا تھا۔

"ارے یہ کیا ــــ اگر میں موٹا ہوتا تو پھر تو یہ خطرناک کرسی ہوتی ــــ اس کی سلاخیں میرے پیٹ میں گھس جاتیں ــــ چلو یہ بھی دُبلے ہونے کا ایک فائدہ تو ہوا" ــــ عمران نے منہ

www.urdupalace.com

بناتے ہوئے کہا۔
لیکن بانو اس کی بات سننے کی بجائے تیزی سے ایک دیوار کی طرف بڑھی۔ اس نے جلدی سے دیوار کے ایک حصّے پر ہاتھ پھیرا تو سرر کی تیز آواز سے دیوار کا وہ حصّہ ایک سائیڈ پر ہٹ گیا اب اندر موجود الماری کے خانے سے نظر آنے لگے۔ بانو نے ایک طرف رکھا ہوا ہنٹر نکالا اور واپس عمران کی طرف بڑھ آئی۔
"اب مجھے بتاؤ کہ تم درحقیقت کون ہو ——— اور یہ تم سارا کھیل کیا کھیل رہے ہو ——— ورنہ یاد رکھو میں تمہاری کھال ادھیڑ دوں گی اور یہ بھی سن لو کہ یہاں تمہاری چیخیں سننے والا کوئی نہ ہو گا"۔ بانو نے واقعی بھری ہوئی شیرنی کے سے انداز میں کہا۔ وہ ہنٹر اٹھائے بڑے جارحانہ انداز میں عمران کے سامنے کھڑی تھی۔
" میرا خیال تھا کہ تم واقعی پڑھی لکھی لڑکی ہو ——— لیکن اب مجھے اپنے اندازے پر افسوس ہو رہا ہے" ——— عمران کا لہجہ یکلخت بدل گیا تھا۔
" بکواس مت کرو ——— سیدھی طرح بتاؤ" ——— بانو نے کوڑے کو ہوا میں پٹختے ہوئے چیخ کر کہا۔
" زیادہ چیخنے کی ضرورت نہیں ہے ——— میں تم سے زیادہ اونچی آواز میں چیخ سکتا ہوں ——— میری بلا سے ——— تم اور تمہارے اباجان اگر کسی کے ہاتھوں مرنے پر تیار ہیں تو مجھے کیا پرواہ ہو سکتی ہے" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

www.urdupalace.com

"کون مارے گا ہمیں" ــــ بانو نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔
"ظاہر ہے ــــ اللہ میاں کے حکم سے فرشتہ عزرائیل ہی مار سکتا ہے" ــــ عمران نے جواب دیا۔
"تو تم نہیں بتاؤ گے تو پھر ــــ" بانو نے یکلخت بازو کو فضا میں لہرایا۔ اور پھر کوڑا فضا میں لہراتا ہوا پوری رفتار سے عمران کے جسم کی طرف لپکا۔
لیکن دوسرے لمحے کوڑا عمران کے جسم کی بجائے کرسی سے ٹکرایا۔ عمران نے اس کے بازو کے فضا میں اٹھتے ہی تیزی سے اپنے جسم کو سکیڑا اور پھر وہ یوں کھسک کر کرسی کی فولادی سلاخوں کے اندر سے نیچے فرش پر بیٹھ گیا۔ جیسے گلاس میں سے پانی بہہ جاتا ہے۔ اس نے بیٹھتے ہی محسوس کر لیا تھا کہ کرسی ضرورت سے زیادہ بڑی ہے اور وہ آسانی سے اپنے جسم کو سکیڑ کر نیچے کھسک سکتا ہے۔ اور وہی ہوا۔ پھر اس سے پہلے کہ بانو کوڑا کھینچ کر دوبارہ لہراتی، عمران نے یکلخت اچھل کر اس کے ہاتھ پر ضرب لگائی اور بانو کے ہاتھ سے کوڑا نکل کر فضا میں اچھلا اور دوسرے لمحے عمران نے اسے جھپٹ لیا۔ یہ سارا کام پلک جھپکنے سے بھی کم عرصے میں ہو گیا۔
اب عمران کوڑا پکڑے بانو کے سامنے اطمینان سے کھڑا تھا جب کہ بانو حیرت سے آنکھیں پھاڑے اسے یوں دیکھ رہی تھی جیسے عمران انسان نہ ہو کوئی روح ہو۔
"تت ــــ تت ــــ تم اس کرسی سے کیسے نکل آئے" ــــ بانو

www.urdupalace.com

نے بُری طرح ہکلاتے ہوئے پوچھا۔

"میں نے بتایا تھا کہ دُبلے ہونے کے بھی کچھ فائدے ہوتے ہیں ـــــ یہ دوسرا فائدہ ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تت ـــــ تت ـــــ تم آدمی نہیں ہو سکتے" ـــــ بانو نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔ اور تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بھاگنے لگی۔ لیکن عمران نے جھپٹ کر اس کا بازو پکڑا اور بانو نے بجلی کی سی تیزی سے مڑ کر اس کی گردن پر کلائی مارنی چاہی لیکن عمران نے یکلخت اسی بازو پر زور دیتے ہوئے اس کے پورے جسم کو فضا میں اٹھایا اور یکلخت گھما کر واپس فرش پر کھڑا کر دیا۔ بانو کے حلق سے بے اختیار چیخ سی نکل گئی۔

"اگر میں چاہتا تو تمہارا یہ بازو ہمیشہ کے لئے بےکار ہو جاتا۔ لیکن میں کسی معذور لڑکی کو رشتے کے لئے پسند نہیں کرتا" عمران نے ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہا۔

اور بانو اس بار خاموش کھڑی ہو گئی۔ اب اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات پوری طرح نمایاں ہو گئے تھے۔

"یہ لو کوڑا ـــــ اور اطمینان سے مارو ـــــ کمال ہے کوڑے مارنے کا ہی شوق پورا کرنا تھا تو مجھے پہلے بتا دیتیں۔ خوامخواہ تم نے بےچاری کرسی کو بھی تکلیف دی" ـــــ عمران نے کوڑا اس کی طرف پھینکتے ہوئے بڑے بے نیازانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ مجھے تمہاری سچائی پر یقین آگیا ہے"۔ بانو

www.urdupalace.com

نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور کوڑا ایک طرف پھینک دیا۔
اب اس کے چہرے پر واقعی اطمینان کے تاثرات اُبھر آتے تھے
"اچھا تو پھر سنو! ——— سنٹرل انٹیلی جنس کا سپرنٹنڈنٹ فیاض میرا دوست ہے ——— میں اس کے لئے بطور فری لانسر کام کرتا ہوں ——— وہ خود تو بڑا کام چور ہے۔ بس مجھے ہی آگے لگائے رکھتا ہے ——— اُسے اطلاع ملی ہے کہ جیفی کولینیز دراصل کوئی غیر ملکی ایجنٹ ہے اور کسی خاص مقصد کے لئے اس نے یہاں تمہاری حویلی میں ڈیرہ ڈالا ہے ——— اور یہ بھی اطلاع ہے کہ شائد وہ نواب صاحب اور تمہیں ختم کر کے تمہاری جگہ لینا چاہتے ہیں ——— یہ میجک شو وغیرہ سب ڈھونگ ہے ——— میں تمہیں بھی بچانا چاہتا ہوں اور ان کا مقصد بھی معلوم کرنا چاہتا ہوں ——— بس اتنی سی بات ہے" ——— عمران نے کہا۔
"تو اس میں اتنی چکر بازی کی کیا ضرورت ہے ——— میں جیفی کو یہاں لے آتی ہوں ——— دو کوڑے پڑیں گے اور ابھی سب کچھ بتا دے گی" ——— بانو نے کہا۔
"یہی کام تم نے میرے ساتھ کر کے دیکھ لیا ہے ——— میں نے تمہیں کوڑا کھا کے کچھ بتایا ہے کہ وہ بتائے گی ——— اس طرح نہیں ہوتے کام ——— وہ اگر واقعی غیر ملکی ایجنٹ ہے تو پھر یہ کوڑے وغیرہ اس پر کوئی اثر نہیں کریں گے۔ ہمیں اپنے آپ کو بچاتے ہوئے اس کا مقصد تلاش کرنا ہوگا" ——— عمران نے اُسے سمجھایا۔

www.urdupalace.com

"بکواس !۔۔۔ خوامخواہ کی مصیبت کون مول لے ۔۔۔ تم یہیں ٹھہرو!۔۔۔ میں اُسے یہیں لے آتی ہوں"۔۔۔ بانو نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"لے آنے کی کیا ضرورت ہے ۔۔۔ میں خود آگئی ہوں"۔۔۔ اچانک جینی کی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے تقریباً بند دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور نواب شہریار خان اچھل کر آگے آئے اور منہ کے بل فرش پر گرنے لگے تھے کہ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر انہیں بازوؤں میں سنبھال لیا۔ ان کے منہ پر ٹیپ لگی ہوئی تھی اور بازو پیچھے کی طرف رسی سے بندھے ہوئے تھے۔ انہیں دروازے سے دھکا دے کر اندر اچھالا گیا تھا۔

نواب شہریار خان کے بعد جینی اندر داخل ہوئی اس کے ہاتھ میں ریوالور تھا۔ جب کہ اس کے بعد اس کے دو ساتھی تیزی سے اندر آئے۔ ان کے ہاتھوں میں ہلکی مشین گنیں تھیں وہ دونوں تیزی سے سائیڈوں میں کھڑے ہو گئے۔

"تت ۔۔۔ تت ۔۔۔ تم ۔۔۔ یہ ۔۔۔۔۔۔" بانو بری طرح بوکھلا گئی۔

"میں خطرے کو پہلے ہی بھانپ گئی تھی ۔۔۔ مجھے یقین تھا کہ تم اور یہ احمق مل کر کوئی کھیل کھیلو گے اس لئے میں نے فوری کارروائی کر ڈالی ۔۔۔ ویسے ایک بات بتا دوں کہ تمہیں بچانے کے لئے یہاں کوئی نہ آئے گا ۔۔۔ میرے آدمیوں نے سچویشن کنٹرول کر لی ہے اور چند لمحول بعد یہاں دوسرا نواب موجود ہو گا"۔

www.urdupalace.com

جینی نے سپاٹ لہجے میں کہا۔
"لیکن — تم نے ایسا کیوں کیا — آخر تمہارا مقصد کیا ہے"۔ بانو نے بُری طرح ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا۔ اس کے چہرے پر اب خوف کی بجائے غصے کے تاثرات اُبھر آئے تھے۔

"تم نے ابھی مر جانا ہے — اس لئے اس بات کی اب کوئی اہمیت نہیں کہ مقصد کیا ہے اور کیا نہیں" — جینی نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

"مم — مم — مگر میرا کیا قصور ہے — مم — میں تو بے قصور ہوں" — اسی لمحے عمران نے ہکلاتے ہوئے کہا۔ وہ واقعی انتہائی خوفزدہ لگ رہا تھا اور بانو اُسے حیرت سے دیکھنے لگی۔ جیسے اُسے یقین نہ آرہا ہو کہ عمران موت کو سامنے دیکھ کر اس قدر خوفزدہ بھی ہو سکتا ہے۔

"تمہارا قصور یہ ہے مسٹر! — کہ تم سر رحمان کے بیٹے ہو — مجھے پہلے تمہارے متعلق علم نہ تھا۔ ورنہ میں سر رحمان کے قتل کا حکم صادر نہ کرتی — بہر حال وہ تو جو ہو چکا، سو ہو چکا — اب تمہارے مل جانے سے ہمارے کئی مقاصد خود بخود ہی حل ہو جائیں گے" — جینی نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"کک — کک — کیا — کیا ڈیڈی ہلاک ہو چکے ہیں؟ لل — لیکن ابھی تھوڑی دیر پہلے تو نواب صاحب نے فون پر بات کی ہے — کیا کسی شعبدے سے یہاں بیٹھے بیٹھے" — عمران نے حیرت سے بھرپور لہجے میں کہا۔

www.urdupalace.com

"میں نے کہا ہے کہ میں نے صرف حکم جاری کیا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ حکم کی تعمیل میں کچھ وقت تو لگے گا ـــــ لیکن اب مجھے اس کی پرواہ نہیں ہے ـــــ اب تم سامنے آگئے ہو۔ تم سے ہی گذارہ ہو سکتا ہے" ـــــ جینی نے جواب دیا۔

" ارے کیا مطلب ! ـــــ توبہ توبہ ـــــ کیا باپ بیٹیا دونوں۔ لاحول ولاقوۃ ـــــ عمران نے بُری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

اسی لمحے دروازے پر نواب شہریار خان نمودار ہوئے اور بانو حیرت سے اپنے قریب کھڑے نواب شہریار خان کو دیکھنے لگی۔ ان دونوں میں سوائے لباس کے اور کوئی فرق نہ تھا۔ نواب شہریار خان کی آنکھیں بھی حیرت سے پھٹی ہوئی تھیں۔

" مادام ! ـــــ میک اپ ٹھیک ہے" ـــــ آنے والے نے قریب آکر نواب شہریار خان کے لہجے میں ہی بات کرتے ہوئے جینی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" گڈ ! ـــــ ٹھیک ہے ڈمپ ! ـــــ تم نے واقعی بہت اچھا میک اپ کیا ہے ـــــ روزی کیا کر رہی ہے" ـــــ ؟ جینی نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

" وہ بھی آ رہی ہے مادام" ـــــ ڈمپ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

اسی لمحے دروازے پر بانو نمودار ہوئی۔ اور اس بار تو بانو کے حلق سے واقعی چیخ نکل گئی۔ آنے والی بالکل اس کی ہم شکل تھی۔

www.urdupalace.com

وہی چہرہ ــــ وہی رنگ، رُوپ ــــ وہی جسم ــــ وہی بال ــــ لیکن لباس مختلف تھا۔

"کیا میں حاضر ہو سکتی ہوں میڈم" ــــ آنے والی نے بانو کے لہجے میں کہا اور جینی اُسے دیکھ کر مسکرا دی۔

"ٹھیک ہے ــــ بالکل ٹھیک ہے ــــ کیوں بانو اور نواب شہریار خان! ــــ تمہارے یہ ہم شکل کیسے ہیں" ــــ؟ جینی نے مسکراتے ہوئے سامنے کھڑی بانو اور نواب شہریار خان سے مخاطب ہو کر کہا۔

نواب شہریار خان کے منہ پر تو ٹیپ چڑھی ہوئی تھی اس لئے وہ تو بھلا کیا جواب دیتے۔ البتہ بانو جواب دے سکنے کے باوجود خاموش کھڑی رہی۔

"لیکن میرا ہم شکل ــــ وہ نہیں آیا۔ تاکہ تکون مکمل ہو جائے۔ سُسر۔ دولہا اور دلہن کی" ــــ بانو کی بجائے عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہمیں تمہارے متعلق علم نہ تھا ــــ اس لئے تمہارے لئے مناسب آدمی ہمارے پاس موجود نہیں ہے۔ البتہ ہم اُسے بلوا لیں گے۔ اس وقت تک تمہاری لاش کو گٹر میں نہ پھینکا جائے گا۔ جب تک ہمارا آدمی تمہارا روپ نہیں دھار لیتا" ــــ جینی نے جواب دیا اور عمران بے اختیار ہنسنے لگا۔ اس کا انداز ایسا تھا کہ جیسے جینی کی حماقت پر ہنس رہا ہو۔

"اس میں ہنسنے کی کیا بات ہے" ــــ؟ جینی نے غراتے

www.urdupalace.com

ہوئے کہا۔

"مجھے تمہاری عقل پر ہنسی آرہی ہے — تم اسے شہر سمجھ رہی ہو کہ یہاں گٹر لائن ہوگی — یہ تو حویلی ہے۔ یہاں گٹر نہیں ہوتے — نالیاں ہوتی ہیں" — عمران نے اسی طرح ہنستے ہوئے بڑے بچگانہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم واقعی ایک احمق آدمی ہو — مجھے آج ایک مقولہ سچ ثابت ہوتا دکھائی دے رہا ہے کہ زیادہ عقل مند باپ کی اولاد بے وقوف ہوتی ہے — سر رحمان یقیناً ضرورت سے زیادہ ہی عقلمند ہوں گے — اسی لئے تو وہ ڈائریکٹر جنرل انٹیلی جنس بن گئے ہیں" — جینی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

اگر ماں باپ دونوں ہی احمق ہوں تو لازماً اولاد تم جیسی پیدا ہوگی — مادام جینی کولینیز! — تم ضرورت سے کچھ زیادہ ہی احمق اور خوش فہم عورت ہو — میں تو سمجھتا تھا کہ سوئٹزرلینڈ کی سرکاری ایجنٹ عقلمند ہوگی۔ لیکن —" عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا — کیا کہہ رہے ہو — تم نے مجھے سرکاری ایجنٹ کیسے کہہ دیا" — جینی، عمران کا فقرہ سن کر بری طرح چونک پڑی۔

"انٹیلی جنس کا — فیاض میرا دوست ہے — اس کے پاس تمہاری مکمل فائل ہے — اور یہ بھی بتا دوں کہ تم ڈبل ایجنٹ ہو — بظاہر تم سوئٹزرلینڈ کی سیکرٹ ایجنٹ ہو۔ لیکن درحقیقت تمہارا تعلق کے۔ جی۔ بی سے ہے" — عمران نے

www.urdupalace.com

انکشاف کیا اور جیبنی یوں آنکھیں پھاڑ کر عمران کو دیکھنے لگی۔ جیسے اچانک اس کی بینائی چلی گئی ہو۔ اس کا چہرہ حیرت کی شدت سے بری طرح بگڑ گیا تھا۔

"اوہ! ـــ تو میرا خیال غلط ہے ـــ تم احمق نہیں ہو" ـــ جیبنی نے رک رک کر کہا۔

"چلو شکر ہے ـــ ایک محترمہ نے تو عقلمندی کا سرٹیفکیٹ دے ہی دیا ـــ اچھا اب کیا پروگرام ہے ـــ میری تو کھڑے کھڑے ٹانگیں بھی دکھنے لگی ہیں ـــ کہیں چل کر بیٹھتے ہیں پھر عقلمندی اور حماقت پر اطمینان سے بحث کرتے رہیں گے" ـــ عمران نے بڑے بے نیازانہ لہجے میں کہا۔

"ہونہہ! ـــ تو مجھے تمہارے متعلق اپنا فوری فیصلہ بدلنا پڑے گا ـــ ورنہ اس سے پہلے میرا ارادہ یہی تھا کہ تم تینوں کو گولیاں مار کر یہیں ہلاک کر دیا جائے گا ـــ لیکن اب کم از کم تمہیں اس وقت تک زندہ رہنا ہو گا جب تک تم وہ سب کچھ نہ اگل دو جو میرے متعلق جانتے ہو" ـــ جیبنی نے کہا۔

"واہ! ـــ کیا فیصلے ہیں ـــ ماشاء اللہ چشم بددور ـــ اتنی آسانی سے فیصلہ کر لیتی ہو تو اب تک کنواری کیوں پھر رہی ہو" ـــ؟ عمران نے مضحکہ اڑانے کے انداز میں کہا۔

"جیری ـــ ڈاگر" ـــ اچانک جیبنی نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس مادام" ـــ دروازے کی دونوں سائیڈوں پر کھڑے مشین گن برداروں نے فوراً ہی جواب دیا۔

www.urdupalace.com

"اس نواب اور بانو کی کھوپڑیاں اڑا دو" ———— جینی نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مادام" ———— ان دونوں نے جواب دیا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ دونوں اپنی مشین گنیں سیدھی کرتے ۔ بانو یکلخت اپنی جگہ سے اچھلی اور پھر جیسے بھوکا عقاب کسی چڑیا پر لوٹتا ہے اس طرح بانو پلک جھپکنے میں سامنے کھڑی جینی اور نقلی بانو سے ٹکرائی اور دوسرے لمحے جینی ہوا میں اڑتی ہوئی ایک مشین گن بردار سے جا ٹکرائی ۔ جب کہ بانو اُسے اچھال کر خود وہیں نہیں رکی۔ بلکہ بجلی کی سی تیزی سے وہ دوسرے مشین گن بردار سے ایک دھماکے سے جا ٹکرائی ۔

نقلی بانو فرش پر سر کے بل گری تو دوبارہ نہ اُٹھ سکی ———— وہ شائد سر پر شدید چوٹ لگنے کی وجہ سے بیہوش ہو گئی تھی اس لئے وہ بے حس و حرکت پڑی تھی ۔

اسی لمحے ڈمپ نے تیزی سے جیب سے ریوالور نکالا ہی تھا کہ یکلخت عمران اپنی جگہ سے اچھلا اور اس کی فلائنگ کک پوری قوت سے ڈمپ کے سینے پر پڑنے کی بجائے ذرا سی ترچھی ہو کر اس کی پسلیوں پر پڑیں اور پھر جیسے کیرم بورڈ کا سٹرائیکر ترچھا ہو کر کسی گوٹ سے ٹکراتا ہے۔ اس طرح ڈمپ بھی ترچھا اڑتا ہوا جینی اور اس مشین گن بردار سے جا ٹکرایا اور جینی جو ٹکرا کر گرتے ہی انتہائی تیز رفتاری سے مشین گن جھپٹ کر سیدھی ہو رہی تھی ، ڈمپ سے ٹکرا کر دوبارہ فرش پر جا گری۔

عمران قلابازی کھا کر سیدھا ہوا اور دوسرے لمحے اس نے یکلخت چھلانگ لگائی اور عین اسی جگہ جا پڑا کا جہاں جینی کے ہاتھ سے مشین گن اچھل کر گری تھی۔ لیکن جینی اس کی توقع سے کہیں زیادہ ہوشیار ثابت ہوئی۔

جیسے ہی عمران نے جھک کر مشین گن اٹھانی چاہی، جینی نے یکلخت چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے وہ کھلے ہوئے دروازے سے باہر جا گری۔

اور پھر جب تک عمران مشین گن اٹھا کر سیدھا ہوتا جینی دروازے کے باہر پہنچ چکی تھی۔

ادھر بانو اور وہ آدمی ایک دوسرے سے بری طرح لپٹے ہوتے تھے۔ بانو اسے بری طرح پٹخیاں دے رہی تھی۔ لیکن وہ شخص بھی کسی جونک کی طرح اس سے چمٹا ہوا تھا۔

عمران جینی کے پیچھے بھاگنے ہی لگا تھا کہ ڈمپ نے یکلخت اس کے پیروں میں اڑنگی لگائی اور عمران منہ کے بل فرش پر گرنے لگا۔ لیکن اس نے جلدی سے پہلو بدلا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی ڈمپ اور اس کے ساتھی جس کی مشین گن عمران کے ہاتھوں میں تھی، گولیوں کی زد میں آ کر بری طرح چیخے اور لٹو کی طرح گھومتے ہوئے فرش پر گر گئے۔ ڈمپ کے ہاتھوں سے ریوالور نیچے گر گیا تھا۔ عمران نے پہلو بدلتے ہی مشین گن کا فائر کھول دیا تھا۔ لیکن ڈمپ جس پوزیشن میں گولیوں کا شکار ہوا تھا اگر عمران کو ایک لمحے کی

بھی دیر ہو جاتی تو عمران لازماً اس کے ریوالور کا شکار بن جاتا۔
ان دونوں کے گرتے ہی عمران بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر کھڑا ہوا۔ اسی لمحے دوسرے آدمی کی ہیخ سے ہال گونج اٹھا۔ اور عمران نے اس کی طرف اٹھی ہوئی مشین گن جھکالی۔ کیونکہ اب اس کی ضرورت نہ رہی تھی۔ وہ آخر کار بانو کے داؤ میں آکر اپنی گردن تڑوا بیٹھا تھا۔ اور بانو ہانپتے ہوئے اُٹھ کھڑی ہوئی۔ اب کمرے میں جینی کے سارے ساتھی فرش بوس ہوئے پڑے تھے۔ ڈمپ اور اس کا ساتھی عمران کی گولیوں کا شکار ہوئے تھے جبکہ نقلی بانو سر کے بل نیچے گرنے سے شاید بیہوش پڑی تھی اور دوسرا مشین گن بردار بانو کے ہاتھوں گردن تڑواتے پڑا تھا۔
"تم نواب صاحب اور اس نقلی بانو کو سنبھالو ——— میں اس جینی کو دیکھتا ہوں" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا اور بجلی کی سی تیزی سے دروازے سے باہر نکل گیا۔

"ھاں !۔۔۔ اب بتاؤ مسٹر براؤن !۔۔۔ کہ تم نے کس پارٹی کے کہنے پر سر رحمان کے قتل کا بیڑا اٹھایا ہے"۔۔۔۔۔ ؟ جوانا نے براؤن سے مخاطب ہو کر کہا۔

براؤن ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اس کے ہاتھ پشت پر بندھے ہوئے تھے اور پیر کرسی کے پایوں سے باندھ دیئے گئے تھے۔ اور پھر جوزف کا ایک ہی تھپڑ اُسے عالم بیہوشی سے وادی ہوش میں کھینچ لایا تھا۔ جوانا اس کے سامنے ٹانگیں چوڑی کئے کھڑا تھا۔

"مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ مجھے چھوڑ دو ۔۔۔ میں نے کوئی قصور نہیں کیا"۔ براؤن نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔

"جوزف !۔۔۔ یہ گھٹیا سا آدمی ہے ۔۔۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ اس پر گھٹیا حربے ہی استعمال کئے جائیں ۔۔۔ ایسا کرو کہ پٹرول کا ٹن لے آؤ ۔۔۔ اس کی ٹانگوں پر پٹرول انڈیل کر ماچس

کی تیلی لگا دو ـــــ اس کی پتلون اطمینان سے جلتی رہے گی۔ اور پھر یہ بتائے گا" ـــــ جوانا نے بڑے سرد لہجے میں کہا۔

"بالکل ٹھیک ہے ـــــ اچھا شغل رہے گا" ـــــ جوزف نے مسکرا کر اس طرح سر ہلاتے ہوئے کہا جیسے جوانا کی یہ تجویز اسے پسند آئی ہو۔

"تت ـ تت ـ تم ـ مجھے کیوں مار رہے ہو ـــ میں نے تو تمہیں کام کی آفر کی ہے" ـــــ براؤن نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔ وہ ابھی تک جوانا کو ایک عام پیشہ ور قاتل سمجھ رہا تھا۔

"دراصل تم نے صرف میرا نام سنا ہوا ہے ـــــ میرے اصولوں کا تمہیں علم نہیں ہے ـــــ میرا اصول ہے کہ کام لینے سے پہلے اس کا مکمل پس منظر معلوم کرتا ہوں ـــــ اور ہاں! ـ یہ بھی سن لو کہ اگر کام میں نے بک نہ کیا تو پھر میں تمہیں آزاد بھی کر دوں گا اور سب کچھ بھول بھی جاؤں گا" ـــــ جوانا نے سرد لہجے میں کہا۔

اسی لمحے جوزف ہاتھ میں پٹرول کا ٹن اور دوسرے ہاتھ میں ایک سگریٹ لائٹر اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"مم ـ مم ـــ میں بتاتا ہوں ـــ پلیز اسے روکو ـــ میں بتاتا ہوں" ـــــ براؤن نے جوزف کو دیکھتے ہی چیخ کر کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ جب تم خود ہی بتا دو گے تو پھر ہمیں پٹرول ضائع کرنے کی کیا ضرورت ہے" ـــــ جوانا نے مسکرا کر کہا۔

"یہاں ایک تنظیم ہے فور سٹارز ـــــ خفیہ تنظیم ہے ـــ وہ بین الاقوامی تنظیموں کے کام بک کرتی ہے ـــــ اور آگے مختلف

افراد سے کراتی ہے ۔۔۔ میں بھی فورسٹارز کے لئے کام کرتا ہوں۔ فورسٹارز نے مجھے اس کام پر مامور کیا ہے ۔۔۔ کیونکہ میں پہلے بھی ڈینی کے ذریعے ایسے کئی کام کر چکا ہوں۔ میں اس کام کے سلسلے میں اس سے ملنے گیا تھا کہ تم ٹکرا گئے ۔۔۔ تم نے ڈینی کو بے کار کر دیا اور پھر میں نے بطور پیشہ ور قاتل تمہاری تعریفیں سُنی ہوئی تھیں ۔۔۔ اس لئے میں نے سوچا کہ ڈینی تو اب بے کار ہو چکا ہے اس لئے تم سے یہ کام کرایا جائے" ۔۔۔ براؤن نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"فورسٹارز ۔۔۔ واہ! ۔۔۔ نام تو اچھا ہے ۔۔۔ اس کا اتہ پتہ بتاؤ" جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے اس کی تفصیل کا علم نہیں ہے ۔۔۔ بس اس کا فون آتا ہے ۔۔۔ اس کے بعد کام ہو جاتا ہے تو میرے بنک میں رقم جمع ہو جاتی ہے" ۔۔۔ براؤن نے جواب دیا۔

"جوزف! ۔۔۔ پٹرول ضائع کرنا ہی پڑے گا" ۔۔۔ جوانا نے جوزف کی طرف مڑتے ہوئے کہا اور جوزف دوبارہ آگے بڑھنے لگا۔

"رک جاؤ ۔۔۔ رک جاؤ ۔۔۔ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں" ۔۔۔ براؤن نے چیختے ہوئے کہا۔

"فورسٹارز کی تفصیل" ۔۔۔ جوانا نے سرد لہجے میں کہا۔

"سٹار کلب کا مالک آرتھر اس کا چیف ہے ۔۔۔ وہ میرا دوست ہے ۔۔۔ ہم یورپ سے اکھٹے یہاں آتے تھے۔ اس کے پاس لمبا مال تھا ۔۔۔ اس نے کلب کھول لیا اور فورسٹارز تنظیم

بنالی۔ جب کہ مجھے نوکری کرنی پڑی" ــــ براؤن نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"جوزف! ــــ فون اٹھا کر سٹار کلب کے آرتھر کا نمبر ملاؤ۔ میں ذرا تصدیق کر لوں ــــ اگر اس کی بات غلط ہے تو پھر صرف ٹانگیں ہی نہیں ــــ بلکہ اس کے پورے جسم پر پٹرول چھڑک کر آگ لگا دینا ــــ مجھے جھوٹ سے شدید نفرت ہے" ــــ جوانا نے کہا اور جوزف نے پٹرول کا ٹن وہیں رکھا اور ایک سائیڈ پر چھوٹی میز پر پڑے ہوئے ٹیلیفون کی طرف بڑھ گیا۔

"تم اسے کیا کہو گے ــــ وہ بہت چالاک ہے ــــ تمہاری آواز سنتے ہی سب کچھ سمجھ جائے گا ــــ اور پھر اس نے کچھ نہیں بتانا" ــــ براؤن نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"میں تمہاری بات کراؤں گا ــــ اب یہ تم پر منحصر ہے کہ تم اس سے اس طرح کی بات کرو کہ اس کے جواب سے میرا اطمینان ہو جائے کہ تم واقعی سچ بول رہے ہو ــــ اس کے بعد تم آزاد ہو جاؤ گے" ــــ جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ــــ ٹھیک ہے ــــ میری بات کراؤ" ــــ براؤن نے کہا۔

اسی لمحے جوزف ٹیلیفون سیٹ اٹھا کر اس کرسی کے قریب لے آیا جس پر براؤن بندھا ہوا تھا۔

"اس کا نمبر بتاؤ" ــــ جوزف نے کرخت لہجے میں کہا۔ اور براؤن نے نمبر بتا دیا۔ جوزف نے ٹیلیفون سیٹ نیچے رکھا اور رسیور

اٹھا کر براؤن کے بتاتے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ جب دوسری طرف سے گھنٹی کی آواز سنائی دی تو جوزف نے ٹیلیفون سیٹ کے نیچے لگا ہوا ایک سفید رنگ کا بٹن دبایا اور اُٹھ کر رسیور بند بڑھے ہوئے براؤن کے کان سے لگا دیا۔ سفید بٹن دبتے ہی ٹیلیفون کی گھنٹی کی آواز کمرے میں گونجنے لگی تھی ٹیلیفون سیٹ میں نصب لاؤڈر کام کرنے لگا تھا۔

"یس ــــ سٹار کلب" ــــ چند لمحوں بعد ہی ایک آواز کمرے میں گونجی۔

"آرتھر سے بات کراؤ ــــ میں براؤن بول رہا ہوں" ــــ براؤن نے سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا! ــــ ہولڈ آن کریں" ــــ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"یس ــــ آرتھر اٹنڈنگ" ــــ چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"آرتھر! ــــ میں براؤن بول رہا ہوں" ــــ براؤن نے ہونٹ کاٹتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ براؤن! ــــ تم ہوٹل سے بھی غائب ہو ــــ مجھے اطلاع ملی تھی کہ تم ڈینی کے بار میں گئے تھے ــــ جہاں اس حبشی جوانا دی گریٹ نے ڈینی کا بھرکس نکال دیا تھا ــــ پھر تم اس کے پیچھے گئے۔ لیکن اس کے بعد تمہارے متعلق کوئی اطلاع نہیں ہے" ــــ آرتھر نے کہا۔

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact us through Whatsapp on following numbers

+92-348-8709449

" توتم میری نگرانی کراتے رہے ہو" ــــ براؤن نے کرخت لہجے میں کہا۔

" نگرانی کی بات نہیں ــــ میں فورسٹارز کا کوئی کام بھی جب کسی کے ذمہ لگاتا ہوں تو خود بھی حالات سے آگاہ رہتا ہوں۔ بتاؤ کام کی کیا پوزیشن ہے" ــــ آرتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کام جلد ہو جائے گا ــــ میں نے بات کر لی ہے" ــــ براؤن نے جوانا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" کیا بات کر لی ہے ــــ کام مجھے جلد چاہیئے ــــ کام والی پارٹی کے بار بار فون آ رہے ہیں ــــ اگر تم سے کام نہیں ہوتا تو کسی اور کے ذمے لگا دوں" ــــ آرتھر نے اس بار کرخت لہجے میں کہا۔

" کہہ جو دیا ہے کہ کام ہو جائے گا" ــــ براؤن نے کہا اور اسی لمحے جوانا کے اشارے پر جوزف نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کر دیا۔

" گڈ ! ــــ تم نے واقعی سچ بولا ہے ــــ اس طرح تم نے اپنی جان بچالی ہے ــــ اس آرتھر کا دفتر اسی کلب کے اندر ہے" ــــ ؟ جوانا نے پوچھا۔

" ہاں ! ــــ کلب کی اوپر والی منزل پر ہے" ــــ براؤن نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" جوزف ! ــــ تم اس کا خیال رکھنا ــــ میں ابھی آیا" ــــ جوانا نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں ذرا اس آرتھر سے دو دو ہاتھ کر لوں ——— باقی پس منظر وہ خود بتائے گا" ——— جوانا نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے سے باہر نکل آیا
چند لمحوں بعد اس کی پلے ماؤتھ آٹھ سلنڈر کار غراتی ہوئی سڑکوں پر قیامت کی رفتار سے دوڑی چلی جا رہی تھی۔ کار کا رُخ سٹار کلب کی طرف تھا۔
تھوڑی دیر بعد جوانا نے سٹار کلب کا بورڈ دیکھتے ہی کار کو بریک لگائی اور پھر اُسے گیٹ کے سامنے روک کر وہ نیچے اُترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کلب کے اندر داخل ہو گیا۔
کلب بالکل خالی پڑا ہوا تھا۔ کیونکہ ابھی ممبروں کے آنے کا وقت نہ ہوا تھا۔ البتہ کاؤنٹر کے پیچھے ایک گنجا سا پہلوان نما آدمی شیشے کے گلاس صاف کر رہا تھا۔ اور ایک غنڈہ نما بیرا ہال کا فرش دھونے میں مصروف تھا۔
جوانا تیز تیز قدم اٹھاتا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ گنجا حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا۔
"آرتھر اوپر ہے" ——— جوانا نے کاؤنٹر کے قریب پہنچتے ہی تیز لہجے میں کہا۔
"ہاں اوپر ہے ——— کیوں" ——— ؟ گنجے نے سوالیہ لہجے میں پوچھا۔
"اس سے ایک ضروری کام ہے" ——— جوانا نے کہا اور تیزی سے سائیڈ میں موجود سیڑھیوں کی طرف لپکا۔ لیکن دوسری سیڑھی

میں سے ایک کی ساخت انٹرکام جیسی تھی اور دوسرا ڈائریکٹ فون تھا گھنٹی اس ڈائریکٹ فون کی بج رہی تھی ۔ جوانا ایک لمحے کے لئے ٹھٹھکا پھر دوسرے لمحے اس نے آگے بڑھ کر رسیور اٹھالیا ۔

"یس" ——— جوانا نے آواز دباکر بولتے ہوئے کہا ۔

"آرتھر با ——— میں ڈان بڈل رہا ہوں ——— تنظیم کے ایک اہم کام کی وجہ سے مجھے تمہاری فوری ضرورت پڑگئی ہے ۔ تم فوراً ہوٹل سلور سٹار کے کمرہ نمبر بارہ ، دوسری منزل پر پہنچو ——— جلدی ——— فوراً" ——— دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا ۔

جوانا نے رسیور رکھا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے فرش پر بیہوش پڑے ہوئے آرتھر کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور تیزی سے دفتر کے دروازے سے باہر آگیا ۔

سیڑھیاں اتر کر جب جوانا ہال میں پہنچا تو وہاں ابھی تک غنڈے نما بیرے کی لاش فرش پر پڑی تھی اور کوئی آدمی وہاں موجود نہ تھا ۔ البتہ اسے گنجے کاؤنٹر مین کے جسم کا کچھ حصہ کاؤنٹر کی دوسری طرف پڑا ہوا دکھائی دے رہا تھا ۔ فون کا رسیور غائب تھا ۔ وہ شائد ابھی تک اس کاؤنٹر مین کی لاش کے ہاتھ میں تھا ۔ اور یہ اتفاق تھا کہ اس دوران اور کوئی شخص کلب میں نہ آیا تھا ۔

جوانا تیزی سے باہر آیا اور اس نے اپنی کار کا پچھلا دروازہ کھولا اور آرتھر کو پچھلی سیٹوں کے درمیان دھکیل کر وہ کار میں

بیٹھا اور دوسرے لمحے اس کی کار کے ٹائر چیختے ہوئے آگے بڑھے اور پھر جوانا نے ایک شارپ موڑ کاٹا اور اس کی کار ہوا ہو گئی وہ انتہائی سپیڈ پر کار دوڑاتا ہوا تھوڑی دیر بعد رانا ہاؤس کے گیٹ پر پہنچ گیا۔ مخصوص انداز میں تین بار ہارن بجاتے ہی پھاٹک کھل گیا اور جوانا کار اندر لیتا گیا۔ پھاٹک جوزف نے کھولا تھا۔

"کیا پوزیشن ہے اس براؤن کی" ——— جوانا نے کار سے نیچے اترتے ہوئے جوزف سے پوچھا۔ جو پھاٹک بند کر کے واپس آچکا تھا۔

"ٹھیک ہے" ——— جوزف نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور پھر کار کا پچھلا دروازہ کھول کر اس نے سیٹوں کے درمیان پڑے ہوئے بیہوش آرتھر کو ٹانگ سے پکڑ کر ایک زوردار جھٹکے سے باہر گھسیٹ لیا۔

"اسے بھی باندھ دو ——— میں ذرا اس کے ایک اور ساتھی ڈان سے مل آؤں ——— اس نے کسی تنظیم کا حوالہ دیا تھا" ——— جوانا نے جوزف سے کہا۔

"یہ آرتھر ہے" ——— جوزف نے پوچھا۔

"ہاں! ——— یہ فورسٹار کا آرتھر ہے ——— اس کا خیال رکھنا"۔ جوانا نے کہا اور ایک بار پھر واپس اپنی کار میں بیٹھ گیا۔

"یہ تم کیا کرتے پھر رہے ہو ——— آخر مجھے بھی تو کچھ بتاؤ"۔ جوزف نے اس بار قدرے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"واپس آ کر بتاتا ہوں ——— بڑی مدت کے بعد تو ہاتھ پیر چلانے

کا موقع ملا ہے۔۔۔۔۔ جوانا نے بھیڑیئے کے سے انداز میں دانت نکوستے ہوئے کہا۔ اور کار کو تیزی سے واپس موڑ دیا۔ اس بار اس نے خود ہی کار روک کر نیچے اتر کر پھاٹک کھولا۔ کیونکہ جوزف آرتھر کو اٹھا کر اندر گیا ہوا تھا۔

کار کو باہر نکال کر اس نے اُسے اس طرف موڑ دیا جدھر سے ہوٹل سلور سٹار کو راستہ جاتا تھا۔ اب وہ سوچ رہا تھا کہ اگر وہ پہلے آرتھر سے معلوم کر لیتا کہ یہ ڈان کون ہے تو زیادہ بہتر تھا ہو سکتا ہے کہ وہ کوئی عام آدمی ہو۔ لیکن پھر اس کے ذہن میں ڈان کا لہجہ اُبھر آیا۔ اس کا لہجہ بے حد تحکمانہ تھا۔ ایسا جیسے وہ کسی بہت بڑی تنظیم کا سربراہ ہو۔ اور پھر اس نے تنظیم کا حوالہ بھی دیا تھا چنانچہ وہ کار آگے بڑھائے لئے گیا۔

تھوڑی دیر بعد اس نے کار ہوٹل سلور سٹار کی عظیم الشان عمارت کے کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑی اور اُسے وسیع و عریض پارکنگ میں لے جا کر کھڑا کر دیا۔ ہوٹل واقعی بے حد شاندار تھا۔ لیکن جوانا نے ایکریمیا میں اس سے بھی شاندار ہوٹل دیکھے ہوئے تھے۔ اس لئے جوانا نارمل انداز میں کار سے اُتر کر ہوٹل کے اندرونی مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

مین گیٹ کے سامنے کھڑے باوردی دربان نے جوانا کو آتا دیکھ کر بڑے احترام سے دروازہ کھول دیا اور جوانا سر ہلاتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔

ہال میں بہت کم لوگ موجود تھے۔ جوانا لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔

اور چند لمحوں بعد وہ دوسری منزل پر تھا۔ کمرہ نمبر بارہ سامنے ہی موجود تھا۔ اس کا دروازہ بند تھا۔ جوانا نے آگے بڑھ کر اس پر آہستہ سے دستک دی۔

"کون ہے" ——— اندر سے وہی بھاری آواز سنائی دی جو جوانا نے فون پر سُنی تھی۔ یہ ڈان تھا۔

"آرتھر" ——— جوانا نے حتی الوسع آرتھر کا لہجہ بناتے ہوئے کہا دوسرے لمحے قدموں کی چاپ ابھری اور چٹخنی کھلنے کے ساتھ ہی دروازہ بھی کھل گیا۔

سامنے ایک غیر ملکی کھڑا حیرت سے پلکیں جھپکا کر جوانا کو دیکھ رہا تھا۔ جوانا اُسے دھکیلتا ہوا اندر لے گیا اور اس نے مڑے بغیر پیر مار کر دروازہ اپنے عقب میں بند کر دیا۔

لیکن ڈان نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے ریوالور نکالا لیکن اس سے پہلے کہ وہ ریوالور استعمال کرتا۔ یا کوئی بات کرتا، جوانا کا دروازہ بند کرنے کے لئے مڑا ہوا پیر انتہائی برق رفتاری سے آگے کی طرف آیا اور ڈان کے ہاتھوں سے ریوالور نکل کر کمرے کی عقبی دیوار سے جا ٹکرایا۔

"مجھے ان کھلونوں سے نہیں ڈرایا جا سکتا مسٹر ڈان! ——— میرا نام جوانا ہے جوانا" ——— جوانا نے طنزیہ انداز میں دانت نکالتے ہوئے کہا۔

"تم کون ہو ——— اور کیوں آئے ہو ——— کیا تمہارا آرتھر سے کوئی تعلق ہے" ——— ڈان نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

" ہاں !۔۔۔ آرتھر سے اتنا تعلق ہے کہ وہ اس وقت میری قید میں ہے ۔۔۔۔ اور یہ بھی سن لو کہ آرتھر کو تم نے جو فون کیا تھا وہ میں نے ہی سنا تھا ۔۔۔۔ اب تم بتاؤ کہ تمہیں آرتھر سے کیا کام تھا " ۔۔۔ جوانا نے زہر خند لہجے میں کہا۔

" میں تو کسی آرتھر کو جانتا بھی نہیں ۔۔۔ میں تو ایک سیاح ہوں "۔ ڈان نے پینترہ بدلتے ہوئے کہا اور جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

" بہت خوب !۔۔۔ اچھا جواب ہے ۔۔۔ لیکن جوانا ایسے جواب پسند نہیں کیا کرتا مسٹر ڈان " ۔۔۔۔ جوانا نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ڈان کچھ سمجھتا، جوانا نے یکلخت اس کے منہ پر زوردار تھپڑ مارنا چاہا۔ لیکن ڈان شاید سنبھلا ہوا تھا اور پھر اس نے جس قدر پھرتی دکھائی تھی وہ واقعی حیرت انگیز تھی۔ جوانا کے ہاتھ حرکت میں آتے ہی اس نے الٹی قلابازی کھائی اور پھر اس کی دونوں ٹانگیں پوری قوت سے جوانا کی ٹھوڑی کے نیچے پڑیں اور جوانا بے اختیار لڑکھڑا کر پیچھے دروازے سے جا ٹکرایا۔ ڈان بجلی کی سی تیزی سے قلابازی کھا کر سیدھا ہوا اور اس بار اس نے نجانے کہاں سے ایک بڑا سا تیز دھار خنجر نکال لیا۔ اب اس کی آنکھوں میں بھیڑیے کی سی چمک تھی۔ اور وہ خنجر کو اس قدر تیزی سے ہاتھوں میں بدل رہا تھا کہ اس پر نظر نہ ٹک رہی تھی وہ یقیناً خنجر زنی میں بے پناہ مہارت کا حامل دکھائی دیتا تھا۔

" تمہاری موت تمہیں یہاں کھینچ لائی ہے کالے کتے " ۔۔۔ ڈان نے غراتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس کا خنجر بند دق سے نکلی

ہوئی گولی کی طرح دروازے کے سامنے کھڑے جوانا کے سینے کی طرف بڑھا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ جوانا کے سینے میں اپنا راستہ بناتا جوانا کا ہاتھ حرکت میں آیا اور اڑتا ہوا خنجر اس کے ہاتھ کی تھپکی کھا کر چھناکے کی زوردار آواز کے ساتھ سائیڈ کی دیوار سے ٹکرا کر نیچے فرش پر جا گرا۔

ڈان جو شاید اس زعم میں کھڑا تھا کہ جوانا اب کسی صورت بھی خنجر کی زد سے نہیں بچ سکتا۔ اپنے وار کا یہ حشر دیکھ کر حیرت سے آنکھیں پھاڑے رہ گیا۔ اُسے یقین نہ آرہا تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ اس قدر مہارت سے خنجر کو راستے میں ہی تھپکی دے کر اس کا رُخ بدلا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ حیرت انگیز واقعہ اس کی آنکھوں کے سامنے ہوا تھا۔

"اب تم اپنے ہاتھ اٹھاؤ مسٹر ڈان! ——— ورنہ تم گولی کو تھپکی دے کر اس کا راستہ نہ بدل سکو گے" ——— جوانا نے غراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے جیب سے ریوالور نکال کر اس کا رُخ ڈان کی طرف کر دیا تھا۔

"تت ——— تت ——— تم کیا چاہتے ہو" ——— ؟ ڈان نے اس بار خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"صرف اتنا کہ تم ہاتھ اوپر اٹھا دو ——— اور سنو! ——— میں الفاظ دوہرانے کا عادی نہیں ہوں" ——— جوانا کے لہجے میں غراہٹ اور بڑھ آئی۔ اور ڈان کے دونوں ہاتھ بے اختیار سر سے بلند ہوتے گئے۔

"گڈ!۔۔۔ اب تم نے عقلمندانہ فیصلے کرنے شروع کر دیئے ہیں"۔۔۔ جوانا نے دانت نکوستے ہوئے کہا۔

"تم ہو کون۔۔۔ کچھ پتہ بھی تو چلے"۔۔۔ ڈان نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"اطمینان سے کرسی پر بیٹھ جاؤ اور میری بات سنو!۔۔۔ میں تمہارا دوست ہوں دشمن نہیں ۔۔۔ ورنہ یقین کرو۔ میں اندر داخل ہونے سے پہلے ہی تمہارے سینے میں گولی اتار سکتا تھا"۔ جوانا نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا اور ڈان اس کے بدلے ہوئے لہجے پر ایک لمحے کے لئے حیرت سے اُسے دیکھتا رہا پھر پیچھے ہٹ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے دونوں ہاتھ کرسی کے بازوؤں پر رکھ لئے۔ جوانا نے بھی کوئی اعتراض نہ کیا بلکہ ایک سائیڈ پر پڑی ہوئی کرسی گھسیٹ کر اس کے سامنے اس طرح بیٹھ گیا جیسے دو مدت سے بچھڑے ہوئے دوست کافی عرصے کے بعد گپ شپ کے لئے اکٹھے بیٹھے رہے ہوں۔ ریوالور البتہ اس کے ہاتھ میں ہی موجود تھا۔

"ہاں!۔۔۔ اب بتاؤ کہ تمہارا آرتھر سے کیا کام تھا۔۔۔ اور تمہارا کس تنظیم سے تعلق ہے"۔۔۔ جوانا نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"میرا کسی تنظیم سے کوئی تعلق نہیں ہے"۔۔۔ ڈان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ یکلخت بری طرح چیخ کر اچھلا۔ لیکن پھر دھم سے واپس کرسی پر بیٹھ گیا۔

"سیدھے بیٹھے رہو۔۔۔ اگر تم جھکے تو گولی مار دوں گا"۔۔۔ جوانا

نے غراتے ہوئے کہا اور بے اختیار نیچے کو جھکتا ہوا ڈان یکلخت اکڑ کر سیدھا ہو گیا۔

جوانا نے دراصل اس کے پیر پر اپنے بوٹ سے زوردار ضرب لگائی تھی جس کی بنا پر وہ چیخ مار کر اچھلا تھا۔ اور پھر پیر کی تکلیف کی وجہ سے ہی وہ بے اختیار جھکنے لگا تھا۔ لیکن جوانا کی دھمکی نے اُسے سیدھا کر دیا تھا۔ جوانا نے اب اس کے دونوں پیروں پر اپنے بھاری لانگ بوٹ رکھے ہوئے تھے۔ ڈان کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بگڑا ہوا تھا۔

" اب اگر جھوٹ بولنے کی کوشش کی تو ہمیشہ کے لئے معذور ہو جاؤ گے ۔۔۔۔ کچلے ہوئے پیروں کو بڑے سے بڑا سرجن بھی درست نہ کر سکے گا" ۔۔۔۔ جوانا نے کہا۔

" مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ میں سچ کہہ رہا ہوں" ۔۔۔۔ ڈان نے ایک بار پھر ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک نئی حرکت کی۔ بات کرتے کرتے وہ یکلخت اچھلا اور اس نے پوری قوت سے جوانا کے چہرے پر ٹکر ماری اور جوانا کرسی سمیت اُلٹ کر پیچھے فرش پر گرا۔ لیکن ڈان کو یہ حرکت بے حد مہنگی پڑی۔ کیونکہ جوانا نے پیچھے اُلٹتے ہوئے ٹریگر دبا دیا تھا اور پھر دو دھماکے بیک وقت ہوئے۔ ایک جوانا کا کرسی سمیت نیچے فرش پر گرنے کا اور دوسرا ریوالور سے گولی چلنے کا۔ اور اس کے ساتھ ہی ڈان کے حلق سے بھیانک چیخ نکلی اور تیسرا دھماکہ اس کے کرسی سمیت پیچھے فرش پر گرنے کا ہوا۔ جوانا قلابازی کھا کر سیدھا کھڑا ہو گیا لیکن ڈان اسی

طرح نیچے پڑا ہوا تھا اس کا سر نیچے اور ٹانگیں اوپر کرسی پر جمی ہوئی تھیں "میں ریوالور کے دھماکے کی وجہ سے ہی تمہیں گولی نہ مار رہا تھا۔ لیکن چلو اچھا ہوا۔ ریوالور کا دھماکہ میری کرسی گرنے کے دھماکے اور تمہاری چیخ تمہاری کرسی کے دھماکے میں دب گئی" ——— جوانا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر ڈان کی کرسی کو سیدھا کر دیا ڈان اچھل کر پہلے کرسی سمیت سیدھا ہوا اور پھر منہ کے بل سامنے فرش پر گر گیا۔ وہ ختم ہو چکا تھا۔ گولی اس کے سینے میں دل پر پڑی تھی۔

"ایک تو یہ لوگ ختم بڑی جلدی ہو جاتے ہیں" ——— جوانا نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جلدی سے ڈان کے لباس کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ ڈان کے جسم پر ہلکا پھلکا لباس تھا اس کی جیبیں خالی تھیں۔ البتہ ایک جیب سے اسے ایک چھوٹا سا کاغذ مل گیا جس پر کوئی فون نمبر لکھا ہوا تھا۔ جوانا نے کاغذ اپنی جیب میں ڈالا اور پھر جلدی سے ڈان کے کمرے کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ اور چند لمحوں کی کوشش کے بعد وہ اس کے بریف کیس کے ایک خفیہ خانے سے ایک فائل برآمد کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے فائل کھول کر دیکھی۔ اس میں چار ٹائپ شدہ کاغذ تھے جوانا ان کاغذوں پر سرسری نظر پھیر رہا تھا کہ یکلخت چونک پڑا۔ کاغذوں میں ایکریمیا کی سی۔ آئی۔ اے اور روسیاہ کی کے۔ جی۔ بی کے ساتھ ساتھ سوئٹزرلینڈ کی سرکاری سیکرٹ ایجنسی ٹی۔ ون کے حوالے موجود تھے باقی کوئی بات اس کی سمجھ میں نہ آئی تھی۔ بہرحال ان حوالوں سے وہ اتنا سمجھ گیا تھا کہ معاملہ اس کے تصور سے بھی بہت اونچا ہے۔

اب ماسٹر عمران کے لئے اس کے پاس کافی مواد جمع ہو گیا تھا اس لئے اس نے فائل جیب میں ڈالی اور دروازے کی طرف پلٹ گیا۔ اس نے بڑے اطمینان سے دروازہ کھولا اور پھر اُسے بند کر کے وہ بڑے ہی مطمئن انداز میں لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد اس کی کار ہوٹل سلور سٹار کے کمپاؤنڈ گیٹ سے نکل کر واپس رانا ہاؤس کی طرف اُڑی چلی جا رہی تھی۔ اور وہ سوچ رہا تھا کہ اب اُسے رانا ہاؤس جاتے ہی ماسٹر عمران کو فوراً تلاش کرنا چاہیئے تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ دیر ہو جانے سے سر رحمان کی زندگی خطرے میں پڑ جائے۔ لیکن اُسے یہ معلوم نہ تھا کہ ایک سُرخ رنگ کی کار ہوٹل سے مسلسل اس کے تعاقب میں ہے۔

"ورتھا نے گھنٹی بجنے کی آواز سنتے ہی ہاتھ بڑھا کر رسیور اُٹھا لیا۔

"یس — ورتھا سپیکنگ" — ورتھا نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"راکی بول رہا ہوں مادام" — دوسری طرف سے ایک مودبانہ آواز سنائی دی۔

"یس — کیا رپورٹ ہے"؟ — ورتھا کا لہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا۔

"مادام! — میں نے پہاڑیوں کے عقبی طرف کا سرسری سروے کر لیا ہے — اس طرف دو آدمیوں کی جاگیریں ان پہاڑیوں سے بالکل ملحقہ ہیں — ایک نواب شہریار خان ہے۔ جو وہیں قصبہ طورخان میں اپنی شاندار حویلی میں رہتا ہے — اس حویلی کے گرد وسیع اراضی میں پھیلا ہوا ایک گھنا باغ ہے جہاں

نواب شہر یار خان کے مسلح افراد ہر وقت پہرہ دیتے رہتے ہیں۔ نواب ایک سنکی سا بوڑھا ہے اور اس کی ایک نوجوان بیٹی ہے بانو نام ہے اس کا ——— دوسری جاگیر ایک شخص سر رحمان کی ہے سر رحمان پاکیشیا میں سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل ہیں۔ اور شہر میں رہتے ہیں ——— ان کا ایک اکلوتا بیٹا علی عمران ہے جس کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ وہ آجکل اپنی جاگیر پر آیا ہوا ہے۔ یہ ایک احمق سا نوجوان بتایا جاتا ہے ——— وہ کافی عرصے بعد یہاں آیا ہے۔ وہ بھی دارالحکومت میں رہتا ہے" ——— راکی نے تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ! ——— اچھی رپورٹ ہے ——— اور اب مجھے پتہ چل گیا ہے کہ جینی کولسینز نواب شہر یار خان کی حویلی میں کیوں گئی ہے۔ وہ اس حویلی کو استعمال کرنا چاہتی ہے ——— ماہر معدنیات جان نے ہم سے ڈبل رول کھیلا ہے۔ اس نے جینی کو مکمل اطلاعات مہیا کر دی تھیں ——— یہ تو اس کی بدقسمتی تھی کہ مجھے اس کی یہاں موجودگی کی رپورٹ مل گئی ——— اور تمہاری رپورٹ کے بعد یہ پتہ چل گیا ہے کہ وہ کیا چاہتی ہے ——— بہر حال میں نے جان کو ختم کر کے وہ لیبارٹری اڑا دی ہے تاکہ جان کے۔ دن کو علیحدہ کرنے کا اصل فارمولا جینی اور روسیاہ والوں تک نہ پہنچا سکے" ——— ورتھا نے جواب دیا۔

"لیکن مادام! ——— اب جینی کو جان کے قتل کا علم تو ہو جائے گا ——— اور پھر وہ یقیناً چوکنا ہو جائے گی" ——— راکی نے کہا۔

"ہاں! ــــ مجھے معلوم ہے ــــ لیکن میں نے پہلے ہی کے۔ وَن والے پتھروں کو خفیہ ہیڈ کوارٹر میں منتقل کر دیا ہے ــــ تاکہ وہ انہیں فوراً حاصل نہ کر لے ــــ ادھر جینی کے خاص آدمی ڈان کے متعلق بھی مجھے پتہ چل گیا ہے ــــ میں اسے کور کروں گی تاکہ جینی فی الحال اس سے کام نہ لے سکے ــــ اور جب تک جینی کو سارے ڈرامے کا علم ہوگا ــــ اس وقت تک میں ان پتھروں کو ایکریمیا منتقل کر چکی ہوں گی۔ اس کے بعد جینی اور روسیاہ والوں کے پاس سوائے سر پٹخنے کے اور کوئی چارہ کار باقی نہ رہے گا"۔ ورمتھا نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے مادام! ــــ تو کیا ہمیں جینی اور اس کے گروپ کے خلاف حرکت میں نہیں آنا چاہئے" ــــ راکی نے پوچھا۔

"ابھی نہیں ــــ میں جینی کو یہاں اپنی موجودگی سے چونکانا نہیں چاہتی ــــ کیونکہ سوئٹزرلینڈ میں سرکاری طور پر میں اور میرا گروپ جزائر فجی میں کام کر رہا ہے ــــ اگر اسے ذرا بھی شک پڑ گیا کہ جان کی بیوی ورمتھا دراصل میں ہوں تو پھر کے۔ جی۔ بی براہ راست کود پڑے گی ــــ اور اس کے بعد ایک جنگ شروع ہو جائے گی ــــ فی الحال تم ایسا کرو کہ کسی طرح نواب شہریار خان کی حویلی میں داخل ہو جاؤ ــــ اور وہاں جینی اور اس کے گروپ کی نگرانی کرتے ہوئے مجھے رپورٹ دیتے رہنا" ــــ ورمتھا نے کہا۔

"ٹھیک ہے مادام! ــــ میں کوشش کرتا ہوں" ــــ راکی نے جواب دیا۔

"وقتاً فوقتاً مجھے رپورٹ دیتے رہنا ـــــــ لیکن انتہائی محتاط رہنا گڈ بائی" ـــــــ ورتھا نے کہا اور رسیور واپس رکھ دیا۔

رسیور رکھ کر وہ کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی اور تیز تیز قدم اٹھاتی اس چھوٹے سے دفتر نما کمرے سے باہر نکل آئی۔ ایک تنگ سی راہداری سے گذر کر وہ ایک دروازے میں گھسی تو وہاں ایک بڑے کمرے میں چار مسلح افراد ایک میز کے گرد بیٹھے تاش کھیلنے میں مصروف تھے۔

ورتھا کے اندر داخل ہوتے ہی ان چاروں نے جلدی سے پتے میز پر پھینکے اور انتہائی مستعدی سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے

"آؤ میرے ساتھ" ـــــــ ورتھا نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور پھر واپس دروازے کی طرف مڑ گئی۔ وہ چاروں مؤدبانہ انداز میں اس کے پیچھے چل دیئے۔

تھوڑی دیر بعد ورتھا کوٹھی کے پورٹیکو میں کھڑی اپنی سرخ رنگ کی کار کے قریب پہنچ گئی۔ اس نے ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھولا اور اندر بیٹھ گئی۔ جب کہ اس کے پیچھے آنے والے چاروں افراد میں سے تین پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئے اور ایک آگے بڑھ کر ورتھا کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ کار کے دروازے بند ہوتے ہی ورتھا نے کار آگے بڑھا دی۔ پھاٹک کے پاس ایک مسلح آدمی کھڑا تھا اس نے جلدی سے پھاٹک کھول دیا اور ورتھا کار لیکر باہر آ گئی۔

"سنو! ـــــ ہم نے ہوٹل سلور سٹار سے جینی کو لینے کے خاص

آدمی ڈان کو اغوا کرنا ہے ـــــ مجھے اطلاع ملی ہے کہ وہ ہوٹل سلور سٹار میں دوسری منزل کے کمرہ نمبر بارہ میں رہائش پذیر ہے میں چاہتی ہوں کہ اُسے اغوا کر کے ہیڈ کوارٹر لے آیا جائے اور پھر یہاں سے اس کے میک اَپ میں اپنا آدمی بھیج دیا جائے تاکہ جینی کی تمام کارروائیاں ہماری نظروں میں رہیں" ـــــ ورتھا نے کوٹھی سے باہر کار نکالتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے مادام! ـــ لیکن آپ ہمیں حکم کر دیتیں ـــ ہم اُسے اغوا کر لاتے" ـــــ ساتھ بیٹھے ہوئے سخت چہرے والے نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" ڈان اہم آدمی ہے ـــــ اس لئے اس آپریشن کی میں خود نگرانی کرنا چاہتی ہوں" ـــــ ورتھا نے کہا اور اس بار ساتھ بیٹھے ہوئے نوجوان نے کوئی جواب نہ دیا۔

تھوڑی دیر بعد ورتھا نے کار سلور سٹار کی عظیم الشان عمارت کے کمپاؤنڈ گیٹ میں کار موڑی اور اُسے پارکنگ میں کھڑا کر کے وہ نیچے اُتر آئی۔

" ایک آدمی یہاں کار میں رہے گا" ـــــ ورتھا نے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گئی۔ تین آدمی اس کے ساتھ چلنے لگے جب کہ ایک کار میں ہی رُک گیا۔

ہال میں داخل ہوتے ہی ورتھا سیدھی لفٹ کی طرف بڑھی اور جب لفٹ انہیں لے کر دوسری منزل پر پہنچی تو لفٹ سے نکلتے ہی ورتھا چونک پڑی۔ کیونکہ بارہ نمبر کمرے کا دروازہ

لفٹ کے بالکل سامنے تھا۔

اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک دیوہیکل حبشی اس کمرے سے نکل کر لفٹ کی طرف آنے لگا۔ ورتھا نے ایک نظر میں اس کا بغور جائزہ لیا اور پھر سائیڈ میں اس طرح بڑھ گئی جیسے وہ اس پر یہ ظاہر نہ کرنا چاہتی ہو کہ وہ بھی بارہ نمبر میں جانا چاہتی ہے۔

وہ حبشی بڑے اطمینان سے لفٹ میں سوار ہوا اور لفٹ تیزی سے نیچے جانے لگی۔ تو ورتھا بجلی کی سی تیزی سے مڑی اور بارہ نمبر کمرے کے دروازے پر پہنچ گئی۔ اس نے دروازے کا ہینڈل گھمایا تو دروازہ کھل گیا اور ورتھا ہاتھ میں ریوالور لئے اندر داخل ہوئی۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چونک پڑی۔ کیونکہ سامنے ہی فرش پر ڈان کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ اس کے سینے میں گولی لگنے کا سوراخ تھا۔

کمرے کی حالت بتا رہی تھی کہ وہاں ابھی خاصی جنگ ہوئی ہے کرسی الٹی پڑی تھی اور ایک بریف کیس بھی میز پر کھلا ہوا پڑا تھا۔ ورتھا تیزی سے واپس مڑی۔ اس نے دروازہ بند کیا اور تیز تیز قدم اٹھاتی لفٹ کی طرف بڑھ گئی۔

"وہ حبشی ڈان کو قتل کر کے کوئی خاص چیز لے گیا ہے"۔ ورتھا نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر وہ سب لفٹ میں سوار ہو گئے۔ چند ہی لمحوں بعد وہ ہال میں پہنچ کر جب باہر پارکنگ کی طرف آئے تو ورتھا نے حبشی کو ایک آٹھ سلنڈر کار میں بیٹھے کمپاؤنڈ گیٹ سے باہر نکلتے دیکھ لیا۔ وہ تیزی سے اپنی کار کی طرف

پر قدم رکھتے ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے مُڑا اور دوسرے لمحے ایک زوردار دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی کاؤنٹر پر رکھے ٹیلیفون پر جھکا ہوا پہلوان چیخ کر پیچھے کی طرف الٹ گیا۔ گولی اس کی گردن میں سوراخ کر گئی تھی۔

ہال کا فرش صاف کرنے والا غنڈہ نما بیرا گولی کی آواز اور کاؤنٹر مین کی چیخ سن کر جیسے ہی اچھل کر کھڑا ہوا۔ جوانا نے دوسری بار ٹریگر دبا دیا۔ اور دوسرے لمحے وہ بیرا بھی چیختا ہوا نیچے فرش پر جا گرا۔ اور بری طرح ہاتھ پیر مارنے لگا۔

جوانا نے ریوالور دوبارہ جیب میں رکھا اور وہ دو دو سیڑھیاں بیک قدم پھلانگتا ہوا اوپر چڑھتا چلا گیا۔ اوپر ایک تنگ سی راہداری تھی جس کے آخری سرے پر ایک دروازہ تھا۔ جوانا تیز تیز قدم اٹھاتا راہداری سے گذر کر دروازے پر پہنچا۔ اور پھر اس نے پوری قوت سے بند دروازے پر لات ماری اور دروازہ ایک خوفناک دھماکے سے کھل گیا اور جوانا اچھل کر اندر داخل ہوا۔ دوسرے لمحے کمرے کی سائیڈ پر رکھے ہوئے صوفے پر سے ایک پہلوان نما شخص اور ایک اینگلو انڈین لڑکی ہڑبڑا کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان دونوں کے جسموں پر لباس تقریباً نہ ہونے کے برابر تھا۔

"تمہارا نام آرتھر ہے" ــــ جوانا نے آگے بڑھتے ہوئے انتہائی خوفناک لہجے میں کہا۔

"ہاں! ــــ مگر تم ــــ تم وہی جوانا تو نہیں ہو ــــ لیکن اس

طرح یہاں آنے کا مقصد "——— آرتھر نے وقتی حیرت سے اپنے آپ کو نکالتے ہوئے پوچھا۔

جوانا نے جواب دینے کی بجائے جیب سے ریوالور نکالا اور دوسرے لمحے زوردار دھماکے کے ساتھ ہی وہ ایک طرف کھڑی لڑکی بُری طرح چیختی ہوئی فرش پر گری۔ اس کے ——— سینے سے خون کا فوارہ سا بہہ نکلا۔

"یہ تم نے کیا کیا" ——— آرتھر نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے میز کی طرف لپکا جس پر ایک بھاری ریوالور رکھا ہوا نظر آرہا تھا۔

لیکن اس سے پہلے کہ آرتھر میز تک پہنچتا، جوانا کا ہاتھ گھوما اور آرتھر بُری طرح ڈکراتا ہوا کمرے کی دیوار سے جا ٹکرایا۔ اور پھر اس طرح نیچے گر گیا جیسے بوری میں سے آٹا نکلنے کے بعد وہ نیچے گرتی ہے۔ جوانا کے اُلٹے ہاتھ کا بھرپور تھپڑ اس کی گردن پر پڑا تھا۔

ابھی آرتھر نیچے گر کر دوبارہ اٹھا نہ تھا کہ جوانا نے اچھل کر پوری قوت سے اس کے سینے پر لات جما دی اور آرتھر کے حلق سے اس طرح چیخ نکلی جیسے اس کی رُوح شدید تکلیف سے اس کا جسم چھوڑ رہی ہو۔ اور پھر اس کے ہاتھ پیر سیدھے ہوتے چلے گئے جوانا نے جلدی سے ریوالور واپس جیب میں ڈالا اور آرتھر کو اٹھانے کے لئے جھکا ہی تھا کہ میز پر پڑے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔ میز پر دو ٹیلیفون سیٹ پڑے ہوتے تھے جن

بڑھ گئی ۔ اور پھر چند لمحوں بعد ان کی سُرخ کار بھی کمپاؤنڈ گیٹ سے باہر نکل کر اسی طرف کو مُڑ گئی جدھر حبشی کی کار گئی تھی ۔
حبشی کی بڑی کار انتہائی تیز رفتاری سے اڑی چلی جا رہی تھی ۔ اس لئے ورتھا کو بھی کار کو خاصی سپیڈ پر دوڑانا پڑا ۔ لیکن اس نے فاصلہ کافی رکھا ہوا تھا تاکہ حبشی کو تعاقب کا احساس نہ ہو سکے ۔
مختلف سڑکوں سے گذرنے کے بعد حبشی کی کار ایک قلعہ نما عمارت کے بڑے گیٹ کے سامنے رُک گئی اور جب تک ورتھا کی کار اس عمارت کے سامنے پہنچتی ، حبشی کی کار پھاٹک کے اندر جا چکی تھی ۔ ورتھا نے کار آگے بڑھا دی اور پھر اس نے کچھ فاصلے پر جا کر کار ایک پارکنگ میں روک دی ۔ اور اپنے ساتھیوں کو نیچے اترنے کا اشارہ کر کے خود بھی نیچے اُتر آئی ۔
" مجھے اب اس عمارت کے اندر جانا ہو گا ——— تاکہ میں معلوم کر سکوں کہ یہ حبشی کون ہے ——— اور اس نے ڈان کو قتل کر کے کیا چیز حاصل کی ہے " ——— ورتھا نے قلعہ نما عمارت کی طرف دیکھتے ہوئے کہا ۔
" مادام ! ——— آپ یہیں ٹھہریں ——— ہم اندر جاتے ہیں ۔ جب ہم عمارت کو کنٹرول کر لیں گے ——— تب آپ کو اندر بلا لیا جائے گا " ——— سائیڈ سیٹ پر بیٹھنے والے اس سخت گیر چہرے والے نوجوان نے کہا ۔
" نہیں جیمز ! ——— مجھے یہ عمارت خاصی پُراسرار سی لگ رہی ہے ——— ایسا نہ ہو کہ ہم سب پھنس جائیں ——— اور فی الحال تو

ہمیں یہ بھی معلوم نہیں کہ اندر کی سچوئیشن کیا ہے ——— پھر اس عمارت میں مجھے اندر جانے کا بھی کوئی راستہ نظر نہیں آرہا ——— اس لئے میرا خیال ہے کہ مجھے پھاٹک سے اندر جانا پڑے گا۔ تم سب یہیں رہو ——— اگر ضرورت پڑی تو میں تمہیں ریڈ کاشن دے دونگی ——— اس کے بعد تم حرکت میں آجانا" ——— ورتھا نے کہا اور سب کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ عمارت کی طرف بڑھنے لگی۔ لیکن اسی لمحے اُسے خیال آگیا کہ حبشی نے لفٹ میں جاتے ہوئے اُسے قریب سے دیکھا ہے۔ اس لئے اگر وہ اسی صورت میں گئی تو وہ حبشی یقیناً اُسے پہچان لے گا۔ چنانچہ وہ واپس مڑی اور پھر کار کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گئی۔

"میں ذرا سا میک اَپ کر لوں" ——— ورتھا نے دروازہ بند کرتے ہوئے کہا اور پھر اس نے کار کے ڈیش بورڈ میں سے ایک باکس نکالا اور بیک مرر کی مدد سے میک اَپ میں مصروف ہوگئی۔ اس کے چاروں ساتھی کار سے باہر موجود تھے اور ویسے بھی بلنڈڈ کلر شیشوں کی وجہ سے باہر سے اندر نہ دیکھا جا سکتا تھا۔ اس لئے ورتھا اطمینان سے میک اَپ کرتی رہی۔

تھوڑی دیر بعد ورتھا نے باکس واپس ڈیش بورڈ میں رکھ دیا اور بیک مرر میں اپنی شکل دیکھنے لگی۔ اس کی شکل خاصی بدل گئی تھی۔ اس لئے اس نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلایا اور کار سے نیچے اُتر آئی۔

"ریڈ کاشن ملتے ہی تم لوگوں نے حرکت میں آجانا ہے سمجھ گئے"۔

درشھا نے کار سے باہر نکلتے ہی اپنے ساتھیوں سے کہا۔
"یس میڈم" ــــــ جواب دیا گیا اور ورشھا سر ہلاتا ہوئی اس قلعہ نما عمارت کی طرف بڑھ گئی۔

عمارت کے بڑے اور شاندار پھاٹک پر ایک بڑی سی نیم پلیٹ لگی ہوئی تھی جس پر پیتل کے بنے ہوئے موٹے اور چمکدار حروف میں "رانا تہور علی صندوقی" کا نام لکھا ہوا تھا۔

"صندوقی ــــــ یہ کیسا نام ہے" ــــــ ورشھا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ہاتھ اٹھا کر کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

تھوڑی دیر بعد پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک جبشی باہر نکل آیا۔ یہ وہ جبشی نہ تھا جس کا تعاقب کرتی ہوئی ورشھا یہاں تک آئی تھی۔ لیکن یہ بھی پہلے جبشی کی طرح قوی ہیکل اور انتہائی جاندار آدمی تھا۔ اس نے خاکی رنگ کی یونیفارم پہنی ہوئی تھی اور اس کی دونوں سائیڈوں سے لٹکے ہوئے ہولسٹروں میں بھاری ریوالوروں کے دستے صاف نظر آ رہے تھے۔

"ارے مادام روشی آپ" ــــــ جبشی نے بری طرح چونکتے ہوئے ورشھا سے مخاطب ہو کر کہا اور ورشھا یہ نیا نام سن کر خود بھی چونک پڑی۔

"ہاں" ــــــ ورشھا نے لہجہ بدلتے ہوئے جواب دیا۔ اب ظاہر ہے وہ اور کیا کہہ سکتی تھی۔

"آپ اتنی مدت کے بعد ــــــ اوہ! آیئے آیئے ــــــ اندر آ جایئے" ــــــ اس جبشی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور خود پھاٹک

کی اس چھوٹی کھڑکی میں غائب ہو گیا۔

ورتھا نے کندھے جھٹکے اور خود بھی جھک کر اس کھڑکی سے اندر داخل ہو گئی۔ یہ واقعی انتہائی شاندار اور عظیم الشان عمارت تھی جس کا لان ہی بے حد وسیع و عریض تھا۔

"آپ کہاں رہیں مس روشی! ــــ بڑا طویل عرصہ ہوا، آپ نظر ہی نہیں آئیں ــــ اور ماسٹر عمران نے بھی آپ کا ذکر نہیں کیا"۔ حبشی کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"میں باہر رہی ہوں" ــــ ورتھا نے جواب دیا۔

"اوہ مس روشی! ــــ آپ کی آواز کو کیا ہوا ــــ آواز تو یکسر بدل گئی ہے" ــــ حبشی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے گلے کا آپریشن کرایا ہے" ــــ ورتھا نے ذہانت بھرے انداز میں بات بناتے ہوئے کہا اور اس نے دیکھا کہ حبشی نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

ورتھا اب اتنی بات تو سمجھ گئی تھی کہ یہ حبشی اسے کوئی مس روشی سمجھ رہا ہے۔ ہو سکتا ہے اس نے جو میک اپ کیا ہے وہ کسی مس روشی سے ملتا ہو۔ اور مس روشی کافی عرصے سے یہاں نہیں آئی اور مس روشی کا تعلق کسی ماسٹر عمران سے ہے۔ لیکن اسے کم از کم اتنی تسلی تھی کہ وہ کسی نہ کسی چکر میں عمارت میں تو داخل ہو گئی ہے۔ ورنہ اس نے تو یہی سوچا تھا کہ وہ رانا تہور علی صندوقی سے ملنے کی خواہش ظاہر کرے گی اور اپنے آپ کو ایک غیر ملکی صحافی پوز کرے گی۔ لیکن اس مس روشی کے چکر میں اسے ان ساری

باتوں کی ضرورت ہی نہ پڑی تھی۔

"کون ہے جوزف"—— اچانک برآمدے میں سے ایک بھاری آواز سنائی دی اور ورتھا نے دیکھا کہ وہی حبشی جس کا تعاقب کرتی ہوئی وہ یہاں آئی تھی، برآمدے میں کھڑا ان کی طرف دیکھ رہا تھا۔ ورتھا کو اب یہ معلوم ہو گیا تھا کہ اس کے ساتھ چلنے والے حبشی کا نام جوزف ہے۔

"جوانا ہا—— یہ مس روشی ہیں—— باس کی پرانی دوست—— بڑے عرصے بعد آئی ہیں"—— جوزف نے اونچی آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا اور ورتھا مسکرا دی۔ ساری باتیں خود بخود ہی اس کے علم میں آتی جا رہی تھیں۔ اب دوسرے حبشی کا نام بھی اُسے معلوم ہو گیا تھا۔

"مس روشی!—— یہ جوانا آپ کے بعد باس کے پاس آیا ہے یہ پہلے پیشہ ور قاتل تھا—— ماسٹر کلرز تنظیم سے اس کا تعلق تھا باس کو ختم کرنے کے مشن پر آیا تھا کہ باس نے اس کو شکست دے دی—— تب سے یہ باس کے پاس ہے—— یہیں میرے ساتھ رہتا ہے"—— جوزف نے برآمدے تک پہنچتے پہنچتے جوانا کا مکمل تعارف کرا دیا۔

"باس کہاں ہے"—— ورتھا نے پوچھا۔ کیونکہ اب اُسے باس سے دلچسپی پیدا ہو گئی تھی۔

"عمران صاحب!—— وہ تو غائب ہیں ابھی—— جوانا نے انہیں تلاش کرنے کی کوشش کی تو پتہ چلا ہے کہ وہ اپنے والد

سر رحمان کی آبائی زمینوں پر طور خان گئے ہوئے ہیں اور واپس نہیں آئے" ـــــ جوزف نے جواب دیا۔

"جوانا! ـــ یہ مس روشی ہیں ـــ باس کی پرانی دوست ـــ ان سے باس کا کوئی کام نہیں چھپا ہوا" ـــــ جوزف نے جوانا کے قریب پہنچتے ہی ورتھا کا جوانا سے تعارف کراتے ہوئے کہا۔ اور ورتھا نے جوانا سے رسمی فقروں کا تبادلہ کیا اور جوزف اور جوانا اُسے ساتھ لے کر ایک بڑے ڈرائینگ روم میں آگئے۔ یہ ڈرائینگ روم بڑے شاندار انداز میں سجا ہوا تھا۔

ورتھا بڑی حیرت سے اس کمرے کی سجاوٹ کو دیکھنے لگی۔ کیونکہ اس کا جس ملک سے تعلق تھا وہاں اس قدر بھاری فرنیچر اس نے سجاوٹ کے لئے کبھی نہ دیکھا تھا۔ یہ ڈرائنگ رُوم دیکھ کر اسے ایسے اندازہ ہو رہا تھا کہ جیسے وہ کسی قدیم بادشاہ کے محل میں آگئی ہو۔ اس لئے وہ بے اختیار ایک ایک چیز کو حیرت بھرے انداز میں دیکھ رہی تھی۔

"آپ کے پینے کے لئے کیا لاؤں" ـــــ؟ جوزف نے پوچھا اس بار اس کا لہجہ سنجیدہ تھا۔ اس میں وہ بے تکلفی کا عنصر مفقود تھا جو اس سے پہلے تھا۔

"کچھ بھی لے آؤ" ـــــ ورتھا نے ایک صوفے پر بیٹھتے ہوئے جواب دیا۔

"ہاں! ـــ تو اب بتاؤ کہ تم دراصل کون ہو" ـــــ؟ اچانک جوزف کی آواز سنائی دی اور ورتھا اس کی بات سنتے ہی بُری طرح

چونک پڑی۔

جوزف کی آنکھوں سے شعلے سے نکل رہے تھے۔

"کیا ہوا تمہیں ——— میں روشی ہوں" ——— ورتھا نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"میں اب سے پہلے یہی سمجھ رہا تھا لیکن اب نہیں ——— تم روشی کے میک اَپ میں ضرور ہو ——— لیکن روشی ہرگز نہیں ہو۔ ورنہ تم اس ڈرائینگ روم کو اس طرح حیرت سے کبھی نہ دیکھتی۔ کیونکہ یہ ڈرائینگ روم روشی نے خود اپنے ہاتھوں سے سجایا تھا" ——— جوزف نے کرخت لہجے میں کہا۔

اور ورتھا اس کی بات سنتے ہی اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

"میں اب اسے پہچان گیا ہوں جوزف! ——— میں اسے دیکھتے ہی یہ سوچ رہا تھا کہ میں نے اسے پہلے کہیں دیکھا ہے۔ لیکن مجھے یاد نہ آ رہا تھا ——— اور دوسری بات یہ کہ تم اسے ماسٹر عمران کی پرانی ساتھی بتا رہے ہو ——— لیکن اب مجھے یاد آگیا ہے کہ میں نے اسے ہوٹل سلور سٹار میں لفٹ سے اترتے ہوئے دیکھا تھا ——— اس کے ساتھ تین اور آدمی تھے" ——— جوانا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تم دونوں ہاتھ اٹھا دو۔ ورنہ ———" اچانک ورتھا نے تیز لہجے میں کہا۔ اس نے واقعی انتہائی پھرتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ریوالور نکال لیا تھا۔

جوانا نے جوزف کو کہنی مارتے ہوئے دونوں ہاتھ اٹھا لئے جوزف

نے بھی اس طرح ہاتھ اوپر نیچے کئے جیسے انتہائی مجبوری کے عالم میں ایسا کر رہا ہو۔

"تم نے ڈان کو کیوں قتل کیا ہے —— اور تم وہاں سے کیا لائے ہو" —— ؟ ورتھا نے جوانا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"کیا تمہارا تعلق ڈان سے ہے" —— جوانا نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے اُلٹا سوال کر دیا۔

"جو میں پوچھ رہی ہوں اس کا جواب دو مسٹر جوانا —— اور یہ نہ سمجھنا کہ تم مجھے ڈاج دے سکتے ہو —— اس سے پہلے کہ تمہارے جسم کو معمولی سی حرکت ہو، تمہارے سینے میں چار گولیاں پیوست ہو چکی ہوں گی" —— ورتھا نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"گڈ! —— تمہارا اعتماد مجھے پسند آیا ہے —— بہرحال تمہارے سوال کا جواب یہ ہے کہ میں تو ڈان کو قتل نہ کرنا چاہتا تھا۔ اس نے خود ہی ایسا وطیرہ اختیار کیا کہ قتل ہونے پر مجبور ہو گیا" —— جوانا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم وہاں گئے کیوں تھے —— پوری تفصیل بتاؤ" —— ورتھا نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے کہا۔

"تفصیل بتانے میں تو دیر لگے گی —— اور میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے" —— جوانا نے جواب دیا اور دوسرے لمحے اس نے پیر کو معمولی سی حرکت دی تو اس کے پیر کے سامنے پڑی ہوئی تپائی یکلخت اُڑتی ہوئی ورتھا کے ہاتھ پر لگی اور ریوالور ورتھا کے ہاتھ سے یوں نکل کر دُور جا گرا کہ ورتھا ایک لمحے کے لئے حیرت

سے اپنے ہاتھ کو ہی دیکھتی رہ گئی۔
"جوزف! —— اس کے ساتھیوں کو دیکھو" —— جوانا نے تپائی اچھالتے ہی کہا۔
اور پھر اس سے پہلے کہ ورتھا کوئی اور حرکت کرتی، جوانا کا بھرپور تھپیڑ اس کے گال پر پڑا اور دوسرے لمحے ورتھا چیختی ہوئی کسی گیند کی طرح اچھل کر سائیڈ کی دیوار سے جا ٹکرائی۔ لیکن دوسرا لمحہ جوانا کے لئے بھی انتہائی حیرت انگیز ثابت ہوا کہ ورتھا دیوار سے ٹکراتے ہی گھومی اور پھر بالکل اسی طرح واپس آئی جس طرح گیند دیوار سے ٹکرا کر واپس لوٹتی ہے اور اس کی بھرپور فلائنگ کک جوانا کے چوڑے سینے پر پڑی اور جوانا بے اختیار لڑکھڑاتا ہوا دروازے کی طرف مڑتے ہوئے جوزف سے ٹکرایا۔ اور اس اچانک ٹکر کا یہ نتیجہ نکلا کہ جوانا اور جوزف دونوں ہی ایک دوسرے سے ٹکرا کر نیچے گر پڑے۔
ورتھا فلائنگ کک لگا کر بجلی کی تیزی سے قلابازی کھا کر سیدھی ہوئی اور پھر اس سے پہلے کہ جوزف اور جوانا دونوں گر کر اٹھتے۔ وہ ان کے سروں پر پہنچ گئے۔ اس نے انتہائی برق رفتاری سے جوانا کی گردن پر اپنے پیر کی بھرپور ضرب لگانی چاہی۔ لیکن دوسرے لمحے وہ چیختی ہوئی اچھل کر پشت کے بل نیچے قالین پر گری۔ جوانا نے انتہائی پھرتی سے اس کی ٹانگ پکڑ کر اسے گھسیٹ لیا تھا۔ اور پھر جوانا

ورہتھا سے بھی زیادہ برق رفتاری سے اٹھا۔ ورہتھا کی ٹانگ ابھی تک اس کے ہاتھ میں تھی۔

دوسرے لمحے ورہتھا نے قالین پر پڑے پڑے یکلخت اچھل کر دوسرا پیر جوانا کی ناف کے نیچے مارا۔ اور اس کے ساتھ ہی جوانا کے ہاتھ سے اس کی ٹانگ خود بخود نکل گئی اور جوانا آگے کی طرف جھک گیا۔

ورہتھا دونوں کہنیوں کی مدد سے انتہائی تیزی سے پیچھے ہٹی اور اس نے یکلخت الٹی قلابازی کھائی اور اس بار اس کی دونوں ٹانگیں آگے کو جھکے ہوئے جوانا کی ٹھوڑی پر پڑیں۔ لیکن جوانا نے ٹھوڑی پر ضرب کھانے کے باوجود یکلخت ورہتھا کے فضا میں الٹا گھومتے ہوئے جسم کو تھپکی دے کر اچھالا تو ورہتھا پہلے کی طرح اڑتی ہوئی پچھلی دیوار کے ساتھ لگے ہوئے صوفے پر سر کے بل تقریباً دھنس گئی۔

"خاصی تیز جا رہی ہو نقلی مس روشی" ——— جوانا نے زہرخند لہجے میں کہا اور تیزی سے آگے بڑھا۔

جوزف اب اٹھ کر ایک طرف کھڑا ہو گیا تھا۔ اور ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔

"تم جاؤ جوزف! ——— میں اس گڑیا کو سنبھال لوں گا" ——— جوانا نے ورہتھا کی طرف بڑھتے ہوئے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا اور جوزف کندھے اچکاتا ہوا باہر نکل گیا۔

جوانا کے قریب آتے ہی صوفے پر سر کے بل دھنسی ہوئی ورہتھا

نے یکلخت اچھل کر ایک بار پھر جوانا کے سینے پر دونوں پیر جوڑ کر ضرب لگانے کی کوشش کی۔ لیکن جوانا بجلی کی سی تیزی سے ایک طرف ہٹا اور ورہتھا اپنے ہی زور میں اچھل کر پشت کے بل قالین پر آگری۔ اور جوانا نے اس کی گردن پر پیر رکھ دیا۔ اب ورہتھا کے حلق سے بے اختیار چیخیں نکلنے لگیں۔ اس نے جوانا کی پنڈلی پر ضرب لگانے کی کوشش کی۔ لیکن جوانا نے پیر کو زور سے جھٹکا دیا تو ورہتھا کا تڑپتا ہوا جسم یکلخت ساکت ہو گیا۔ اس کا سانس رک گیا اور آنکھوں کے سامنے یکلخت سیاہ چادر سی پھیلتی چلی گئی۔

عمران نے مشین گن سنبھالے دوڑتا ہوا اس کمرے کے دروازے سے نکلا اور پھر راہداری کراس کر کے وہ جب ایک کھلے حصے میں آیا تو ایک لمحے کے لئے رُک گیا۔ لیکن جب اُسے دوسری طرف سے کوئی چاپ سنائی نہ دی تو وہ اچھل کر آگے بڑھا۔ یہ بڑا کمرہ تھا۔ لیکن خالی پڑا ہوا تھا۔ اس کمرے میں نواب صاحب کے چار نوکر لاشوں کی صورت میں پڑے ہوئے تھے۔ عمران اُس کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھا اور پھر وہ ایک برآمدے میں پہنچ گیا۔ لیکن نہ ہی جینی نظر آئی تھی اور نہ ہی اُس کا کوئی اور ساتھی۔ اس برآمدے سے عمران ایک اور راہداری میں آیا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد جب وہ حویلی کے بیرونی رُخ پر پہنچا تو وہاں اُسے نواب صاحب کا ایک ملازم ایک سائیڈ پر اطمینان سے کھڑا نظر آیا۔

"وہ عورت اور اس کے ساتھی کہاں ہیں"۔۔۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"وہ غیر ملکی عورت ۔۔۔۔۔ وہ تو اپنے ساتھیوں کے ساتھ جیپ میں سوار ہو کر چلی گئی ہے"۔۔۔۔۔ نوجوان نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"کدھر گئی ہے"۔۔۔۔۔؟ عمران نے پوچھا۔

اُدھر جناب ۔۔۔ باہر باغ کی طرف ۔۔۔۔ کیوں جناب! کیا ہو گیا ہے"۔۔۔۔ نوکر نے بوکھلاتے ہوئے انداز میں کہا۔

اسی لمحے بانو بھی بے تحاشا انداز میں دوڑتی ہوئی وہاں پہنچ گئی۔

"کیا ہوا ۔۔۔ کہاں گئی وہ حرافہ"۔۔۔۔۔؟ بانو نے ہانپتے ہوئے پوچھا۔

"وہ جیپ میں نکل گئی ہے ۔۔۔۔۔ اور کوئی سواری ہے یہاں۔ ابھی وہ باغ سے نہ نکلی ہو گی"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہاں! ۔۔۔ ادھر میری جیپ موجود ہے"۔۔۔۔ بانو نے کہا اور تیزی سے ایک طرف بنے ہوئے بڑے سے بند گیراج کی طرف بھاگنے لگی۔ عمران اس کے پیچھے لپکا۔ بانو نے بڑی پھرتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے گیراج کا دروازہ کھولا اور پھر تیزی سے جیپ کی طرف لپکی۔ یہ بڑی لینڈ اوور تھی لیکن بالکل نئے ماڈل کی۔ جب تک عمران پہنچا۔ وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر اُسے چلا بھی چکی تھی۔ عمران اچھل کر ساتھ والی سیٹ پر بیٹھا اور

دوسرے لمحے جیپ بندوق سے نکلنے والی گولی کی طرح گیراج سے نکلی اور پھر بے تحاشا دوڑتی ہوئی حویلی کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گئی۔

چند لمحوں بعد جیپ باغ میں بنی ہوئی ایک سڑک پر دوڑتی جا رہی تھی۔ بانو نے ایک جگہ پر تیزی سے موڑ کاٹا اور جیپ کو بجائے سیدھا لے جانے کے ترچھی طرف جانے والی سڑک پر دوڑانے لگی۔

عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد جیپ باغ کے اختتام پر خاردار تار کے پاس پہنچ کر تیزی سے گھومی اور پھر دائیں طرف کو دوڑنے لگی۔ عمران سمجھ گیا کہ بانو سائیڈ سے شارٹ کٹ کر کے مین گیٹ کی طرف بڑھ رہی ہے۔ وہ بانو کی ذہانت کا دل میں قائل ہو گیا۔

"میں اسے نہیں چھوڑوں گی عمران" ——— بانو نے پہلی بار زبان کھولتے ہوئے کہا۔

"بالکل نہ چھوڑنا ——— میرا ستارہ یقیناً اب ترقی پر ہے کہ ایک کی بجائے دو دو مل رہی ہیں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

بانو نے ایک لمحے کے لئے حیرت سے عمران کی طرف دیکھا اس کا اندازہ بتا رہا تھا کہ عمران کے اس پوزیشن میں بھی مذاق کرنے پر حیران ہو رہی ہو۔

چند لمحوں بعد مین گیٹ نظر آنے لگا۔ اس وقت مین گیٹ

بند کیا جا رہا تھا۔ بانو نے جیپ وہاں جا کر روکی۔

"وہ غیر ملکی عورت یہاں پہنچی ہے"—— بانو نے تیز اور اونچی آواز میں وہاں موجود مسلح افراد سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"وہ تو بی ای جی ابھی جیپ میں باہر گئی ہے —— ہم نے مہمان سمجھ کر گیٹ کھول دیا تھا"—— ایک نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"چلو اس کے پیچھے چلتے ہیں —— چھوڑنا تو نہیں اسے"—— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بانو نے یکلخت جیپ گیٹ کی طرف موڑ دی۔ چونکہ بڑے سے گیٹ کا صرف ایک پٹ ہی بند تھا اس لئے دوسرے کھلے پٹ سے وہ آسانی سے جیپ باہر نکال کر لے گئی۔ گیٹ سے پکی سڑک دائیں طرف کو مڑ جاتی تھی اور وہ تقریباً دو فرلانگ آگے جا کر مین روڈ سے جا ملتی تھی۔ بانو نے جیپ کی رفتار بڑھا دی۔ اور جیپ جیسے فضا میں اڑتی ہوئی مین روڈ کی طرف بڑھنے لگی۔

مین روڈ کے قریب پہنچتے ہی ایک موڑ تھا۔ بانو نے جیسے ہی موڑ کاٹا۔ اس نے پوری قوت سے بریک لگائے اور جیپ کے ٹائر خوفناک انداز میں چیختے ہوئے سڑک کے سینے پر جم گئے۔ مین روڈ کے قریب ہی ایک جیپ کھڑی تھی۔ بانو نے اپنی جیپ اس کے قریب جا کر روک دی۔ اور عمران اچھل کر نیچے اترا لیکن وہاں پہلے سے کھڑی ہوئی جیپ خالی تھی۔ بانو بھی تیزی سے نیچے اتر آئی تھی۔

"وہ کہاں جا سکتی ہے" ——— بانو نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔
"ہو سکتا ہے کہ وہ کسی بس میں سوار ہو گئے ہوں" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ کیونکہ ارد گرد دُور دُور تک کھیت پھیلے ہوئے تھے۔ جن میں فصلیں اتنی اونچی بھی نہ تھیں کہ جن سے خطرہ ہوتا کہ وہ لوگ کسی فصل میں چھپ گئے ہوں۔

"ٹھیک ہے ——— میں ابھی بس کو پکڑ لوں گی" ——— بانو نے کہا اور دوبارہ جیپ میں سوار ہو گئی۔ عمران بھی منہ بناتا ہوا دوبارہ سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اور بانو نے دارالحکومت کی طرف رُخ کر کے جیپ کو پوری رفتار سے دوڑا دیا۔ راستے میں دو کاروں اور ایک ٹرک کو انہوں نے کراس کیا۔ لیکن ان میں بھی جینی اور اس کے ساتھ موجود نہ تھے۔ چونکہ یہ روڈ بالکل آف سائیڈ تھی اس لئے اس پر ٹریفک تقریباً نہ ہونے کے برابر تھی۔

"وہ کہیں اور نکل گئے ہیں ——— ہو سکتا ہے کسی مخالف سمت میں جانے والی بس پر بیٹھ گئے ہوں ——— واپس چلو ——— وہاں وہ نقلی بانو موجود ہے ——— ہو سکتا ہے اس سے کچھ معلومات حاصل ہو جائیں" ——— کافی دُور نکل آنے کے بعد عمران نے کہا اور بانو نے سر ہلاتے ہوئے جیپ کی رفتار آہستہ کی اور پھر اُسے موڑ کر واپس چل پڑی۔

تھوڑی دیر بعد وہ باغ کے گیٹ میں داخل ہوئے اور جب وہ حویلی میں پہنچے تو وہاں افراتفری کا سا عالم تھا نوکر اِدھر اُدھر بھاگ رہے تھے۔

"کیا ہوا"——؟ بانو نے جیپ روک کر نیچے اترتے ہوئے ایک ملازم سے پوچھا۔

"نواب صاحب کی طبیعت بے حد خراب ہے——ڈاکٹر سمیع آئے ہوئے ہیں"——ایک نوکر نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا اور بانو بے تحاشا دوڑتی ہوئی حویلی کے اندرونی طرف کو بڑھ گئی۔

"وہ لڑکی کہاں ہے جو نقلی بانو بنی ہوئی تھی"——عمران نے ایک ملازم سے پوچھا۔

"وہ نقلی بانو——اسے تو شکورے نے گولی مار دی ہے۔ اس نے نواب صاحب کو زخمی کر دیا تھا——نواب صاحب اس سے پوچھ گچھ کر رہے تھے کہ اچانک اس نے ایک خنجر سے نواب صاحب پر حملہ کر دیا——نواب صاحب کے باڈی گارڈ شکورے نے اسے گولی مار دی۔ لیکن شاید وہ خنجر زہریلا تھا۔ کیونکہ نواب صاحب کی حالت یکلخت بگڑ گئی تھی۔ اب ڈاکٹر آیا ہے"——ملازم نے پوری رپورٹ دیتے ہوئے کہا اور عمران نے منہ بنا لیا۔ اور پھر آہستہ آہستہ قدم بڑھاتا ایک طرف پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اب وہ صرف نواب صاحب کی حالت کا پتہ کرنے کے لئے بیٹھا تھا ورنہ اس کا یہاں رکنے کا کوئی جواز نہ تھا۔

تھوڑی دیر بعد بانو باہر آئی تو اس کے چہرے پر اطمینان کے آثار دیکھ کر عمران سمجھ گیا کہ نواب شہریار خان کی حالت اب سنبھل گئی ہے۔

"کیا ہوا تھا" ـــــ عمران نے پوچھا اور بانو نے وہی کہانی دوہرادی جو اس سے پہلے ملازم، عمران کو بتا چکا تھا اور ساتھ ہی اس نے بتایا کہ ڈاکٹر کی بروقت امداد کی وجہ سے اب نواب صاحب کی حالت خطرے سے باہر ہو گئی ہے۔

"یہ ڈاکٹر اتنی جلدی کیسے میسر آگیا" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"یہ ہمارا فیملی ڈاکٹر ہے ـــــ یہیں حویلی میں ہی مستقل طور پر رہتا ہے" ـــــ بانو نے جواب دیا اور عمران سر ہلاتے ہوئے کرسی سے اُٹھ کھڑا ہوا۔

"اچھا مس بانو ـــــ نواب صاحب کو میری طرف سے پوچھ لینا ـــــ اور اب مجھے اجازت ہو تو میں چلا جاؤں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں ـــــ اب تم اس طرح واپس نہیں جا سکتے ـــــ مجھے بتاؤ کہ یہ سارا چکر کیا ہے ـــــ تم یقیناً بہت کچھ جانتے ہو" ـــــ بانو نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"چکر کیا ہونا ہے مس بانو! ـــــ بس قسمت کا ہی پھیر ہے یا ایک نہیں ملتی ـــــ یا دو دو کی اُمید لگ جاتی ہے ـــــ لیکن پھر آخر میں ٹائیں ٹائیں فش والا معاملہ ہو جاتا ہے" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور آگے بڑھنے لگا۔

"میں کہتی ہوں رُک جاؤ ـــــ اور سنجیدگی سے بتاؤ ـــــ میں تمہیں اس طرح نہیں جانے دوں گی" ـــــ بانو نے اس بار انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact us through Whatsapp on following numbers

+92-348-8709449

"کیا بتاؤں ــــ سب کچھ تمہارے سامنے ہے ــــ پہلے تو تمہاری اپنی عقل ہی ماشاءاللہ بہت تیز ہے کہ تم مجھے ہی کوڑے سے پیٹ کر معلومات حاصل کرنے کے چکر میں پڑ گئیں ــــ اور پھر نواب صاحب تو نورٌ علیٰ النور ہی ثابت ہوئے کہ اس لڑکی کو بھی زندہ نہ رکھ سکے کہ چلو اس سے ہی کچھ معلومات حاصل ہو جائیں" ــــ عمران نے جواب دیا۔

"تم اب کہاں جاؤ گے ــــ چلو میں تمہیں چھوڑ آتی ہوں" ــــ بانو نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"میں تو اب واپس دارالحکومت جاؤں گا" ــــ عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ــــ میں تمہارے ساتھ چلوں گی ــــ ڈاکٹر سمیع اباجان کو سنبھال لے گا" ــــ بانو نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"میرے ساتھ! ــــ ارے کیوں میرا کباڑہ کرانا چاہتی ہو ــــ ڈیڈی نے اتنی جوتیاں مارنی ہیں کہ کھوپڑی پلپلی ہو جائے گی میری" ــــ عمران نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"بکواس مت کرو ــــ میں وہاں ہوٹل شبستان میں رہ لوں گی وہ ہمارا اپنا ہوٹل ہے ــــ لیکن اب میں اس جینی کولینز کو سزا دے کر ہی واپس آؤں گی ــــ اس نے اباجان کی نہ صرف توہین کی ہے ــــ بلکہ انہیں قتل کرنے کی بھی کوشش کی ہے" ــــ بانو نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ ہر قیمت پر ساتھ جانے کا فیصلہ کر چکی ہو۔

"لیکن وہاں دارالحکومت میں جاکر کیا جینی کولینز کی تلاش کا اشتہار اخبار میں دو گی ــــ اب جینی کولینز تمہارے استقبال کے لئے پھولوں کا ہار لئے سڑک پر تو نہ کھڑی ہو گی" ــــ عمران نے جھنجھلاتے ہوتے لہجے میں کہا۔

"میں اُسے ہر قیمت پر تلاش کروں گی ــــ ہر قیمت پر یہ میرا فیصلہ ہے ــــ میں دارالحکومت ضرور جاؤں گی" ــــ بانو نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"اچھا ــــ اگر ایسی بات ہے تو چلو" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم یہاں ٹھہرو! ــــ میں اباجان سے بات کر کے ابھی آتی ہوں" ــــ بانو نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے واپس حویلی کی طرف بڑھ گئی۔ اور عمران کھڑا اُسے حویلی میں جاتے دیکھتا رہا۔

پھر جیسے ہی بانو حویلی کے اندر گئی، عمران بجلی کی سی تیزی سے جیپ کی طرف بڑھا اور دوسرے لمحے وہ جیپ دوڑاتا ہوا حویلی کا مین گیٹ کراس کر چکا تھا۔

"ایک سنبھالی نہیں جاتی ــــ یہ دوسری گلے پڑ رہی ہے" ــــ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور جیپ دوڑاتا ہوا باغ کی درمیانی سڑک پر آگے بڑھتا گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ گیٹ پر پہنچ گیا۔ جیپ کو دیکھتے ہی دور سے گیٹ کھول دیا گیا تھا۔ عمران نے جیپ گیٹ پر روکی اور

پھر ایک ملازم سے مخاطب ہوا۔
"سنو! ــــ مس بانو آئیں تو انہیں کہہ دینا کہ وہ دارالحکومت آنے کی تکلیف نہ کریں ــــ جیپنی سے نکاح پڑھواتے ہی میں ہنی مون منانے اُسے یہیں حویلی میں ہی لے آؤں گا"۔
عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی جیپ آگے بڑھا دی۔
ملازم منہ پھاڑے وہیں کھڑے کا کھڑا رہ گیا۔ اس کی سمجھ میں شاید عمران کی بات نہ آئی تھی۔ لیکن عمران جانتا تھا کہ بانو کی سمجھ میں اس کی بات ضرور آجائے گی۔

جینی کولینز کمرے سے باہر نکلتے ہی بجلی کی سی تیزی سے دوڑتی ہوئی بڑے کمرے میں آئی جہاں اس کے دوسرے ساتھی کھڑے تھے۔

"میرے پیچھے آؤ ——— جلدی" جینی نے چیختے ہوئے کہا اور اسی بے تحاشا انداز میں دوڑتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔

چند لمحوں بعد وہ حویلی کے بیرونی حصے میں پہنچ گئی تھی۔ اور وہاں پہنچتے ہی اُسے وہ جیپ نظر آگئی جس پر انہیں دارالحکومت سے لے آیا گیا تھا۔ جینی اچھل کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی اور پھر اس کے ساتھیوں کو جیپ میں بیٹھنے کے لئے چھلانگیں لگانی پڑیں۔ کیونکہ جینی نے ان کے بیٹھنے کا انتظار کئے بغیر جیپ کو ایک جھٹکے سے آگے بڑھا دیا تھا۔ اور پھر وہ اُسے بے تحاشا انداز میں دوڑاتی ہوئی حویلی کے مین گیٹ سے نکل کر باغ کی درمیانی

سڑک پر پہنچ گئی۔
مین گیٹ پر پہنچنے سے پہلے ہی جینی نے زور زور سے ہارن بجانا شروع کر دیا۔ اور پھر مین گیٹ اس کی جیپ کے پہنچنے سے پہلے ہی کھول دیا گیا۔ جینی طوفانی رفتار سے جیپ چلاتی ہوئی آگے بڑھی اور اب اس کا رُخ مین روڈ کی طرف تھا۔ اس کے ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے چہرے سوالیہ نشان بنے ہوئے تھے لیکن ان میں سے کسی کی بھی جرأت نہ تھی کہ وہ جینی سے سوال کر لیتا۔ اس لئے وہ خاموش اور قدرے سہمے ہوئے بیٹھے تھے۔
مین روڈ پر جیسے ہی جینی کی جیپ پہنچی اُسے دُور سے ایک مسافر بس آتی دکھائی دی۔ یہ بس دارالحکومت کی طرف سے آ رہی تھی۔ جینی نے جلدی سے جیپ روکی اور پھر اچھل کر نیچے آئی اور سڑک پر آ کر بس کو رُکنے کا اشارہ کیا۔ اس کے ساتھی بھی نیچے آ گئے تھے۔
بس ان کے قریب آ کر رُک گئی اور کنڈیکٹر نے دروازہ کھولا تو جینی لپک کر اس میں سوار ہو گئی۔ جینی کے ساتھی اس کے پیچھے تھے اور دوسرے لمحے بس آگے بڑھ گئی۔
"یس مس! ——— آپ نے کہاں جانا ہے" ——— کنڈیکٹر نے مودبانہ لہجے میں پوچھا کیونکہ بہرحال جینی غیر ملکی ہی تھی۔
"یہ بس کدھر جا رہی ہے" ——— جینی نے سیٹ پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔
"زاران جا رہی ہے مس" ——— کنڈیکٹر نے جواب دیا۔

"ادھر سے دارالحکومت کو بھی کوئی سڑک جاتی ہے" ——؟ جینی نے پوچھا۔

"اوہ! —— پھر تو آپ غلط بس پر بیٹھ گئی ہیں —— دارالحکومت کی طرف سے تو یہ بس آ رہی ہے" —— کنڈیکٹر نے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

"اچھا! —— میں سمجھی کہ یہ دارالحکومت کو جاتی ہے" —— جینی نے جان بوجھ کر افسوس بھرے انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا حالانکہ وہ جان بوجھ کر اس بس میں بیٹھی تھی۔ کیونکہ اُسے علم تھا کہ اگر اس کا تعاقب کیا گیا تو آنے والے لازماً دارالحکومت کی طرف ہی جائیں گے

"آپ فکر نہ کریں مس —— میں آپ کو اگلے سٹاپ پر دارالحکومت والی بس پر بٹھا دوں گا —— وہ ہماری کمپنی کی ہی بس ہوگی" —— کنڈیکٹر نے کہا اور جینی نے سر ہلا دیا۔

اور پھر کافی فاصلہ طے کرنے کے بعد جب بس ایک چھوٹے سے قصبے کے سٹاپ پر رکی تو کنڈیکٹر نے اُسے نیچے آنے کے لئے کہا اور جینی اپنے ساتھیوں سمیت نیچے اتر آئی۔ دوسری طرف واقعی اسی کمپنی کی ایک بس کھڑی ہوئی تھی۔ کنڈیکٹر نے بس کے کنڈیکٹر سے بات کی اور پھر جینی اور اس کے ساتھیوں کے لئے بس کے اگلے حصے میں سیٹیں خالی کرا دی گئیں اور وہ اطمینان سے بیٹھ گئے۔ اس نے پہلی بس کے کنڈیکٹر کا نہ صرف زبانی شکریہ ادا کیا بلکہ اس نے اُسے ایک چھوٹا نوٹ انعام کے طور پر دے دیا۔ کنڈیکٹر اُسے سلام کر کے واپس اتر گیا اور پھر اس بس نے تقریباً

دو گھنٹوں بعد انہیں دارالحکومت کے مین بازار کے قریب اتار دیا۔ جینی نے وہاں سے ٹیکسی پکڑی اور تھوڑی دیر بعد وہ ہوٹل شبستان پہنچ گئی۔

ہوٹل میں اپنے کمرے میں پہنچتے ہی جینی نے اپنا سامان اکٹھا کیا اور پھر اس نے ہوٹل کا کمرہ خالی کر دیا اور ٹیکسی پکڑ کر وہ اس سے کافی فاصلے پر ایک اور ہوٹل الپائن میں منتقل ہو گئی اس کے ساتھی بھی اس کے ساتھ ہی تھے۔ چونکہ وہ بھی ہوٹل شبستان میں ٹھہرے ہوئے تھے لیکن ہوٹل شبستان چھوڑنے کے بعد اس نے انہیں اپنے ساتھ رکھنے کی بجائے کسی اور ہوٹل میں منتقل ہونے کی ہدایت کی۔

ہوٹل الپائن کے کمرے میں پہنچتے ہی اس نے سب سے پہلے رسیور اٹھایا اور آپریٹر سے ایک نمبر ملانے کے لئے کہا۔ آپریٹر نے نمبر ملا دیا۔

"لیس ڈان سپیکنگ"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"جینی"۔۔۔۔ جینی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ مادام آپ!۔۔۔۔ آپ تو اس نواب کی حویلی میں گئی ہوئی تھیں"۔۔۔۔ ڈان کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"ہاں!۔۔۔۔ میں وہاں سے آ گئی ہوں۔۔۔۔ یہ بتاؤ کہ سر رحمان کے قتل کا کیا ہوا"۔۔۔۔؟ جینی نے پوچھا۔

"ابھی تک تو فائنل رپورٹ نہیں ملی"۔۔۔۔ ڈان نے جواب دیا۔

"سنو! — اب یہ مشن کینسل کر دو — اس کی اب ضرورت نہیں رہی — نواب شہریار خان والا پلان فیل ہو گیا ہے — تم ایسا کرو کہ کسی کو جان کی لیبارٹری میں بھیجو اور اس سے رابطہ قائم کر کے معلوم کرو کہ وہ کس سٹیج پر پہنچا ہے تاکہ میں اس کی رپورٹ کے مطابق نئے سرے سے پلاننگ کر سکوں" — جینی نے کہا۔

"ٹھیک ہے مادام! — میں ابھی آرتھر کو بلواتا ہوں — وہی جان سے رابطہ قائم کرتا رہتا ہے کیونکہ وہ جان کو کھانے پینے کی اشیاء سپلائی کرتا ہے اور ورتھا کو بھی یہ علم نہیں ہے کہ آرتھر ہمارا آدمی ہے" — ڈان نے جواب دیا۔

"گڈ! — مجھے فوراً رپورٹ دینا — لیکن اب فون پر نہیں۔ بلکہ سپیشل ٹرانسمیٹر پر" — جینی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبا دیا۔ اور پھر آپریٹر سے اس نے ایک فارن کال ملانے کے لئے کہا۔

"یس ورلڈ سٹار آرگنائزیشن" — رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"نمبر الیون تھرٹی تھری سکس سیون — مجھے ایک آدمی کے بارے میں ریکارڈ معلوم کرنا ہے" — جینی نے اپنا کوڈ نمبر دہراتے ہوئے کہا۔ وہ ورلڈ سٹار آرگنائزیشن کی باقاعدہ ممبر تھی اس آرگنائزیشن کا کام دنیا بھر کے سرکاری ایجنٹوں، جاسوسوں، پیشہ ور قاتلوں اور معروف مجرموں کے بارے میں ریکارڈ جمع کرنا تھا اور

پھر وہ یہ معلومات اپنے ممبرز کو بھاری معاوضے کے بدلے فروخت کرتے تھے۔

"تفصیلات بتائیے اور اپنا فون نمبر" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"نام علی عمران ——— والد کا نام سر رحمان ——— ملک پاکیشیا ——— والد پاکیشیا کی سنٹرل انٹیلی جنس کا ڈائریکٹر جنرل ہے" ——— جیفنی نے تفصیلات بتانی شروع کر دیں۔ اس نے عمران کے انداز میں جو پھرتی تیزی اور ذہانت دیکھی تھی اس سے اُسے خیال آیا تھا کہ ایسا شخص لازماً کسی نہ کسی صورت میں جرائم سے وابستہ ہے۔ اس لئے اس نے ورلڈ سٹار آرگنائزیشن کو فون کیا تھا کہ اگر واقعی جرائم کی دنیا سے اس کا تعلق ہے تو پھر یہاں اس کا ریکارڈ لازماً ہو گا اور اگر اس کا ریکارڈ موجود نہیں ہے تو پھر اس کا مطلب ہے کہ وہ ایک عام سا نوجوان ہے جس کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔

"ارے کیا آپ اس علی عمران کی بات کر رہی ہیں جو پاکیشیا میں رہتا ہے" ——— دوسری طرف سے سننے والے نے بری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں! ——— میں نے پہلے ہی تمہیں بتایا ہے کہ وہ پاکیشیا میں رہتا ہے ——— اور اس کا والد پاکیشیا کی سنٹرل انٹیلی جنس ———" جیفنی نے اس بار چونکتے ہوئے کہا۔ لیکن اس کا فقرہ مکمل ہونے سے پہلے ہی دوسری طرف سے بولنے والے نے اس کا فقرہ کاٹ دیا۔

"اس کے والد کو چھوڑیں ــــ اس کی بھلا کیا اہمیت ہو سکتی ہے سنیں ہا ــــ ہماری آرگنائزیشن میں اس کا ریکارڈ تھا۔ لیکن پھر نامعلوم وجوہات کی بنا پر یہ ریکارڈ تلف کر دیا گیا ــــ اور اب آرگنائزیشن کی طرف سے تو آپ کو یہی جواب ملے گا کہ اس نام کے آدمی کا کوئی ریکارڈ نہیں ہے ــــ لیکن میں چونکہ ایک بار ذاتی طور پر اس سے ٹکرا چکا ہوں اس لئے میں آپ کو آپ کے فائدے میں بتا رہا ہوں کہ علی عمران دنیا کا خوفناک ترین آدمی ہے آدمی نہیں بلکہ عفریت ہے ــــ مجرموں اور مخالف سرکاری ایجنسیوں کا خون پی جانے والا عفریت ــــ بظاہر وہ انتہائی احمق سا نوجوان ہے ــــ لیکن اس کے ہاتھوں بڑی بڑی جغادری تنظیمیں اور ایکریمیا اور روسیاہ جیسی سپر پاورز کی سرکاری ایجنسیوں کے سپر ایجنٹ اپنی گردنیں تڑوا چکے ہیں ــــ وہ بڑے نامعلوم انداز میں اپنا گھیرا تنگ کرتا رہتا ہے اور پھر جب آخری ضرب لگاتا ہے تو مخالف کے پاس سوائے موت کے کچھ باقی نہیں رہتا ــــ اس لئے اگر آپ اس سے ٹکرا چکی ہیں تو فوری طور پر پاکیشیا چھوڑ دیں ــــ اور اگر نہیں ٹکرائیں تو پھر کسی صورت بھی اس کے مقابل نہ آئیں ــــ ویسے وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے فری لانسر کے طور پر کام کرتا ہے ــــ اور یہ بھی بتا دوں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کا باس ایکسٹو دنیا کے خوفناک ترین ایجنٹ ہیں" ــــ دوسری طرف سے بولنے والے نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے قصیدے گانے

شروع کئے تو جلینی کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں اُسے اپنے کانوں پر یقین نہ آرہا تھا کہ ورلڈ سٹار آرگنائزیشن کا آدمی اس نوجوان کے بارے میں یہ سب باتیں کر رہا ہے جو ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھا احمقوں جیسی حرکتیں کر رہا تھا۔

"کیا تم سچ کہہ رہے ہو"—؟ جلینی سے آخر رہا نہ گیا تو وہ بول ہی پڑی۔

"جو آدمی پہلی بار پاکیشیا جاتا ہے اُسے یقین نہیں آتا اور فی الحال آپ کو بھی یقین نہ آئے گا — اور پھر یہ یقین اس وقت آئے گا جب واپسی کی گنجائش ہی باقی نہ رہے گی" — دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اچھا — کیا تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کسی ممبر کو جانتے ہو"۔ جلینی نے ایک لمحہ رُک کر پوچھا۔

"صرف ایک کو — اور بھی اتفاق سے جان گیا تھا۔ وہ سوئس لڑکی ہے — جولیانا فٹز واٹر اس کا نام ہے — اچھا گڈ بائی۔ میں نے آپ کو صرف ہمدردی کی بنا پر اتنا کچھ بتا دیا ہے ویسے ہمارے پاس اس کا کوئی ریکارڈ نہیں ہے" — دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

جلینی نے ڈھیلے ہاتھوں سے رسیور رکھ دیا۔ جولیانا فٹز واٹر کا نام سامنے آتے ہی اس کے ذہن میں ہوٹل شبستان کے سبزہ زار میں موجود اس گروپ کی شکلیں اُبھر آئیں جن میں وہ سوئس لڑکی بھی بیٹھی تھی جس نے اپنا نام جولیانا فٹز واٹر بتایا تھا اور جلینی صرف

اس کی قومیت کو محسوس کر کے اس سے ملنے چلی گئی تھی۔
"اوہ! —— اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ پہلے سے ہی ہماری تاڑ میں وہاں موجود تھے —— اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ہمارے پلان سے پہلے ہی واقف ہے" —— جینی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔ وہ بیٹھی مسلسل سوچ رہی تھی کہ ان معلومات کو سامنے رکھ کر وہ کیا پلاننگ کر سکتی ہے۔ اس کی خوبصورت پیشانی شکنوں سے بھرپور تھی۔ لیکن پھر جیسے جیسے وقت گذرتا گیا اس کی پیشانی پر موجود شکنیں ایک ایک کر کے غائب ہوتی گئیں۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تیرنے لگی۔ اس نے ایک نیا اور اچھوتا منصوبہ ترتیب دے لیا تھا۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو وہ تھا اور اس کے گروپ کے پیچھے لگا دے گی۔ اور خود ان دونوں کے الجھنے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنا مشن مکمل کرے گی۔ یہ سوچتے ہوئے وہ اٹھی اور اس نے اپنا بریف کیس اٹھایا اور اسے لے کر باتھ روم میں گھس گئی۔ باتھ روم کا دروازہ بند کر کے اس نے شاور کھول دیا اور خود بریف کیس کو ایک کونے میں رکھ کر کھولنے لگی۔ اس کے ایک خفیہ خانے سے اس نے ایک چھوٹا سا لیکن انتہائی جدید ترین ٹرانسمیٹر نکالا۔ اس ٹرانسمیٹر کے اوپر ایک چھوٹا سا بگل لگا ہوا تھا۔

جینی نے اس کے مختلف بٹن دبائے اور پھر بگل سے اپنا کان لگا دیا۔ یہ بظاہر چھوٹا سا ٹرانسمیٹر دراصل ورلڈ رینج کا ——

ٹرانسمیٹر تھا جو اپنا رابطہ ایک مخصوص مصنوعی سیارے کے ذریعے کرتا تھا۔ اس لئے اس سے پوری دنیا میں نہ صرف کال آسانی سے کی جا سکتی تھی بلکہ اس کی کال کہیں کیچ بھی نہ ہو سکتی تھی۔ یہ روسیاہ والوں کی خصوصی ایجاد تھی اور کے۔ جی۔ بی کے خاص ایجنٹوں کے استعمال میں رہتی تھی۔

" ہیلو — ہیلو — جلینی کولینز کوڈ زیرو زیرو الیون تھری — بلیو ڈیتھ کالنگ چیف آف ڈبل زیرو سیکشن اوور" — جینی نے بٹن دباتے ہی بار بار یہ فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

" یس — چیف باس ڈبل زیرو سیکشن اٹنڈنگ۔ اوور"۔ اچانک ایک انتہائی بھاری آواز سنائی دی۔

" چیف باس! — میں مشن زیرو پوائنٹ پر پاکیشیا میں موجود ہوں — یہاں ایک شخص علی عمران سے اچانک ٹکراؤ ہو گیا ہے — میں نے ورلڈ سٹار آرگنائزیشن سے اس کے متعلق پوچھا ہے تو انہوں نے غیر سرکاری طور پر اُسے انتہائی بھیانک آدمی بتایا ہے — یہاں ایکریمین ڈبل ایجنٹ ورمھا بھی موجود ہے اس لئے میں نے پروگرام بنایا ہے کہ ورمھا اور اس کے ساتھیوں کو عمران سے لڑا دیا جائے اور خود مشن مکمل کر لیا جائے — میں نے کال اس لئے کی ہے تاکہ آپ سے اپنی پلاننگ کنفرم کرا لوں۔ اوور" — جینی نے کہا۔

" اگر تم علی عمران سے ٹکرا گئی ہو تو پھر تمہارے مشن میں کامیابی کا ایک فیصد چانس نہیں رہا — تمہارے مشن کی پلاننگ ایسی

کی گئی تھی کہ اس میں عمران کہیں بھی نہ آتا تھا ــــــ پھر تم اس سے کیسے ٹکرا گئیں ــــــ تفصیل بتاؤ ۔ اوور" ــــــ دوسری طرف سے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

اب جینی کو پوری طرح یقین آگیا کہ ورلڈ سٹار آرگنائزیشن والے نے اس عمران کے متعلق جو کچھ بتایا تھا وہ بالکل درست تھا۔ اور پھر اس نے جواب میں ہوٹل میں میجک سٹو سے لے کر نواب شہریار خان کی حویلی میں پہنچنے، وہاں پہلے سے موجود علی عمران سے ٹکرانے اور پھر وہاں سے فرار ہو کر واپس پہنچنے تک پوری تفصیل بتا دی۔

" اس کا مطلب ہے کہ تمہارا مشن لیک آؤٹ ہو چکا ہے۔ اور پاکیشیا سیکرٹ سروس تمہاری مکمل نگرانی کر رہی ہے ــــــ تم فوری طور پر اپنا مشن ختم کر کے واپس سوئٹزرلینڈ چلی جاؤ۔ اب تمہارے لئے یہی بہتر ہے ــــــ ہم کوئی اور پارٹی بھیجیں گے اوور" ــــــ چیف نے کہا۔

" لیکن باس! ــــــ اس طرح تو وہ ورتھا اپنے مشن میں کامیاب ہو جائے گی ــــــ کیونکہ میرا تو جان سے رابطہ ہے۔ اور جان نے ہی آخری رپورٹ میں مشن کے قابلِ عمل ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ کرنا ہے۔ اوور" ــــــ جینی نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ جیسے اُسے چیف کے اس حکم پر حیرت ہوئی ہو۔

" ہاں! ــــــ یہ بات تو ہے ــــــ تو پھر تم ایسا کرو کہ اپنی تمام

سرگرمیاں ختم کر کے صرف ورہتا کی نگرانی کرو ـــــ جب ورہتا اپنے مشن سکے قریب پہنچے تو اس وقت میں دوسری ٹیم بھیج دوں گا ـــــ اور فائنل ضرب وہی ٹیم لگائے گی ـــــ اس طرح تم آؤٹ آف پکچر رہو گی ـــــ ورنہ عمران لازماً تمہیں کرش کر دے گا۔ اوور" ـــــ چیف باس نے کہا۔

"باس! ـــــ جو پلان میں نے بتایا ہے اس کے متعلق کیا خیال ہے۔ اوور" ـــــ جینی نے پوچھا۔

"وہ انتہائی احمقانہ پلان ہے جینی! ـــــ تم عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے سامنے اصل پلان لانا چاہتی ہو ـــــ اگر انہیں معمولی سی بھنک بھی کہ۔ وَن کی پڑگئی تو پھر کہ۔ وَن کا ایک ذرہ بھی کوئی حاصل نہ کر سکے گا ـــــ ابھی اس کی اطلاع صرف سوئٹزرلینڈ کی حکومت کو ہی ہو سکی ہے۔ اور سوئٹزرلینڈ کی حکومت چونکہ غیر فوجی ہے اس لئے اس نے ایکریمیا تک یہ اطلاع پہنچا دی ـــــ لیکن ایکریمیا ہمارے خوف کی وجہ سے براہ راست سامنے نہ آنا چاہتا تھا ـــــ اس لئے اس نے اپنی ڈبل ایجنٹ ورہتا کے ذریعے یہ پلان مکمل کرانا چاہا ہے ـــــ لیکن وہ جان کو وہاں لے جانے اور اس پر پلان اوپن کرنے پر مجبور تھے ـــــ کیونکہ جان ہی اسے دریافت کرنے والا تھا ـــــ اب اس بات کا ایکریمیا کو تو علم ہی نہیں کہ جان دراصل ہمارا آدمی ہے اس لئے جو کچھ وہ ہم سے چھپا رہے تھے وہ جان کے توسط سے ہم تک پہنچ چکا ہے۔ ہم

نے بھی تمہیں اس مشن پر صرف اس لئے لگا دیا تھا کہ ایکریمیا کی حکومت نہ چونکے ـــــــ لیکن اب تمہارے عمران سے ٹکرانے کے بعد ساری صورت حال ہی بدل گئی ہے ـــــــ اب تم بے کار ہو چکی ہو۔ اوور" ـــــــ چیف باس نے کرخت انداز میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" لیکن باس! ـــــــ میں ورہتا کے مقابلے میں شکست تسلیم نہیں کر سکتی ـــــــ یہ میری موت اور زندگی کا مسئلہ ہے۔ اوور" ـــــــ جینی نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

" تو پھر ایسا کرو کہ عمران سے مل کر اُسے اپنے اور ورہتا کے متعلق سب کچھ بتا دو ـــــــ تاکہ یہ مشن مکمل طور پر ہی ختم ہو جائے اور کے۔ وَن جیسی انتہائی نایاب دھات ہمارے مقابلے میں استعمال ہو۔ اوور" ـــــــ چیف باس نے انتہائی طنزیہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" میرا یہ مطلب نہیں باس! ـــــــ میں عمران اور ورہتا دونوں کو شکست دینا چاہتی ہوں ـــــــ آپ پلیز اس پہلو کو سامنے رکھ کر مجھے ہدایات دیں۔ اوور" ـــــــ جینی نے منت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تمہارا ریکارڈ اب تک بہت اچھا رہا ہے اس لئے میں تمہیں ختم نہیں کرانا چاہتا ـــــــ لیکن میں ورہتا کے مقابلے میں تمہاری نفسیات بھی سمجھتا ہوں ـــــــ اس لئے تم ایسا کرو کہ بالکل ہی نیا پلان بناؤ ـــــــ تم جان سے مل کر اُسے

ہدایت دے دو کہ وہ فائنل رپورٹ ناکامی کی دے دے۔ اس طرح ایکریمیا خود بخود پیچھے ہٹ جائے گا ـــــــ اس کے بعد تم جان سے مل کر ورمقا کا خاتمہ کر دو ـــــ اس کے بعد خاموشی سے واپس چلی جاؤ ـــــ عمران کو اس طرح اصل مشن کا پتہ نہ چل سکے گا ـــــ پھر کچھ عرصہ ٹھہر کر ہم نیا مشن ترتیب دیں گے اور خاموشی سے کیے۔ وَن وہاں سے نکال کر روسیاہ منتقل کر دیں گے۔ اوور" ـــــ چیف باس نے کہا۔

"یہ ٹھیک رہے گا باس! ـــــ اس میں بس اتنی ترمیم کر دیں کہ ورمقا کے خاتمے کے بعد میں عمران کا خاتمہ بھی کر دوں۔ تاکہ آئندہ کے لئے یہ احمق پھر رکاوٹ نہ بن سکے۔ اوور" ـــــ جینی نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

یہ تمہارے بس کی بات نہیں ہے جینی! ـــــ اگر یہ اتنا ہی آسان ہوتا تو عمران اب تک لاکھوں بار مر چکا ہوتا۔ اوور" چیف باس نے جواب دیا۔

"باس! ـــــ آپ میری صلاحیتوں پر اعتماد کریں ـــــ میں اُسے اس طرح ٹریپ کروں گی کہ وہ میرے جال سے کسی صورت بھی نہ نکل سکے گا ـــــ آپ صرف اجازت دے دیں۔ اوور"۔ جینی نے اصرار کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ تم بھی کوشش کر لو ـــــ لیکن یہ بات یاد رکھنا کہ اگر تمہیں کسی بھی وقت محسوس ہو کہ تم عمران کے شکنجے میں کسی جا رہی ہو تو فوراً واپس چلی آنا۔ ایک لمحہ ضائع کئے بغیر۔ اوور"

چیف باس نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس! —— میں وعدہ کرتی ہوں۔ اوور" —— جینی نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا گیا۔

جینی نے جلدی سے ٹرانسمیٹر آف کیا۔ اسے واپس بریف کیس کے خفیہ خانے میں رکھا اور پھر شاور بند کر کے وہ بریف کیس اٹھائے باتھ روم کا دروازہ کھول کر باہر نکل آئی —— باہر نکل کر اس نے بریف کیس الماری میں رکھا اور پھر میز پر رکھی ہوئی ڈائریکٹری اٹھا لی وہ اب عمران کا فون نمبر دیکھنا چاہتی تھی۔

ابھی وہ ڈائریکٹری کی ورق گردانی کر رہی تھی کہ دروازے پر دستک ہوئی اور وہ بری طرح چونک پڑی۔

"کون ہے —— ؟" اس نے اونچے اور تیز لہجے میں پوچھا۔

"میں ڈکسن ہوں مادام" —— دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی اور جینی ہونٹ کاٹتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔ ڈکسن کی یہاں اس طرح آمد اس کے حلق سے نہ اتر رہی تھی۔ لیکن وہ ڈکسن کی آواز پوری طرح پہچانتی تھی اس نے آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا۔ دروازے پر واقعی ڈکسن موجود تھا۔

"آپ مجھے یہاں دیکھ کر حیران تو ہو رہی ہیں مادام —— لیکن میں اہم خبر لے کر آیا ہوں" —— ڈکسن نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اندر آجاؤ" —— جینی نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور ڈکسن

اندر داخل ہوا تو جینی نے دروازہ بند کر کے چٹخنی چڑھا دی۔
"بیٹھ جاؤ ——— اور مجھے بتاؤ کہ تمہیں اس کمرے کا کیسے پتہ چلا" ——— جینی نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔
"مادام! ——— آپ نے ڈان کو ہدایت کی تھی کہ وہ جان سے رابطہ قائم کر کے رپورٹ دے ——— میں اس وقت ڈان کے پاس موجود تھا ——— ڈان کو جب آپ نے فون کی بجائے سپیشل ٹرانسمیٹر پر رپورٹ دینے کے لئے کہا تو شاید وہ اس بات پر چونکا تھا اس نے اپنے فون کے ساتھ کال ٹریس کرنے والا ایک خصوصی آلہ نصب کیا ہوا تھا تاکہ کوئی بھی کال نہ آسکے سپیشل ٹرانسمیٹر کی بات سنتے ہی اس نے آپ کی کال اسی مقصد کے لئے ٹریس کی تو اس نے فیصلہ کر لیا کہ آپ نے یہ کال ہوٹل الپائن سے کی ہے ——— اور پھر ہوٹل الپائن فون کرنے پر آپ کے کمرے کا نمبر معلوم ہو گیا ——— کیونکہ آپ یہاں بھی جینی کولینیئر کے نام سے ہی ٹھہری ہوئی ہیں" ——— ڈکسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اور جینی نے ایک طویل سانس لیا۔
"میرا پاسپورٹ اسی نام سے ہے اس لئے مجبوری ہے بہرحال یہ بات تو ختم ہوئی ——— اب بولو کیا اطلاع لے کر آئے ہو" جینی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
"مادام! ——— صورت حال انتہائی بگڑ چکی ہے ——— ڈان کو اس کے ہوٹل کے کمرے میں قتل کر دیا گیا ہے۔ جان اور اس کی پوری لیبارٹری کو جلا کر راکھ کر دیا گیا ہے ——— جان کی جلی

ہوئی لاش اس کے ملبے سے ملی ہے ـــــ یہ تو شائد اس کا پتہ بھی نہ چلتا کہ آگ کے شعلوں کو ایک ہیلی کاپٹر نے چیک کر کے اطلاع دی ـــــ چنانچہ وہاں نزدیکی فائر بریگیڈ کی جماعت پہنچ گئی ـــــ لیکن وہ آگ کو پوری طرح بجھا نہیں سکے ـــــ پوری لیبارٹری جل کر راکھ ہو گئی ہے ـــــ جان اور ایک اور آدمی کی جلی ہوئی لاشیں ملی ہیں ـــــ جان کو بھی پہلے گولی مار کر ہلاک کیا گیا ہے ـــــ اور دوسرے آدمی کو بھی ـــــ اس کے متعلق پتہ چلا ہے کہ وہ کوئی ڈاکٹر ہے جو پہاڑوں کے نیچے رہتا تھا ـــــ ڈکسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ورتھا کہاں ہے ـــــ؟ جینی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے ڈکسن سے پوچھا۔

" ورتھا کے متعلق میں نے تفصیلی انکوائری کرائی ہے ـــــ آپ کو علم ہے کہ ڈان نے ورتھا کی کار میں خفیہ نظام سیٹ کر دیا ہوا تھا ـــــ اس کی رپورٹ ڈان کے ایک سنٹر میں باقاعدہ ریکارڈ ہوتی ہے ـــــ اس ریکارڈ سے پتہ چلا ہے کہ ورتھا پہلے پہاڑوں سے نیچے گئی ہے اس نے وہاں سے اس ڈاکٹر کو اغوا کیا ہے اور اسے اوپر پہاڑ پر لیبارٹری میں لے آئی ہے اس کے بعد ڈاکٹر اور جان کو گولی مار کر ہلاک کیا گیا۔ اور پوری لیبارٹری کو کسی خاص کیمیکل کی مدد سے آگ لگا دی گئی ہے ـــــ اور پھر ورتھا اسی کار میں بیٹھ کر ۲۰ نشیمن کالونی پہنچی ہے ـــــ وہ یقیناً اس کا سنٹر ہوگا۔ اس کے بعد ایک

اور بات سامنے آئی ہے کہ ورہتا وہاں سے اسی کار میں بیٹھ کر چار آدمیوں کے ساتھ پہلے وہ ہوٹل سلور سٹار گئی۔ جہاں ڈان رہتا تھا ——— بات چیت جو ٹیپ ہوئی ہے اُس کے مطابق اس کا مقصد ڈان کو اغوا کرنا تھا ——— اس کا پروگرام تھا کہ ڈان کی جگہ اپنا آدمی میک اَپ میں بھیج دے تاکہ ہمارے گروپ کی تمام سرگرمیاں اُس کی نظروں میں رہیں ——— لیکن ڈان پہلے ہی قتل ہو چکا تھا اور اُسے کسی حبشی نے قتل کیا تھا ——— ورہتا اس حبشی کا تعاقب کرتے ہوئے شہر میں ایک عمارت تک پہنچی ہے اور پھر وہ میک اَپ کر کے اس کے اندر گئی ہے۔ اس کے ساتھی وہیں کار میں بیٹھے رہے ہیں ——— ان کی بات چیت سے اس عمارت کی ساخت سامنے آئی ہے ——— اس کے بعد وہ لوگ کار سے اُتر گئے ہیں اور پھر کچھ پتہ نہیں چلا۔ میں نے اس عمارت کو چیک کیا ہے ——— یہ ایک قلعہ نما عمارت ہے۔ اس پر کسی رانا تہور علی صندوقی کی نیم پلیٹ لگی ہوئی ہے اور اس میں دو گرانڈیل حبشی رہتے ہیں ——— اب ورہتا کی کار وہیں کھڑی ہے۔ لیکن ورہتا خود اور اس کے چاروں ساتھی غائب ہیں" ——— ڈکسن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہاری رپورٹ حیرت انگیز ہے ڈکسن ——— وہ حبشی کون ہے ان کا کس تنظیم سے تعلق ہے ——— اور اس نے ڈان کو کیوں قتل کیا ہے" ——— جیمی کے لہجے میں حیرت تھی۔

"میں نے اس حبشی کی بھی انکوائری کرائی ہے ——— حبشی

پہلے آرتھر کی بار میں گیا ہے ــــ اس نے وہاں کاؤنٹر مین اور ایک ویٹر کو قتل کیا ہے ــــ پھر وہ اوپر آرتھر کے دفتر میں گیا ہے ــــ اس نے وہاں آرتھر کی ایک ساتھی لڑکی کو قتل کیا ہے اور آرتھر کو اغوا کر کے لے گیا ہے ــــ آرتھر کے سامنے ایک عمارت میں رہنے والے آدمی نے مجھے اس کا حلیہ بتایا ہے کیونکہ اس نے اسے آرتھر کو اٹھا کر بار سے لا کر کار میں ڈالتے خود دیکھا ہے ــــ وہ گرانڈیل ٹائپ کا انتہائی طاقتور قسم کا حبشی ہے ــــ اس رپورٹ کے ملنے پر جب میں نے زیر زمین دنیا سے رابطہ قائم کیا تو پتہ چلا کہ اس کا نام جوانا دی گریٹ ہے۔ وہ انتہائی ظالم۔ سفاک اور خطرناک آدمی ہے۔ آجکل زیر زمین دنیا پر اس کے نام کی دہشت چھائی ہوئی ہے ــــ وہ بات بعد میں کرتا ہے اور قتل پہلے کر دیتا ہے" ــــ ڈکسن نے کہا۔

"تم واقعی اپنے کام میں انتہائی ماہر ہو ڈکسن! ــــ تم نے جس طرح تفصیلی رپورٹ مجھے دی ہے ــــ وہ واقعی تمہاری صلاحیتوں کی نشاندہی کرتی ہے" ــــ جیسی نے تعریف بھرے لہجے میں کہا۔

"شکریہ مادام! ــــ میری تو ساری عمر ہی اسی چکر میں گذر گئی ہے" ــــ ڈکسن نے سر ہلا کر شکریہ ادا کرتے ہوئے جواب دیا۔

"ہوں! ــــ اس کا مطلب ہے کہ ورمتا اور اس کے ساتھی اس حبشی کے ہتھے چڑھ گئے ہیں ــــ لیکن یہ حبشی آخر کون

ہے جو بیک وقت دونوں گروپوں کے خلاف کام کر رہا ہے؟ اِدھر اس نے ہمارے آدمی ڈان کو قتل کر دیا ـــــ آرتھر کو اغوا کیا ـــــ اُدھر ورتھا اور اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے ہیں تم نے عادت کے مطابق اس بارے میں کوئی انکوائری نہیں کی"۔ جلینی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا۔

"کی ہے مادام! ـــــ وہ حبشی جوانا ایک احمق سے شخص علی عمران کا ملازم ہے" ـــــ ڈکسن نے جواب دیا اور جلینی عمران کا نام سنتے ہی یکلخت بوکھلا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کیا ـــــ کیا کہہ رہے ہو" ـــــ؟ جلینی نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے پوچھا۔

"کیوں مادام! ـــــ کیا ہوا ـــــ؟ میں تو اس لئے آپ کو نہ بتا رہا تھا کہ مجھے خود اس رپورٹ پر یقین نہ آیا تھا ـــــ بھلا زیر زمین دنیا پر دہشت بن کر چھایا ہوا حبشی کسی احمق کا ملازم کیسے ہو سکتا ہے" ـــــ ڈکسن نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ـــــ اس کا مطلب ہے کہ صرف میں ہی نہیں ـــــ بلکہ ورتھا کا گروپ بھی اس عمران کی نظروں میں ہے ـــــ اوہ! یہ آخر چیز کیا ہے" ـــــ جلینی نے دوبارہ کرسی پر تقریباً گرنے والے انداز میں کہا۔

"لیکن مادام ـــــ" ڈکسن اب بھی مادام کی حیرت پر حیران ہو رہا تھا۔ اور جلینی نے چیف باس کے ساتھ ہونے والی تمام بات چیت اور پھر نواب شہر یار خان کی حویلی میں گذرنے والی تمام کارروائی اسے

تفصیل سے بتادی۔ کیونکہ ڈان کے مرنے کے بعد اب ڈکسن ہی اس کے گروپ کا کرتا دھرتا تھا۔

"اوہ! — تو اس کا مطلب ہے کہ یہ بظاہر احمق انتہائی خطرناک آدمی ہے" — ڈکسن نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"ہاں ڈکسن! — اور میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اس عمران اور ورتھا دونوں کا خاتمہ کر کے چیف باس کو بتادوں کہ جینی میں بھی صلاحیتیں ہیں — تم بتاؤ اب کیا ہونا چاہیئے" — جینی نے ایسے لہجے میں کہا جیسے منہ بسور رہی ہو۔

"مادام! — یہ مشکل کام نہیں ہے — ہمارے گروپ میں سوائے ڈان اور پروفیسر وغیرہ کے جو وہاں حویلی میں ختم ہوئے ہیں باقی سب افراد موجود ہیں — ہم آسانی سے ان دونوں کے خلاف کام کر سکتے ہیں — اب ہمارا پہلا مشن ان دونوں کا خاتمہ ہونا چاہیئے — اس کے بعد اصل مشن کی طرف سوچیں گے اور مادام! — میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے — نواب شہریار خان کی بیٹی بانو اور عمران کے درمیان کوئی سلسلہ ضرور ہے — کیوں نہ حویلی سے بانو کو اغوا کر کے اس کی جگہ ہماری کوئی عورت لے لے۔ اس طرح ہم عمران کو تو آسانی سے کور کر سکتے ہیں" — ڈکسن نے کہا۔

"نہیں! — اس طرح ہم پھنس بھی سکتے ہیں — ہمیں ڈائریکٹ اور تیز ایکشن کرنا چاہیئے — مثلاً سب سے پہلے ہم پوری قوت سے اس عمارت پر دھاوا بول دیں جس میں حبشی

رہتا ہے ـــــ لازماً عمران بھی وہیں رہتا ہوگا ـــــ عمران کا خاتمہ کرتے ہی ہم ورنہ تھا اور اس کے گروپ پر چڑھ دوڑیں" ـــــ جلینی نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے مادام ! ـــــ اس طرح زیادہ آسانی رہے گی"۔ ڈکسن نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"او۔ کے ! ـــــ پھر اپنے آدمی تیار کرو ـــــ ہمیں بغیر کوئی وقت ضائع کئے اس عمارت پر چڑھ دوڑنا چاہیئے" ـــــ جلینی نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے مادام ! ـــــ پھر آپ ایسا کریں کہ یہ ہوٹل چھوڑ کر ہمارے ساتھ ہیڈ کوارٹر میں آجائیں۔ تاکہ کام فوری اور تیز ہو سکے" ـــــ ڈکسن نے کہا۔

"او۔ کے ـــــ یہ بھی ٹھیک رہے گا ـــــ چلو میں تمہارے ساتھ چلتی ہوں" ـــــ جلینی نے کہا اور پھر اپنا سامان سمیٹنا شروع کر دیا۔

حصہ اول

ختم شد

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact us through Whatsapp on following numbers

+92-348-8709449